

*

DAMAGE BOOK

*

*

1188500

*

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۴۶-۲۵۰ , Accession No. ۱۵۷۸۹

Author حسن لطیفی، حرم صبح - ع ف

Title

نادر کے فرمان

This book should be returned on or before the date last marked below.

خواجہ حسن نظامی کی ایک آنہ اُردو یونیورسٹی کی کتاب
 غدرِ شہداء کی تاریخ کا پانچواں حصہ
 گرفتار شدہ خطوط

نیا نام

غدر کے فرمان

خواجہ حسن نظامی دہلوی نے مرتب کیا

مئی ۱۹۴۴ء عیسوی میں پانچویں بار اپنے

۳۰-۹۵ء غ پر پریس دہلی میں چھاپ کر شائع کیا

قیمت

طبع نجف

پتہ: منتظم دفتر لوح محفوظ اردو لائبریری دہلی

15 < 19

90 + 10 = 100

غف : 2

یَا مَعِیْنُ

مَوَالِیْکَ

۷۸۶

خَوَاجَ حَسَنِ نِظَامِی کا پہلا دیباجہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ وہ خطوط ہیں جو تیمور
خانہ ان کے آخری بادشاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کی خدمت میں انگریزی فوج
کے باغی لوگوں اور ملکہ ہندوستان امیروں سرداروں اور افراد رعایا نے بھیجے اور وہ فرمان
وجوہات ہیں جو بادشاہ کی جانب سے ان لوگوں کے نام روانہ کئے گئے۔

یہ خطوط بہادر شاہ کے مقدمے کی مثل میں شامل تھے، یعنی جب عذر سنا تو میں باغی
افواج نے انگریزی سپاہ سے شکست کھائی اور بہادر شاہ انگریزوں کی حفاظت میں
اپنی خوشی سے آگے تو ان پر ایک باعنابط مقدمہ قائم کیا گیا جس میں کئی جینے تک شہر میں
ہوتی رہیں۔ سرکاری وکیل نے استغاثے کی طرف سے مختلف قسم کے ثبوت یہ بات ثابت
کرنے کے لئے پیش کئے کہ بہادر شاہ عذر کی سازش میں شریک تھے اور ان کے
اشارے سے عذر کی ہنگامہ آرائیاں اور انگریزوں کا قتل عام ہوا۔

بہادر شاہ نے اس مقدمے میں اپنا تحریری بیان دیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ سازش اور
عذر سے میرا کچھ تعلق نہ تھا۔ بلکہ فوج نے خود محکوم ایک قیدی بنالیا تھا۔ اور ان کے
جبر و تجرؤت میں خطوط و فرمان لکھتا تھا، اور بعض خطوط و فرامین وہ خود لکھ کر میری طرف سے
اس مقدمے کی مفصل کیفیت انگریزی زبان میں سرکاری اہتمام سے ٹرائل آف بہادر شاہ
کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ اور میں نے اُس کا اردو ترجمہ تیار کر ایسے جو شائع
ہو گیا ہے اسی مقدمے کی مثل میں یہ خطوط و فرامین بھی تھے مگر میں نے کتاب کے طویل
ہوجانے کے اندیشے سے اس کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

پہلا حصہ بہادر شاہ کے مقدمے کے نام سے شائع ہوا۔ دوسرا غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط کے نام سے جو یہی ہے اور تیسرا غدر دہلی کے اخبار کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے قبل غدر دہلی کے اضافہ کے نام سے میری لکھی ہوئی ایک کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے اور ملک میں اسکو بہت پسند کیا گیا ہے جس میں وہ درناک حالات ہیں جو غدر کے زمانے میں بادشاہ اور ان کی بیگمات اور ان کے بچوں کو پیش آنے اسکے بعد اسی کتاب کا دوسرا حصہ شائع کیا گیا جس میں انگریزوں اور انکی عورتوں اور ان کے بچوں کی مصیبت کا حال ہے جو غدر میں ان کو پیش آئی۔ پھر تیسرا حصہ شائع ہوا جس میں محاصرہ شہر دہلی کے زمانے کے وہ خطوط ہیں جو انگریز اسروں انگریزوں حکام کو لکھے گئے اس کے بعد اسی سلسلہ احوال غدر میں جو محتاحصہ بہادر شاہ کا مقدمہ اور پانچواں حصہ غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط، اور چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار، اور ساتواں غالب کار و زنا چھ غدر اور آٹھواں دہلی کی جانکشی کے نام سے شائع کیا گیا۔

پہلے یہ خطوط اردو یا فارسی میں تھے مقدمے کی ضرورت انگریزوں کیلئے انکا انگریزی ترجمہ کر لیا تاکہ انگریزوں ان کا مطلب سمجھ سکیں۔ اس زمانے میں ایسے لوگ کیا تھے جو فارسی یا اردو کا صحیح مفہوم انگریزی میں ادا کر سکیں اسلئے ممکن ہے کہ مترجم نے کچھ غلطیاں کی ہوں، اس کے بعد اب انگریزی سے اردو ترجمہ کر لیا گیا جس میں مزید غلطیوں کا ہونا کچھ بعید نہیں ہے۔ پھر بھی میرا خیال ہے کہ مترجم نے بہت احتیاط برقی ہے اور اشخاص و مقامات کے ناموں کی گڑبڑ کے سوا واقعات کے مطالب میں کچھ خامی نہیں ہے۔

ان خطوط پر میں نے جو حاشے لکھے ہیں ان کا لطف جب ہی آئیگا کہ بہادر شاہ کا مقدمہ پڑا جائے۔ کیونکہ سرکاری وکیل نے بادشاہ پر جوار الزام تمام کئے تھے ان میں زیادہ زور انہی خطوط کے حوالوں سے دیا تھا جس سے یہ نوٹ اسی غرض سے لکھے ہیں تاکہ بہادر شاہ کے جواب اور سرکاری وکیل کے الزام کا فرق ناظرین سمجھ سکیں۔

ان کی اشاعت کا مقصد یہ تھا کہ میں نے اس مقصد سے شائع کی ہیں کہ دہلی کی گذشتہ تاریخ اُردو زبان میں محفوظ ہو جائے نیز یہ بھی ایک مقصد ہے کہ حکام سلطنت اسباب غدر کو موجودہ وقت میں پیش نظر رکھ کر عیاں کے جذبات کی نگہداشت کریں اس کتاب میں یاد کردہ دونوں کتابوں میں کوئی غلطی نظر آئے یا کسی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آئے تو سرکاری لائبریری میں کتاب ڈرائیں آپ بہادر شاہ کو دیکھنا چاہئے جبکہ تیرہ جہے فقط

دسمبر ۱۹۱۹ء

حسن نظامی

دوسرا دیباچہ

یہ کتاب ستمبر ۱۹۱۹ء میں پہلی بار اور ۱۹۲۲ء میں دوسری بار شائع ہوئی تھی اور اب تاریخ ۱۹۲۷ء میں تیسری بار شائع کی جاتی ہے۔

تمام بدلدیا گیا اس اشاعت کے وقت میں نے اس کتاب کا تمام بدلدیا کیونکہ گرفتار شدہ خطوط نام سے کتاب کے مضمون کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا تھا اور اس کی نظر ثانی کر کے کتاب کے طرز کو اس طرح بدلا گیا کہ پڑھنے والوں کو زیادہ آسانی کا مطلب سمجھ میں ہو جائے۔

۱۹۲۳ء تک اس تاریخ کے صرف آٹھ حصے شائع ہوئے مگر اس کے بعد چار حصے اور تیار ہو کر شائع ہوئے۔ اس طرح بارہ حصے اس تاریخ کے یک حصے ہیں اور اب تیرہواں حصہ بہادر شاہ کی ڈائری کے نام سے اور تیار ہوا ہے جو بہادر شاہ کی تخت نشینی کے وقت یعنی ۱۸۵۳ء کا روزنامہ ہے جو فارسی میں تھا اور میں نے اُردو ترجمہ کیا ہے اس طرح اکبر تانی یعنی بہادر شاہ کے والد کا بھی روزنامہ تیار ہو گیا ہے جو لال قلعہ دہلی کے میوزیم سے حاصل ہوا ہے وہ بھی جلد شائع کیا جائیگا جیسے پورے اکبر جہانگیر شاہ جہاں اورنگ زیب اور بعد کے بادشاہوں کے روزنامے بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔

حسن نظامی دہلوی تاریخ ۱۹۲۷ء

عذر کے فرمان

جو ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ سابق شہنشاہ دہلی نے عذر

۱۸۵۷ء میں جاری کئے اور وہ عرضیاں ہیں جو بہادر شاہ

کی خدمت میں آئیں

فرمان نمبر ۱۸۵۷ء { بنام خادم خاص } ماتحت کلکٹر مالکداری آمدنی
شاہی بہادر پٹیل کے دستخط { محمد علی بیگ } جنوبی قسمت ضلع ہذا -

انہیں معلوم ہو کہ اس حکم کے تحت ہی فوراً حاضر ہو۔ اور اپنے ہمراہ آمدنی جو فراہم کی ہو
لیتے آؤ۔ علاوہ انہیں کہیں حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے علاقوں میں انتظام و امن قائم کر دو۔

اور ان احکام کو نہایت ضروری جانو۔

عزضی نمبر ۱۸۵۷ء { سبغاب سوہی محمد ظہور علی پولس انیسر نجف گڑھ

بجنوباد شاہ جہاں پناہ } ادا کے ساتھ عرض ہے کہ فرمان شاہی تمام علاقوں

چودھریوں، قانچوگیوں اور چواریوں کو جو نجف گڑھ میں رہتے ہیں پتیا دیا بنے اور انتظام

خوش اسلوبی سے قائم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کے ایہد کے بموجب سواروں پر پیدوں

کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور انہیں مجھا دیا گیا ہے کہ ضلع کی اس قسمت کی وصول شدہ

آمدنی سے انہیں تنخواہیں دی جائیں گی۔ غلام کو اس وقت تک اعتماد نہیں ہے تا وقتیکہ

کچھ نئے سمرق شدہ غازی نہ پہنچ جائیں۔ لکھنؤ، چاؤ، لکھنؤ اور دیگر قریب و دور

کے موضع کی بابت غلام عرض کرتا ہے کہ پڑا شوب نرمے کو دیکھ کر یہاں کے باشندوں

نے مسافروں کو لوٹنا مقرر کر دیا ہے۔ جرائم پیشہ لیروں کے متعلق ڈوڈو خواتین
 مع راہنی نامہ ارسال کی جا چکی ہیں۔ اور اب مجھے امید ہے کہ شہزادہ والا تباد کو مع
 کافی فوج دئیو پخانہ و غازیان۔ یہاں کے لئے مقرر کیا جائیگا۔ تاکہ اس حصہ ملک کا جہاں
 فدوی مقیم ہے بند و بست کر دیا جائے۔ اس وقت غلام ان قانون شکن باشندوں
 کو نام بنام بتا دیگا اور آئندہ کے لئے انتظام قائم رکھنے اور اسناد و جرائم کے قابل
 ہو سیکگا۔ اگر دیور غفلت کی جتنی توخو ہے کہ بہت سی جانیں تلف ہو جائیگی۔ بہت خدمت گزار
 باعث قلت روپیہ تکلیف میں ہیں۔ اگر حضور کے ہاں سے کچھ روپیہ عنایت کر دیا
 جائے تو اس میں کا ایک حصہ مذکور بالا آدمیوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ باقی سے سوار و
 پیادے قیام حکومت کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔ آئندہ بادشاہ سلامت مالک
 و مختار ہیں۔ یہ عرضی ایک گامربان کے ہاتھ ارسال کی جاتی ہے جس نے حال ہی
 میں جرائم پیشہ لوگوں کو اس اذیت پائی ہے، التجا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا فرمان اسی شخص کے ہاتھ سے
 دستخط دہر

فدوی محمد ظہور علی پور بس افسر

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل بہت جلد ایک دستہ پیدل مع ان کے افسروں کے نجف گڑھ بھیج دے گا
 عرضی نمبر ۲۳۲ مئی ۱۸۵۷ء { منجانب کپتان ولد ار علی خاں
 حضور بادشاہ جہاں پناہ مؤدبانہ گزارش ہے کہ جو فوجی دستہ غلام کے مکان
 کی حفاظت کے لئے متعین تھا چار پانچ دن ہوئے کہ وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے۔ اور
 شہری بد معاش گروہ بندی کر کے اس مکان کو لوٹنے کے دہیٹے ہیں۔ فدوی کے
 عیال و اطفال اسی مکان میں رہتے ہیں۔ لہذا ملتی ہوں کہ ایک فوجی دستہ اس
 کی حفاظت کے لئے متعین کر دیا جائے۔

فدوی خانہ زاد کپتان ولد ار علی خاں

بادشاہ کا دستخطی حکم { مرزا مغل — پیادہ رجنٹ نمبر ۲۰ سے ایک دستہ
سائیل کے مکان کی حفاظت کے لئے متعین کر دو۔

عرضی نمبر ۳ { منجانب رجب علی جمعدار میگزین

بجائی خدمت شاہ جہاں پناہ بانو دہانہ گذارش ہے کہ حضور کے نکھواران قدیمی
اپنے اہل و عیال کو مکان پر چھوڑ کر مطابق فرمان حضور والا صبح سے شام تک میگزین
میں کام کیا کرتے ہیں اور چونکہ شہر میں بد امنی پھیل رہی ہے۔ لہذا در شاہی پردہ عیاروں
ہیں کہ جہاں پناہ ایک دستخطی فرمان افسران پولیس کے نام جاری کر دیں کہ وہ اپنے
مختلف حلقوں میں ملازمان میگزین کے مکان کی حفاظت و نگہداشت رکھیں علاوہ
انہیں مذویان و دیگر رعایا جو خلاعی لین میں رہتی ہے اور جہاں نگہجو خمر پولیس
تعیینات ہے ظلم و تشدد سے عاجز آ کر التجا کرتی ہے کہ موجودہ پولیس افسر کسی دوسرے
حلقے میں یا تھکر باہر تبدیل کر دیا جائے تاکہ سالانہ کو امن و چین نصیب ہو۔

عرفینہ نیاز رجب علی جمعدار دہلی میگزین

اس حکم کا تعلق عرضی سے نہیں معلوم ہوتا شاید غلطی سے درج ہو گیا ہے
بادشاہ کا دستخطی حکم { مرزا مغل ! ان تمام آدمیوں کو جو خزانہ لائے
تھے میگزین پر مقرر کر دو۔ شاہی دستے کے سپاہیوں کو میگزین سے کوئی شے بغیر
کسی خاص حکم کے بجانے کی اجازت نہیں ہے

فرمان نمبر ۲-۲۵ مئی ۱۸۵۷ء { ظل السادات سید عبدالحسن

جانو کہ جب تم رہنک گئے وہاں کے معاملات کی حالت کا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا لہذا
نہیں لکھا جاتا ہے کہ اس فرمان خاص کے پہنچنے ہی فوراً اس ضلع کی مفصل حالت
لکھو ادیہ کہ زیر تجسس لاسنے میں ہنوز کامیاب ہوئے یا نہیں اس محلے کی کیفیت بغیر
دیہ کے فوراً ارسال کرو، اور نہایت ضروری فرمان جانوہ پشت پر نوٹ "نقل کیا گیا"

فرمان نمبر ۳۔ ۲۰ مئی ۱۸۵۷ء [بنام مرزا مغل ! فرزند دلاور شہرہ
حکم بادشاہ کے ہاتھ کانپس سے کھلا ہوا] آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل
بہادر جاؤ کہ حسب ذیل اشیاء جو یگزین میں موجود ہیں مرمت پل جہنا کیلئے درکار ہیں پس
متنبہیں لکھا جاتا ہے کہ یگزین کے سپرنٹنڈنٹ سے لے کر چنی لال سپرنٹنڈنٹ پل کو دید
رستے طویل جس قدر درکار ہوں۔ تختے طویل جس قدر درکار ہوں۔ —
رشی حسب قدر درکار ہو۔ کھانا ڈیاں آہنی۔ ۲۔ بسو لے آہنی۔ ۲۔ آرے
آہنی۔ ۲۔ چھینی آہنی۔ ۲۔ کیلے آہنی دراز۔ ۱۰۰۔

فرمان نمبر ۴ [بنام عزت نشان جنگ باز خاں پوس افسر علاؤ
جاؤ کہ تم غلام، بھدہ پوس افسر علاؤ مقرر کئے ہو یہیں بہت ہوشیاری فکر اور
ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کرتے رہو اور بہر صورت اپنے علاقے میں ایسے
انتظامات قائم کرو کہ لوٹ مار اور قتل و غارت نہ ہوئے پائے۔ رہاؤ شاہ کو ہر
وقت رعایا کا خیال رہتا تھا۔ حسن نظامی)

اس فرمان کی پشت پر نوٹ سے نقل نہیں کیا گیا۔

فرمان نمبر ۵۔ ۲۹ مئی ۱۸۵۷ء [حکم زیر مہر شاہی
بنام۔ غلام نشان اولو العزیز محمد علی بیگ

خود کو مورد الطاف سمجھو اور جاؤ کہ ہمارے حکم شاہی میں تمہیں ہدایت کی جاتی ہے
کہ بادشاہ کی خفیہ آمدنی اور حصول آمدنی آراضی ضلع کا ایک دفتر جس اسکندر ہادر
کے مکان میں قائم کرو۔ جو جس بہادر مذکور کی عورت سے خرید لیا گیا ہے۔
ہماری ہرمانی کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۶۔ ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء [بنام ہیت رام۔ زمیندار موضع گورہارا
[منوریات کشریٹ کے لئے جلد انتظام

کردہ۔ تہیں مابعد دولت کے حضور سے کافی انعام دیا جائیگا۔
فرمان نمبر ۵۔ ہرجون ۱۵۵۷ء بنام سیاہ بندان شاہی کپنی بٹن
 حکم جس پر بادشاہ کی ہر خاص نسبتے [دہلی انٹرنیٹری متبعینہ لاہوری دروازہ
 معلوم ہوا ہے کہ چند پیسے اسپرٹ کے بینائی کو ضرر پہنچانے والے اور مذہب
 اسلام میں ممنوع، لوٹ میں ہاتھ لگے ہیں۔ ان میں سے تین بڑے میگزین میں بارو بنایا
 کی غرض سے چھوڑ دیئے گئے ہیں اور ایک ڈاکٹر کے لئے ہسپتال بھیجا گیا ہے۔ اور
 بقیہ مفصلہ ذیل لوگوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔ پس لازم ہے کہ محرران قوم کا سینہ کو
 جو قدیم منکھوار ابن شاہی میں عطا کردہ اسپرٹ اپنے مکان لے جائے دو۔ اور مانع
 نہ ہو۔ حسب احکام شاہی اجازت سے لے جائے ہیں۔ کوئی شخص پوچھ گچھ کرنے
 یا باز رکھنے کا جواز نہیں ہے۔

نشی کند لال۔ ایک پیپہ۔ شیو، سابق محرر دفتر خفیہ شاہی۔ ایک پیپہ۔
 ستن، سابق انسپکٹر فراٹخانہ۔ ایک پیپہ۔ سکھن لال وجو الا پرشاد۔ ایک پیپہ۔
 سنت لال، لکھنوی۔ اس افسران محکمہ تنخواہ۔ ایک پیپہ۔ جو الیا ناٹھ۔ ایک پیپہ۔
 ڈاکٹر ہسپتال۔ ایک پیپہ۔

فرمان نمبر ۶۔ مورخہ ہرجون ۱۵۵۷ء بنام نشان الوالعزمی اعزاز
 حکم زیر مہر شاہی [سلطانی، محمد تقی خاں

بجاؤ کہ تم جندہ خاص پہلے دیوان خاص کے داروغہ کئے گئے تھے اور اب ہم تمہاری
 ایمانداری علی جوہر قابلیت اور الوالعزمی کو دیکھ کر بجائے کرانی برطرف شدہ کے تہیں
 صدر امین ثناء جہاں آباد مقرر کرتے ہیں۔ فرائض منصبی نہایت قابلیت سے مانند
 مولوی صدر الدین بہادر انجام دو۔

عرضی نمبر ۴- ۱۶ جون ۱۸۵۷ء { عرضی ضابطے خاں ازپوس اسٹیشن بسنت
بجضور بادشاہ سلامت! قبل ازیں حضور عالی کے احکام برائے منتقل کر
چالیس پیدل بمقام پوس اسٹیشن پہاڑ گنج موصول ہوئے تھے۔ لیکن ان کے بجالانے
میں دیر ہو گئی۔ کیونکہ اشیاء ضروری موجود نہ تھیں۔ آج حضور کے نمکھار کو اور ایک حکم
سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس میں دوبارہ تاکید کی گئی ہے جب احکم اعلیٰ حضرت
بنوہڑادہ کل حاضر خدمت ہوگا۔ اور اپنے ہمراہ چالیس پیادوں کو بھی لیتا آئیگا
جنہیں پھر اسٹیشن پہاڑ گنج روانہ کر دیا جائیگا۔ تنہیا خاں ترک سوار کے روبرو ان
لوگوں کو قواعڈ پڑھ سکھا دی گئی ہے۔ (راقبال شاہی کے لئے دعائیں)
عرفیہ ندوی ضابطے خاں ازپوس اسٹیشن بسنت

پشت پر نوٹ ۱۶ جون ۱۸۵۷ء کو مضامین دیکھ لئے گئے ۱

فرمان نمبر ۸- ۱۸ جون ۱۸۵۷ء { بنام مرزا مغل! فرزند فلاور
بادشاہ کا دستی حکم منسل کا لکھا ہوا { شہرہ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل
بہادر بجا نو کہ کل باشندگان قلعہ کہنے کی درخواست پر ہمارے تخت خاص ایک حکم جاری ہوا
جس میں فوجوں کو تاخیر و تاراج سے باز رہنے کی تاکید کی گئی اور بعد میں وہ درخوا
تہیں پیچیدی گئی تھی۔ تعجب ہے کہ اب تک کچھ بھی انتظام نہ ہو سکا اور تم نے کوئی دستہ
بھی تاراج کرنے والوں کو نہیں روکا۔ فوج کا کام حفاظت کر کے رکھنا ہے نہ کہ تاراج
کرنے اور لوٹنے کا۔ افسران فوج فی الفور اپنے ماتحتوں کو اس قسم کی ناجائز کارروائیوں
سے باز رکھیں۔ چونکہ غنیم کے نزدیک پہنچنے کی افواہ غلط تھی۔ لہذا ان جرائم پیشہ
سپاہیوں کو پڑائے قلعے سے نکال کر پانچ چھ میل دور رکھا جائے تاکہ ہماری رعایا کو
اکثر ظلم و جبر سے نجات ملے غنیم کی فوجوں کے آنے سے پہلے فیصل تیار کر لائی جاوے
اس میں غفلت ہرگز نہ ہو۔ ہماری عنایتوں کا یقین رکھو اس میں ثبوت ہے اس

کا کہ فوج بالکل خود سرسختی اور بادشاہ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے۔ حسن نظامی)
 ر بادشاہ نے پھر پیل سے لکھا ہے جو تقویت احکام کے لئے ہے)
 نہایت جلد بند و بست کیا جائے "

عرضی نمبر ۵۔ مورخہ ۹ جون ۱۸۵۷ء { متفقہ درخواست پنجاب چاند خاں و
 گلاب خاں و ساکنان جے سنگھ پورہ و شاہ گنج معروف بہ پہاڑ گنج ۔

محضو ر بادشاہ ! جہاں پناہ ! مودبانہ التماس ہے کہ ان مبارک دنوں
 ہم غمراہ باشندگان جے سنگھ پورہ شاہ گنج المعروف بہ پہاڑ گنج و دیگر مقامات محضو
 کے نقل عافیت میں پناہ ڈھونڈتے ہیں تاکہ ظالموں سے چھٹکارا ملے۔ فقیر شاہ گنج
 ہمیشہ بادشاہ کے نام سے پکرا جاتا ہے تاہم افواج شاہی جمہوری دروازے سے نکل کر
 یہاں گھس جاتی ہیں۔ اور ڈوکاں داروں کو بے قیمت دینے چھٹکارا مان لے جاتی ہیں۔ اور
 نادار اور تہید سنتوں کے مکانوں میں گھس کر بسترے، لکڑیاں، اور برتن چھین لے جاتی
 ہیں۔ اور جو لوگ انہیں بہت باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں ہتھیاروں سے
 زخمی کرتی ہیں۔ ان کے ظلم و تعدی سے عاجز آکر ہم لوگ مجبور ہیں کہ حضور والا سے
 عرض کریں کہ ہماری زبون حالت اور عدل پروری کو مد نظر رکھ کر سپاہ سے جو طلب
 کیا جائے، اور انہیں حکم امتناعی ہو کہ وہ ہم پر اور ساکنان پہاڑ گنج پر ظلم کرنے سے دست بردار
 ہوں۔ عرضیہ نیاز چاند خاں و گلاب خاں

بادشاہ کا دستی حکم { مرزا مغل۔ ایسی تدبیر اختیار کی جائے کہ یہ مفید لوٹ
 مار سے باز رہیں، اور ہماری رعایا ظلم کا شکار نہ بنے۔ رشتہ پر نوٹ ہے جو اس علاقہ نہیں لکھا
عرضی نمبر ۹۔ ۲۰ جون ۱۸۵۷ء { بنام میرزا مغل فرزند۔ دلاؤ شہرہ
 بادشاہ کا پیل سے لکھا ہوا دستی حکم { آفاق مرزا اظہور الدین معروف بہ مرزا
 مغل بہادر معلوم ہو کہ عبدالحسن میر نواب پیر فضل حسین وکیل مشتبہ آدمی ہے مابعد

کی خواہش ہے کہ اسے قلعے میں داخل نہ ہونے دیا جائے، ہم نے حال میں مطالبہ
 کہ پیشخص تہاری مصاحبت میں ہے۔ پس ہدایت کی جاتی ہے کہ اسے فوراً لنگا دو
 اور ٹکڑوں و دروازوں پر حکم پہنچا دو کہ وہ کسی حالت میں آئندہ قلعے میں داخل نہ ہو
 پائے۔ ان احکام کو آخری فیصل شدہ حکم سمجھنا چاہئے۔ مزید برائیں اس کے بارے
 میں کسی شخص کی سفارش پر توجہ نہ کی جائے

فرمان نمبر ۱۔ ۲۴ جون ۱۸۵۶ء [بنام نشان غفلت منہدہ جلاو الدین خاں
 معلوم ہو کہ تہاری عرضی بنا بر اجراء اخبار نظر سے گذری اور منظور کی گئی لہذا
 ہمیں اجازت دیجاتی ہے کہ تم اپنے اخبار کو بصیغہ مزاج جاری کرو اور اس امر کی
 ہدایت کی جاتی ہے کہ غلط خبریں یا ایسے واقعات جن سے معزز لوگوں اور شہری
 باشندوں کے چال چلن پر دھبہ آئے درج نہ ہوں اس حکم میں کس سادگی سے
 پریس ایکٹ کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے حسن نظامی]

فرمان نمبر ۱۱۔ ۲۶ جون ۱۸۵۶ء [بنام مرزا مغل فرزند۔ دلاور
 حکم جس پر ثبت ہے [شہرہ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل
 معلوم ہو کہ ہر روز احکام جاری کئے جاتے ہیں کہ افسران کیوں گرائے فوراً باغ کو
 خالی کر دیں، مگر ہنوز خالی نہیں کیا۔ اور آئے دن عذر و معذرت کرتے رہتے ہیں
 اب صفات حکم دیا جاتا ہے کہ فرزند مابدولت تم افسران مذکورہ کو بلا کر حکم دو کہ وہ اپنے
 تین سلطنت کے دفاع و ارتقادر کرتے ہیں تو کل بجائے تو پچائے میں جانے کے
 باغ کو خالی کر دیں۔ اور کثیر صاحب کے مکان میں قیام کریں جو زیر قلعہ واقع
 ہے۔ ویں ان کی سکونت کے لئے کافی جگہ اور درختوں کا سایہ ہے۔ جو جواب
 دیں وہ ہماری آگاہی کے لئے فوراً بیجھو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فوج کس قدر

لے سواروں کا رسالہ مترجم

نائب سرمان سنی - حسن نظامی

فرمان نمبر ۱۲ - ۲۶ جون ۱۸۵۷ء بنام مرزا منگل و مرزا خیر سلطان
 بادشاہ کا پٹیل سے لکھا ہووےستی حکم [فرزند - دلاور ان شہرہ آفاق مرزا غلام محمد
 عرف مرزا منگل و مرزا خیر سلطان بہادر جانو کہ تہاری درخواست موصول ہوئی
 جس میں ذکر تھا کہ چار یا پانچ بدچلن لوگوں نے جو کہ پنی کے پیادے معلوم ہوتے ہیں
 شہر میں اودھم مچا دی ہے۔ اور آب وہ دیہات میں گئے ہیں۔ اور اسناد عاکی گئی ہے
 کہ ایسی کارروائیوں کا فوراً اسناد دکیا جائے۔ اور انہیں گرفتار کیا جائے۔ تعجب
 خیز امر ہے کہ صرف چار یا پانچ جرائم پیشہ لوگوں نے شہر بھر میں اودھم مچا رکھی ہو،
 اور لوگوں کو لوٹتے پھرتے ہوں، اور صرف ان کی گرفتاری پر قیام حکومت منحصر
 ہو فوج کے آنے اور شہر میں قیام پذیر ہونے کو ابھی کچھ عرصہ بھی نہیں گزرا ہے کہ ظلم
 شروع ہو گئے۔ اہل تصبات کی درخواستوں میں بھی چند سپاہیوں کی زیادتیاں
 مذکور ہیں وہ بھی غالباً یہی ہوں گے۔ میرے فرزند نہیں چاہئے کہ فوجی قوت سے
 کام لے کر ایسی قانون شکنی کو فرد کرد۔ غور کرنے سے یہ بالکل بعید القیاس معلوم
 ہوتا ہے کہ فوج کے ہوتے ہوئے شہر میں ایسی دست اندازیاں ہوں۔ پس اسے فرزند
 ایسے لوگوں کو ہاری جناب میں بیجو جو ان شہرہ نفس لوگوں سے واقف ہوں
 تاکہ ہمارے سوار و پیادے ان کے ہمراہ روانہ کئے جائیں۔ اور چیف پولس فسر
 شہر کو فرمان بھیجا جائے کہ وہ بے پس و پیش ایسے لوگوں کو جنہیں یہ واقف کار بتائیں
 گرفتار کر کے ہمارے سامنے لائے۔ اگر حرام زادگی یا غارت گری کا کوئی ثبوت ملتا تو ان
 کے جرائم کی وجہی سزا دی جائیگی۔ مگر میرے فرزند و انہیں ایسے طریقے بھی اختیار کرنے چاہئیں
 کہ فوج شہر میں لوٹ مار نہ کرے بہر حال اس قسم کا کوئی ثبوت مل گیا یا کوئی اٹھائی گیرا
 باشندگان شہر کے مکانوں کے گرد پیش پھیا گیا تو حکام اسے ایسی سزا دیں کہ آئندہ

بڑائیاں وقوع میں نہ آئیں ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر ۶۔ مورخہ ۲۴ جون، ۱۸۵۷ء { از محمد خیر سلطان
محضور بادشاہ جہاں پناہ اُمود بانہ گذارش ہے کہ ایک سو بائیس
بھریں اور بکریاں جو انگریزوں کے لئے جاری تھیں گرفتار کر لی گئی ہیں اور شیوہ اس
پاشک اور ترانہ منہج سپاہیانہ رجسٹر نمبر ۶۴ دیسی پیادہ جو تو پختلے میں کام کرتے
ہیں چین لائے ہیں اور پانچ انگریزی سپاہیوں کو اس موقع پر ہلاک کر دیا ہے۔
اطلاعا عرض ہے۔ عریفہ خاک ریخیر سلطان۔

بادشاہ نے پٹنل سے نوٹ کیا

۶۲ بھیر و بکریاں وصول ہوئیں

بادشاہ نے انگریزی سپاہیوں کے قتل پر سکوت اختیار کیا۔ اسی سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ قتل و خونریزی نہ چاہتے تھے۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۷۔ مورخہ ۲۸ جون، ۱۸۵۷ء { از بلدیوکاشتکار فیروز آباد۔
بعلی خدمت بادشاہ اِجہاں پناہ اُمود بانہ عرض ہے کہ بوجہ بد امنی اور
شہر کے دروازوں کے بند رہنے کے کمترین نے اب کی فصل سرایا ۱۲۶ فصلی کا غلہ
پڑانے قلعے کے علاقے میں کاشت کیا ہے اور افسران رجسٹر جو وہاں رہتے ہیں اس
کی نکاسی کے درپے ہیں اور کمترین کو مذکورہ سال کی لگان زمیندار سید عبدالعزیز
کو دینی ہوگی۔ اس لئے غلام کو یقین ہے کہ محصور اپنی مہر خاص کا ایک پروانہ افسر
فوج مقیم قلعہ کہنہ جاری فرمادیں گے کہ وہ غلہ کو شہر میں لے جانے کا حکم نہ دیں
تاکہ بندہ غلہ مذکور کو فروخت کر کے زمیندار کی جمع ادا کر سکے۔

عریفہ نیاز فدوی بلدیوکاشتکار موضع فیروز آباد مکھیر عظیمہ درگاہ شریف
حضرت محمد حشمتی۔

فرمان نمبر ۱۳۱ حسن اللہ خاں ۔ حکم لکھا
بادشاہ کا دستِ حکم نیل کا لکھا ہوا {جائے۔
پشت پر نوٹ، دو حکم تحریر کیا گیا

عرضی نمبر ۸۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی، ۱۸۵۷ء لکڑیڈ محمد عبداللہ سجادہ نشین
حضرت شیخ محمد وحشتی۔

محضو! بادشاہ جہاں پناہ! اس سے پہلے بھی خانہ زاد نے ایک عرضی
اس مضمون کی گزرائی تھی کہ چند کاشتکاران آراضی معافی فیروز آباد
کھدیر نے ۱۲۶۲ھ فصلی کی لگان بوجہ موسم سرما ہونے کے تا حال نہیں ادا کی ہے
اور انجا کی سختی کہ کچھ مدد عنایت فرمائی جائے تاکہ ان سے لگان وصول کر سکوں اس
وقت تک فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا جس کا کاشتکاروں نے سبب بیان
کیا ہے۔ اور اب بہر حال ۱۲۶۵ھ فصلی کی تمام فصل خریف مثلاً نیشکر چرمی وغیرہ اجاڑ
کر دی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ تمام آلات کاشتکاری مثلاً ہل اور کٹوؤں کی چوٹی
چرخیاں وغیرہ سپاہی لوٹ کر لے گئے۔ اور اس صورت میں اب لگان کسی طرح
بھی وصول نہیں کیا جاسکتا۔ اور چونکہ اس موضع کی آمدنی بطور عطیہ منظور فرمائی
گئی ہے جس سے لشکر خانے کے جو خاکسار کے زیرِ اہتمام ہے مصارف پورے کئے
جاتے ہیں۔ بندہ حضور کے الطاف شاہی پر اعتماد کرتا ہے کہ ایسے انتظامات کرے
جائیں گے کہ کوئی سپاہی کاشتکاران موضع مذکور کوئی نقصان نہ پہنچا سکے، کاشتکاروں
کی طرف سے ایک عرضی گزرائی جاتی ہے۔

عربیۃً نیاز سجادہ نشین سید عبداللہ ابن شاہ صابر علی وحشتی۔ درگاہ کی خاص ہر
ریہ خانقاہ اب تک دیر گنج باز اور دہلی میں موجود ہے اور اس کے موجودہ سجادہ نشین کا
نام سید کریم حسین آجو سید عبداللہ شاہ صاحب کے پڑوتے ہیں۔ حسن نظامی

بادشاہ کا تحریری حکم منسل سے لکھا ہوا ہے اور بدخط ہے
 عرضی نمبر ۹۔ تاریخ نہیں ہے { متفقہ جنگل کشور و شیویر شاد سوداگران
 حضور بادشاہ جہاں پناہ! حضور عالی بموجب حکم سرکار مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ
 خزانے میں داخل کر دیا گیا۔ اور ہمیں ایک دستاویز جس میں اعلیٰ حضرت کے
 دستخط خاص ہیں ملی جس میں یقین دلایا گیا ہے کہ تمام افکار و تہذوبات ملکی سے ہند
 کے لئے ہیں مخلصی مل گئی۔ اور فوجی سپاہیوں اور شہزادگان وغیرہ کے ظلم سے
 ہم محفوظ ہو گئے۔ اگرچہ یہ سب ہوا۔ لیکن تاہم کچھ دیر سارے والے لوٹ مار پر نئے ہوئے
 ہیں۔ روز فدیوں کے مکانات پر آہڑتے ہیں اور شہزادوں کا حوالہ دے کر ہماری
 جانیں لینا چاہتے ہیں یا قید خانے بھیجنا چاہتے ہیں۔ کوئی چارہ نہ پا کو تین چاروں
 سے ہم مکان میں روپوش ہیں اور ہمارے خدمتگار و متعلقین آئے دن کے جور
 ظلم سے غاری آگئے ہیں۔ اور اب نہیں جانتے کہ کیا کرنا چاہئے۔ ہمیں مکان تک
 میں رہنا دشوار ہے اور ہماری عورتوں کی بے پردگی کی جارہی اگر شہزادگان خود
 ہی رعایا کو غارت کریں تو پھر اس کا پشت پناہ کون ہو سکتا ہے۔ حضور کا لطف
 و کرم، جود و عدل مثل نوشیرواں کے ہے۔ پس امید ہے کہ شاہی خاندان کے ہر
 شہزادے کے نام ایک پروانہ جاری کیا جائیگا۔ جن کے نام یہ ہیں:- اعلیٰ حضرت
 امیرالسلک مرزا افضل بیگ بہادر، مرزا محمد خیر سلطان بہادر، مرزا محمد ابو بکر
 بہادر، مرزا محمد عبداللہ بہادر، و دیگر معززین کے نام بھی صادر فرمایا جائے گا آئندہ کوئی
 سوار و پیدل بندوں کے مکان میں نہ گھسنے پائے، اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ کرے اور
 فوجی پہرہ جو آج کل متعین ہے ہٹا لیا جائے۔ کیونکہ شہر کے جرائم پیشہ لوگ ان پہروں
 کے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سپاہیوں کو در فلا کر فدیوں کے مکان سے مال لوٹا لیتے
 ہیں۔ نیز ہمیں اعلیٰ حضرت کی فوازشوں امید ہے کہ حضور توجہ فرما کر چیف پولس شین

شہر کے بیقاعدہ سپاہیوں کا ایک پہرہ متعین کر دیں گے تاکہ ہم اور ہمارے نوکریاں چلے جائیں تو شہر کے جرائم پیشہ لوگوں کا کچھ خدشہ نہ رہے اور ایک حکم چیف پولیس افسر کو دیدیا جائے کہ کوئی جرائم پیشہ فدویوں کے پاس ہتک نہ بٹھکے پائے رتقی سلطنت کی دعائیں اعریفہ بندگان جنگل کشور و شیو پر شاد و سودا اگر ان تاریخ نہیں ہے۔ دودکانداروں کے دستخط ہندی ہیں

فرمان نمبر ۱۳ { مرزا مغل بہادر } سائلوں کے مکان پر پہرہ بادشاہ کے کاندھ کانپس سے لکھا ہو حکم متعین کیا جائے۔

تاریخ نہیں ہے۔ انڈکس نمبر ۲۱۸

رکس قدر جبر فوج کا اور ناسمجھ شہزادوں کا تھا۔ بادشاہ بیچارے کیا کر سکتے تھے ان کی بات کوئی سنتا ہی نہ تھا۔ حسن نظامی

پشت پر نوٹ :- بموجب فرمان عالی ایک حکم مخبری جاری کیا گیا: مورخہ یکم جولائی، ۱۸۵۵ء عرضی نمبر ۱۰ - مورخہ ۲ جولائی، ۱۸۵۵ء { مرزا مغل } بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مودبانہ التماس ہے کہ آج ایک درخواست اہل شہر کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ انہیں چیف پولیس افسر نے ایک جگہ مجتمع ہونے اور افواج بریلی کے افسران کے زیر کمان ہتھیار باندھ کر تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم نہیں اس حکم کا کیا مطلب ہے۔ فدوی عرض کرتا ہے کہ اس قسم کے جتنے ضروری احکام ہوں اس میں خادم کی صلاح لے لی جایا کرے۔

مرزا محمد ظہور الدین بہادر۔ سرکاری مہر کمانڈر انچیف۔ (کوئی حکم نہیں) رہی ذاتی وجاہت اور اقتدار پسندی کا شوق تباہی اور ہمت کا باعث ہوا (حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۱ - مورخہ ۳ جولائی، ۱۸۵۵ء { ازغیر سید محمد } بحضور ظل سیمائی جہاں پناہ! مودبانہ عرض ہے کہ دیسی پیادہ رجسٹ نمبر

کے سپاہی اسکنر کے مکان کے قریب آکر رہے ہیں جو کشمیری دروازے کے پاس ہے اور ایلکھنڈ خاں پوس اسٹیشن کے قریب جو اس کے مکانات پر باد کو رہا ہیں۔ یہ مکانات اسکنر کے مکان کے ارد گرد واقع ہیں اور ایک ایلکھنڈ آباد ہے جس میں کچھ تو اینٹ و پتھر کے ہیں اور کچھ گارہ اور کچی اینٹوں کے اور فقرا کی جائے قیام ہیں۔ مذکورہ بالا سپاہی پہلے دروازے اور چوکھٹیں (دہلیز) اکھاڑ گئے۔ اور آب چیتوں کا ناس کو رہے ہیں۔ چونکہ نخل سجانی ہر شخص پر نظر انصاف ڈالتے ہیں لہذا بندہ بھی حضور کی نوازشوں پر بھروسہ نہ کھی رکھتا ہے۔ اور عرض پرداز ہے کہ سپاہیوں کو ان کی بریادی سے باز رکھا جائے تاکہ بقیہ مکانات ان کی غارت گری سے محفوظ رہیں۔ نہایت ضروری تھا اس لئے عرض کیا گیا تو ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں) عریضہ نیاز فقیر حقیر سید محمود

فرمان نمبر ۱۴ مرزا مغل بہادر { نویں دیسی پیدل رجٹ بادشاہ کا پنسل کا تحریری حکم } کے افسروں کو سخت تاکید کی جائے کہ فریادوں کے مکانات ضائع کرنے سے باز رہیں ر بادشاہ بیچارے سوائے حکم لکھ دینے کے اور کیا کر سکتے تھے۔ حسن نظامی)

پشت پر نوٹ ”حکم لکھ دیا گیا“ مہر بر نمبر غالباً اندکس نمبر ”۲۰۴“
عرضی نمبر ۱۲۔ مورخہ ۲۴ جولائی، ۱۸۵۶ء [اندا حسان الحق]۔ بحضور بادشاہ! جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ کچھ عرصے سے مرزا ابو بکر صاحب شہزادی فرخندہ دہانی کے مکان میں جو بہرام خاں کے تراپے پر ہے فاسد اداروں سے جایا کرتے ہیں بخلاف کامکان بھی شہر گئے اسی حصے میں ہے) اور تمام سبب کار یوں کے متکب ہوتے ہیں جو عے نوشی کے لازمی نتائج ہیں۔ کل دوپہر کے وقت وہ موافق معمول آئے اور تمام دن شہزادی مذکورہ کے مکان میں اسپرٹ دار مشرابیں پیتے اور

----- اس حصہ شہر کے باشندوں اور پولیس افسر کا کچھ کمال نہیں بچا تمام سامان لوٹ کر مرزا سے دروازہ توڑ ڈالا۔ اور وہاں پہرہ بٹھا کر خود چل دیے اس بندہ زاد پر قیامت برپا ہو گئی۔ حضور عالی کی نوازشوں پر بھروسہ کرتے ہوئے مجھے پورا پورا یقین ہوتا ہے کہ انہیں پوری پوری سزا دی جائیگی ورنہ کل آج سے کچھ دور نہیں ہے جبکہ شاہجہاں مرزا ابو بکر جوڑائیوں کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ بالیقین تو یہیں بندوقین اور تلواریں لے کر آئیں گے۔ اور اپنے جی کے حوصلے دکالیں گے۔ اور ہم بے یار و مددگار لوگوں کا خبر نہیں کیا حشر ہو۔ (اقبال و سلطنت کی دعائیں)

فہرست مال تلف شدہ

سوئی درہ گرویل قیمتی، روپے۔ ایک عدد۔ آفتابہ سی۔ دو عدد۔ طشتریاں مسی و سرپوش قیمتی ایک روپیہ۔ دو عدد۔ مصلیٰ قیمتی دو روپے۔ ایک عدد۔ بناوسی صافہ زرداں قیمتی، روپے۔ ایک عدد۔ گھوڑا بھورے رنگ کا قیمتی ۲۰ روپے ایک عدد۔ تلوار قیمتی ۱۵ روپے ایک عدد۔ حقہ خرد۔ ایک عدد۔ ایک جوڑ بیل قیمتی ۱۰ روپے

درخواست ندوی احسان الحق

شاہی حکم پیل کا لکھا ہوا جو ادراہات مذکورہ سے علاقہ نہیں رکھتا۔
 کچھ تعجب نہیں ہے اگر مرزا ابو بکر سے یہ حرکت ہوئی ہو۔ مگر عرضی گزار کے بیان میں بھی متبادلہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اشیاء تلف شدہ کی مختصر فہرست اور الفاظ کی طوالت کا فرق اس کو ظاہر کرتا ہے۔ (حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۔ مؤرخہ ۵ جولائی، ۱۸۵۶ء [بنام مرزا مغل] فرزند شہزاد آفاق دلاور مرزا ظہور الدین علی مرزا مغل بہادر جا نو کہ تہیں پیشتر بھی ایک خاص معتمد کی معرفت اطلاع دی گئی تھی۔ اور خود بھی مابعد ملت نے ہدایت نامہ لکھ کر روانہ کیا تھا کہ اس سٹنٹ چیت پولیس افسر کا گھوڑا، پستول وغیرہ اشیاء کا جلدیہ

لگاؤ۔ آج ہمیں چیف پولیس انسر کے بیان سے معلوم ہوا کہ جگتا سائیں ملازم اسٹیشن
چیف پولیس انسر ابھی گھوڑا بچان کر پیسے آیا ہے۔ اس سالے کی چھاؤنی
میں جو اینڈوٹ تالاب پر ہے گھوڑا مل کر دیکھا ہے۔ پس فرزند تہیں نکھاجاتا ہے
گھوڑا اندکر وہ ان لوگوں سے لیکر پولیس انسر کو دیدو، ہماری ہربانیوں کا یقین رکھو
پشت پر حکم تحریر ہے و تخطو ہر کچھ نہیں۔ مگر صریحاً مرزا مغل کا حکم ہے :-

انسران یہاں کے نام ایک حکم جاری کیا جائے کہ اسٹیشن پولیس انسر
کو یہ اگر وہی گھوڑا ہو اور ثبوت بہم پہنچ جائے کہ اسٹیشن چیف پولیس انسر
ہی کا ہے تو فوراً یہاں روانہ کر دیا جائے۔
مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۶ء

حکم کے نیچے نوٹ۔ یہ حکم غلطی سے یہاں لکھا گیا ہے دوسرے کاغذ پر لکھنا چاہئے تھا۔
فرمان نمبر ۱۶ بنام مرزا مغل کہ فرزند شہرہ آفاق دلاور مرزا
حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پینل کا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر جانو کہ تہیں تحقیقات
نکھاجو اور درخواست نمبر ۱۲ کرنے کے لئے نکھاجاتا ہے۔ مرزا ابوبکر بہادر کے ملازموں
سے تعلق رکھتا ہے سے شرح پگڑی اور تلوار سے لے کر کیونکہ وہ کاندھار خان

چوکیدار فیض بازار کی ہیں جو زخمی ہو گیا تھا اور ان لوگوں کو بادولت کے حضور میں
پیش کر دہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ مرزا اندکر کے آدمیوں محمد احسان
پسر منقہ اکرام الدین اور خدا بخش خاں اسٹیشن چیف پولیس انسر کا سامان
لے کر ہماری روکاری میں پیش کر دو۔ ہماری ہربانیوں کا یقین رکھو۔

دقائبہ حکم سابقہ عرضی پر بعد تحقیقات نکھالیا ہوگا اور یہاں ترتیب سے الگ درج ہوا ہے
عرضی نمبر ۱۳۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۶ء مرزا مغل سمجھو
بادشاہ جہاں پناہ! مودبانہ گزارش ہے کہ یوسف بیگ کی معرفت پہا
پستول ملا۔ اعلیٰ حضرت کا پیام سالہ کے سو تیلے والد کے فرزند بنیاد اعلیٰ حضرت

فدوی کی عادت سے خود ہی واقف ہیں اور کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے، اس نے فدوی کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ غلام خداوندی عرض پر دازبے کہ اس قسم کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف وہی جاری کئے گئے ہیں جن کا علم حضور کو ہے یا اگر کوئی جاری ہوتا تو حکیم صاحب کو پہلے اطلاع دیدی جاتی۔ فوج میں تقسیم روپے کی بابت عرض ہے کہ بندی صراف کو طلب کیا جائے اور تقسیم پوچھا جائے کہ حضور کا غلام ایک لاکھ روپے میں سے بالکل ہی کم حصہ لیتا رہا ہے یا نہیں اور کبھی بھی کچھ غن کیا ہے رتقی دولت سلطنت کی وعائیں عربینہ خادم ظہو الدین سرکاری مہر ثبت ہے ”کمانڈر انچیف بہادر“

حکم شاہی پنسل سے ”تحقیقات جاری ہے“ ”نمبر ۴۰“ غالباً انڈکس نمبر ہوگا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بیٹے کے معاملے کی بھی سختی سے باز پرس کرتے تھے مگر مجبوری یہ تھی کہ ان کے ہاتھ میں فوجی قوت نہ تھی۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۴۱۔ مورخہ ۴ جولائی، ۱۸۵۷ء [چینا ڈاؤ اس زمیندار ساکن متھرا] بحضور بادشاہ سلامت اچھا پنہاہ اہنایت ادب سے عرض ہے کہ مذکور چند سال سے بے روزگار بیٹھا ہے اور پہلے اس کا وقت نہایت عیش و عشرت سے گذرتا تھا۔ اور اب حضور کے ظلم عافیت میں پنہاہ ڈھونڈھنے کے لئے حاضر ہوا ہے۔ اور ملتس ہے کہ اسے ایک فرمان شاہی اس قسم کا لجانے کہ وہ دہلی سے متھرا اور دہلی سے آگرے تک انتظامات کر سکے۔ اور چونکہ نکھوڑا متھرا کا باشندہ ہے اور تمام ضلع کے بچے بچے سے واقف ہے پس حضور کے اقبال اور خدا کے حکم سے وہ نہایت عمدگی سے انتظامات کر لے گا۔ اس کے سوا غلام ضلع مذکور کے ایسے دو ہزار آدمیوں کو جانتا ہے جو سپہ گری میں طاق ہیں۔ اس کی خواہش ہے کہ حضور اس کو فرمان عطا فرمائیں جس کے مطابق وہ کسرٹ

اور ڈاکنی لئے گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں مٹھرا سے لیکر دہلی تک قائم کر دے گا
 دس یا بارہ روز کے بعد غلام مٹھرا پہنچے گا جہاں سے خرچ شاہی و خزانہ عامرہ
 کے لئے دس لاکھ روپیہ پیش کش کر لیا۔ پس وہ التجا کرتا ہے کہ معاملہ ہذا پر غور
 فرما کر منظوری عطا کی جائے، اور کچھ فوج بارود، گولی اور توپ خانہ عنایت فرمایا
 جائے تاکہ فدوی اس کام کے لئے روانہ ہو جائے۔ ضلع مذکور میں پہنچتے ہی
 خدا کے حکم سے کافی بندوبست کر لے گا۔ اور حضور کی سلطنت و ماں بھی
 مضبوط و مستحکم ہو جائیگی۔ بدون حضور کے فرماں پالنے کے غلام کچھ کام نہیں
 کر سکتا۔ اور جو کچھ کریگا حضور کو اطلاع دینا رہیگا۔ اس معاملے میں خدا کی مدد
 درکار ہے۔ واجب تھا عرض کیا۔ (ترقی سلطنت و حشمت کی دعائیں)

توپ خانہ مع گولہ بارود۔ ۱۔ رجمنٹ پیادہ و سوار۔ ۱۔ مہر بطور
 سند شاہی برائے کارگزاری غلام۔ ۱۔

علاوہ برآں جو مزاج عالی میں آئے بخشا جائے۔ عریفہ نیاز فدوی
 جنناؤ اس متوطن مٹھرا حال وارد دہلی۔ و تحفظ خواست کنندہ بخط ناگرمی۔
 نوٹ۔ اس پر کوئی حکم نہیں لکھا گیا۔ بلکہ اسی کے متعلق ایک علیحدہ مہر
 ہے جو علیحدہ لکھا جاتا ہے اس عرضی پر حکم نہ لکھنا اور دس لاکھ روپے پر
 متوجہ نہ ہونا بہادر شاہ کے صحیح دماغ اور حقیقت شناس ہونے کی دلیل ہے (نظمی)
 عرضی نمبر ۱۰۔ تاریخ نہیں ہے [منجانب رتن چند وار وغہ باغات شاہی
 و جائداد خانگی شاہی متعلقہ صاحب آباد۔

بجنہور بادشاہ جہاں پناہ! نہایت ادب سے گزارش ہے کہ سوار
 چاندنی چوک میں آکر بے ہیں۔ اور دوکانوں کے سامنے اپنے گھوڑے باندھ
 ہیں۔ بہتیرے کرایہ داروں نے دوکانیں خالی کر دی ہیں اور جو رہ گئے ہیں

وہ بھی ان کی تقلید کرتے جاتے ہیں۔ یہ سب لوگ سواروں سے خائف ہیں۔ اور دوکانوں کے کمرہ دار کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔ غلام عرض کر کے امیدوار ہے کہ برصغیر شاہی ان کے نام حکم جاری کیا جائے۔

درخواست از طرف نیکو ار شاہی فدوی رتن چند داروغہ باغات شاہی و جائیداد خانگی متعلقہ صاحب آباد۔

حاشیہ پر نوٹ: ”نقل کر لی گئی“

(یہ تھا فوج کا خود سرانہ رویہ جس سے سب عاجز تھے حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۱۔ مؤرخہ ۲ جولائی، ۱۸۵۷ء { بنام مرزا منگل { فرزند ا حکم شاہی بدوں ہر دستخط یا نام کے { جو ان بخت ظہور الدین عرت مرزا منگل بہادر۔ جائزہ کہ ہیں رتن چند داروغہ باغات شاہی و جائیداد خانگی شاہی متعلقہ صاحب آباد کی عرضی سے معلوم ہوا ہے جو اس کے ساتھ شامل کی جاتی ہے کہ سواروں نے جو حال میں جو دھپور سے آئے ہیں دوکانوں کے سامنے گھوڑے باندھنے شروع کئے ہیں۔ اور کئی دوکانوں پر قبضہ بھی کر لیا اور یہ کہ چند دوکانداروں نے دوکانیں خالی کر دی ہیں اور بھاگ گئے ہیں۔ اور دیگر کمرہ دار بھی جو ہنوز موجود ہیں اسی پر آمادہ ہیں۔ اس صورت میں رعایا کی خانگی آمدنی کو بہت نقصان پہونچے گا۔ پس فرزند من انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ ان کے والوں کو دکانوں سے نکال کر کسی دوسری جگہ ٹھیرا دے تاکہ رعایا کی آمدنی میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ ہماری عنایت پر بھروسہ رکھو۔

حکم کے نیچے نوٹ: ”ایک حکم لکھا گیا“

فرمان نمبر ۱۸۔ مؤرخہ ۲ جولائی، ۱۸۵۷ء { بنام مرزا منگل { فرزند بادشاہ کے ہاتھ کا پینل سے لکھا ہوا حکم { شہرہ آفاق دلاور ظہور الدین

عرف مرزا مغل بیگ بہادر اِجائو اِک سید حسین علی خاں پولس انسر سپاہ گنج کی درخواست جس میں ایک جمعدار اور چند سپاہیوں نے علی گنج پنہی حسن گڑھ اور علاپور کے گوجروں کے ہاتھوں خوفناک زخم کھائے ہیں۔ پڑھ کر ایک خاص حکم و درخواست مذکورہ تہیں روانہ کی گئی تھی۔ آج پولس انسر مہرولی کی عرضی سے معلوم ہوا ہے کہ وہی گوجروں بھی شورش کر رہے ہیں اور تمام دیہاتوں میں غارتگری کرتے پھر رہے ہیں۔ ایسی قانون شکنی از حد خطرناک ہے۔ لہذا تہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ ایک پیدل کمپنی اور ۵۰ سوار فوراً روانہ کر دوتا کہ یہ لوگ ان گوجروں اور ان گاؤں کے صدر بنر دار کو گرفتار کر کے لائیں۔ اگر یہ مآخوذ ہو گئے تو اپنے کیفر کردار کی وجہی سزا پا جائیں گے۔ بعد میں مکمل حکم جاری کیا جائے گا۔ ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔

نوٹ: ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء نمبر ۸۴۷ ملا

فرمان نمبر ۱۹ بنام مرزا مغل { فرزند شہرہ آفاق دلاور بادشاہ کا پھیل کا تقریری حکم } مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر معلوم ہو کہ جناد اس زمیندار متحرک حال دار دہلی کی درخواست سے یقین ہوتا ہے کہ اس کے زیر حکم ۲۰۰ آدمی فوج سپہ گری کے کامل ماہر ہیں۔ اور وہ کہتا ہے کہ دس لاکھ روپیہ لاکھ خزانہ عامرہ میں داخل کر لیا، اور اپنی قابلیت پر اعتماد رکھتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے کہ دہلی سے آگے تک نہایت عمدہ بندوبست کر لیا۔ اور یہ کہ اسے فوجی طاقت جو تو پختہ پیادہ، سوار، گولہ بارود اور ایک مہر پرانے کارگزاری اور بطور سند کے ہر پریشی ہو درکار ہے۔ چونکہ اس کے لئے کئی امور دریافت طلب ہیں کہ آیا یہ شخص کس صورت سے اپنے قول کے بموجب عمل کر کے دکھائے گا اور کونسا طریقہ استعمال کر لیا۔

فرزندان مابدولت انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ خاص خاص نسل و نژاد کو جمع کر کے اس کے بارے میں مشورہ کر دے۔ پھر مشرح لکھ کر مابدولت کو ارسال کیا جائے کہ آیا ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور کیا وہ کامیاب ہو سکتا ہے تو کونسا طریقہ اختیار کرے گا۔ نیز یہ بیان کیا جائے کہ فوجی افسروں کی کیا رائیں ہیں اور وہ آدمی دراصل اس کام کا اہل بھی ہے یا محض اپنے فائدے کی غرض سے قتل و غارت کے درپے ہے۔

تھام اسٹوڈ محمد زہ مع روئے ادکار ردائی بموجب اس قول کے جو اس نے عرضی میں تحریر کیا ہے۔ ہمیں صاف صاف خبر دے کر کیا جائے اس کے بعد آخری احکام دیتے جائیں گے۔ اصلی عرضی اس کے ہمراہ شامل ہے۔ اول تم اسے خوب غور سے پڑھ کر سمجھ لو۔ اور جو کچھ تفصیل اس اجمال کی معلوم ہو سکے ہمیں تحریر کرو۔ اور ہماری ہر لایوں کا یقین رکھو۔ دیگر آگے کیا یہ شخص دس لاکھ کا کوئی دینہ کھونا چاہتا ہے یا کوئی خزانہ جانتا ہے جہاں اتنا روپیہ پوشیدہ ہو۔ یا کسی کو لوٹ کر لانے کا ارادہ کرتا ہے؟ اس شخص سے ان تمام باتوں کا جواب طلب کیا جائے۔ یہ حکم کس قدر احتیاط اور دانشمندی پر دلالت کرتا ہے حسن نظامی (عرضی نمبر ۴۴)۔ تاریخ نہیں آخری حکم کی تاریخ ۱۸ جولائی ۱۸۵۷ء (۱۷ چودھویں ایام بکھش و دیگر جملہ برف دالان) سکھنور بادشاہ جہاں پناہ انود بانہ گزاش ہے کہ قلام درودولت کے تبدیلی نہ کرو۔ حال میں جو فوج آئی ہے اس نے غلاموں کے مکانات کے پاس ہی غیمے نصب کر رکھے ہیں۔ اور یہ برف کے کھنوں سے بالکل ملحق ہیں جو ترکمان دروازے کے سامنے ہیں۔ ہڈیوں میں اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ کیونکہ ان کے مکانات کی چوبی چیمیں اکھاڑ اکھاڑ کر یہ لوگ کھیلے جا رہے ہیں۔ اور کئی باشندوں نے اپنی جان کو معرض خطر میں دیکھ کر اپ جگہ

کو چھوڑ بھی دیا ہے۔ لیکن ندوی تادم موجود ہے۔ اور محض اس وجہ سے کہ جو برف حضور کے آباد خانے کو بھیجی جاتی ہے وہ غلام ہی کے کتوں سے جاتی ہے اعلیٰ حضرت تمام مخلوق خدا کی پاسبانی کرتے ہیں۔ لہذا عرض گزار امیدوار ہے کہ مادہ گنج جانہ اور اجبے پور مع جنت منتر جو راجہ جے منجھ کا ہے۔ اور ترکمان دروازے کے متصل ہے اور جس کی دیواریں ہنوز محفوظ ہیں۔ براہ الطاف و اکرام سے بخش دیجائیں۔ اور بریلی سے آئی ہوئی افواج کے نام ایک پروانہ جاری کیا جائے کہ باز رکھنے کی کوشش نہ کریں تاکہ حضور کا غلام بجائے پناہ پا کر شب و روز حضور کی ترقی و اقبال کے لئے دعا کرتا رہے۔ نیز عرض ہے کہ افسروں کے نام حکم جاری کیا جائے اس پر حضور کی مہر خاص ثبت ہو۔

عرفیہ غلام امام بخش و جلد برف ڈالان۔

فرمان نمبر ۲۰ ترجمہ فرمان بنام نواب نجیب آباد از دہلی۔

حکم بادشاہ کے ہاتھ } مہر۔ ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ } امیر الدولہ
کاپٹل سے نکھا ہوا } بادشاہ غازی ۱۲۵۳ ہجری دیکھ جلوس } حصار الملک

محمد محمود خان بہادر مظفر جنگ ہمارے ملازم خاص، مورد الطاف و جہداشت ہماری ہرمانیوں کے مقصود۔

جانو کہ تم خاص ملازم کو معنی شغل بر حالات مفصلہ، مع تفصیل ضلع کے تمام پرگنوں کی خراب حالت کے جو لٹیروں اور بد معاشوں نے کر رکھی ہے اور اسناد کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ جتنے بیدل و سوار مل سکیں بھرتی کر کے حالت درست کی جائے اور سرکار شاہی کے آبائی لشکر اور ہونے پر مایہ دولت کی توجہ مبذول کرانا اور یہ کہ بدستور سابق اس جانب کی توجہ شاہی پھر اس ضلع پر ہو جائے ملاحظہ سے گذری۔ حقیقتاً غلام خاص کا جد اگدشتہ سلاطین کے وقت سے

ہمیشہ موؤد عنایت رہے ہیں۔ اور تم غلام خاص کو ہم خاص الخاص عنایت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے ہیں۔ نورحشی مرزا شاہ رخ کی خدمت بجالانے رہے ہو۔ یہ بیان ہے سلوکوں کا جو مرزا شاہ رخ فرزند شہنشاہ سے دس برس قبل رد میکلہند میں شکار کے موقع پر کئے گئے تھے، پس تم ہماری خاص عنایتوں کے سزاوارکے اگر تم اپنی گزشتہ اعلیٰ خدمات کے ساتھ ہی ساتھ اب بھی بڑھ کر خدمتیں انجام دو گے تو طلب شاہی بہت زیادہ کر دیا جائیگا۔ اور تمام ضلع کا انتظام تمہارے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ تم نے عرضی میں خواہش کی ہے منظور فرمایا جائیگا۔ تاوقتیکہ ایک پختہ سند جاری نہ کی جائے۔ تم ضلع کی آمدنی اپنے پاس جمع رکھو۔ اور افواج افسران محکمہ آمدنی کی تنخواہ دیکر بقیہ ہمیں ارسال کرو اور ساتھ ہی خزانہ دیگر اسباب، گھوڑے جو معقول تعداد میں انگریزی فوج کی فراری کے بعد تمہارے ہاتھ آئے ہیں انہیں تم مع تفصیل مرتوبہ بدست مقرر اس روانہ کرو۔ اور دو سو اربان شاہی ہمراہی کر دو تا کہ تمہاری کارکردگی جانچی جاوے اور ترقی دی جائے۔

۲۸ ذی قعدہ سبت دیکم سال جلوس خود بدولت مطابق ۲۱ جولائی، ۱۸۵۶ عررضی نمبر ۱۰ تاریخ نہیں۔ آخری حکم کی تاریخ ۲۲ جولائی، ۱۸۵۶ء از کریم بخش عررضی حضور بادشاہ غلام محمد اکرم گنہگار بنانا تھا ہے کہ آٹھ یا دس روز ہونے لگیا یہ یوں پیدل کے خیر غلام جو اہر بخش نے سرک سبکی قاضی کے حوص سے فدوی کی پھر مادیان چرائی ہے غلام نے پانچ روز تک بڑی وقت اور تلاش کے بعد اس مادہ پھر کا پتہ لگایا اور جو اہر بخش مذکور نے گیارہ روپے لینے کے بعد اسے واپس کیا۔ تین روز کے بعد پھر مذکورہ خنبہ نوپس اپنے ایک ہمراہی کو لئے ہوئے غلام کے مکان پر آیا جو ترکمان پولیس کے حلقے میں ہے۔ اور بطور مجرم گرفتار کر کے مرزاخیر سلطان بیگ ڈاکٹر پیادہ و جینٹ نمبر اسکے روبرو پیش کیا۔ ڈاکٹر نے غلام کو حوالات کروایا

اور کہا کہ یہ اسی کا رخیہ نویس کا (نچر ہے) پس یا تو اسے ملا کر چھوڑ جائے ورنہ حوالہ
رہے۔ چنانچہ فدوی نے اپنی قریب المرگ اہلیہ کو چھوڑ کر فی الفور لیجا کر اس کے
حوالے کیا۔ اور گیارہ روپے اس نے مجھے واپس کر دیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ
پانچ مہینے گزرے جبکہ غلام نے مویشی مذکور کو رمضان خاں رسالدار پانچواں
ترب رجسٹری نے قاعدہ سواران نمبر ۷ سے جو دہلی کے باشندے ہیں خرید کیا غلام
یعنی ہے کہ اعلیٰ حضرت بجا ظغریب پروری و حفاظت خلق جو حضور کے خاص
او صاف ہیں رسالدار مذکورہ اور ان کی رجسٹری کے چار پانچ انسروں سے
تحقیق فرمائیں تاکہ غلام انصاف کو پہونچے اور ہمیشہ اعلیٰ حضرت کی ترقی سلطنت اور
اقبال کا دست بدعا رہے واجب تھا عرض کیا۔ (اقبال سلطنت کی دعائیں)
عمری کترین کریم بخش عرف نھو مالک نچر اور انصاف کا خواستگار۔

فرمان نمبر ۲۱۔ مورخہ ۲۳ جولائی، ۱۸۵۰ء "پیارا دہ رجسٹری نمبر ۱ کے انسروں
بادشاہ کا دوستی حکم سیما ہی کا لکھا ہوا (کے نام ایک حکم جاری کیا جائے)
پشت پر ایک گوشے میں نوٹ۔ مقدمہ ہذا میں حکم نہیں جاری کیا گیا۔"

کریم بخش عرف نھو اہمارے زمانے میں زندہ تھے اور بڑے مقدمہ باز مشہور تھے۔
دہلی کے مشہور جج مسٹر کلیفٹون کی عدالت میں ان کا بار بار جانا ہوتا تھا۔ ایک دن
مسٹر کلیفٹون نے ظرائف سے کہا کہ کریم بخش کے نام کا کات کہتا ہے کہ یہ مقدمے
بازی کا کتب و قطب ہے

کریم بخش نے جواب دیا کہ حضور کے نام کا کات کہتا ہے کہ آپ تطہر لا قطب
ہیں۔ الغرض نچر کے قصبے کو بادشاہ تک چھو پچا نا ان کی مقدمہ پسندی کا
ابتدائی شوق سمجنا چاہئے۔ (حسن نظامی)

فرمان نمبر ۲۲۔ بدھ رخصہ ۲۲ جولائی، ۱۸۵۶ء بنام مرزا مغل { نمبر ۲۲ }
 حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پیس کا لکھا ہوا { فرزند شہرہ آفاق دلاؤ
 مرزا ظہور الدین عرت مرزا مغل بہادر۔ جالو بہت دنوں پہلے کچھ سواری
 لے حیات بخش و مہتاب باغ میں بود و باش اختیار کی تھی اور بوجہ مجروح
 ہونے کے ان لوگوں سے ہمارے باغ بھرے ہوئے تھے۔ پھر فرمان شاہی
 سے انہیں وہاں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اور اب تقریباً دو سو سپاہی جو نمبر ۵۴
 پیادہ و جہت کے ہیں اور ایک دیسی ڈاکٹر مع اپنے اہل و عیال کے پھر وہاں
 مقیم ہو گئے ہیں۔ اور جب تک وہ وہاں سے نہ ہٹیں گے ہمارے باغات
 کو پہلے کی طرح نقصان پہونچتا رہیگا۔ اور علاوہ ازیں ہماری سواری جب
 کبھی اُدھر سے نکلتی ہے تو بڑی وقت پیش آتی ہے۔ پس فرزند تمہیں ہدایت
 کی جاتی ہے کہ افسران عدالت سے مل کر ان سپاہیوں اور دیسی ڈاکٹر
 کو وہاں سے ہٹانے کے متعلق گفتگو کرو۔ امید ہے کہ ایسا کر کے ہماری خوشنودی
 کو قائم رکھو گے۔ ہماری ہر بایںوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر ۱۸۔ مؤرخہ، ۱ جولائی، ۱۸۵۶ء { از شیو دیال و شادی رام
 سوداگران محضور بادشاہ جہاں پناہ! نہایت ادب و اہتمام سے
 کہ بد معاشوں کا بڑا بھاری گروہ فدویوں کی دکان متصل کشمیری دروازے
 پر آتا ہے۔ اور بہت بڑی کارروائیاں کرتا ہے بعض اوقات چیف پولس
 افسر کو اور بعض اوقات سپاہیوں کو بلاتا ہے اور فدویوں پر الزام لگاتا
 ہے کہ دشمنوں سے سازش کی ہے اور انہیں رسد پہونچاتے ہیں حضور کو
 معلوم ہو کہ فدویان خانہ زاد غلام ہیں اور ایسی کارروائیوں سے ان کی
 بربادی یقینی ہے۔ پس بقی ہیں کہ ہماری دوکانوں پر سرکاری قفل لگا دیے

جائیں تاکہ ہمیں بھی امن و چین نصیب ہو۔ اور دوکانیں بھی محفوظ و
 مامون رہیں۔ (رتزقی جاہ و سلطنت کی دعائیں)

درخواست گزاریندہ غلام شادی رام شیو دیال سوداگر ان -
فرمان نمبر ۳۳ { بنام مرزا امغل } درخواست کنندگان
 پنسل کا لکھا ہوا بادشاہ کا دستِ حکم کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔
 پشت پر نوٹ - "نمبر ۵۵"

پشت پر حکم بدوں دستخط یا مہر کے صرف مرزا امغل کا حکم ہے۔
 عرضی ہذا آج پہنچی جس پر بادشاہ کا تحریری حکم تہیہ انتظام کیا جائے
 سائلوں کی استدعا ہے کہ ان کی دوکان پر سرکاری قفل جڑ دیا جائے۔
 پس حکم دیا جاتا ہے کہ چیف پولیس افسر کے نام ایک حکم جاری کیا جائے کہ
 درخواست کنندوں کی دوکان پر سرکاری قفل جڑ دیا جائے اور انکی خبر گیری کی جائے
فرمان نمبر ۳۴ مؤرخہ ۲۲ جولائی، ۱۸۵۶ء { بنام نشان اولوالعزمی
 حکم جس پر شاہی عدالت کی ہر تہیہ } چیف پولیس افسر دہلی
 پانچ غلاموں میں سے جنہیں تم نے روانہ کیا ہے۔ ڈیڑہ میں دو کے فائل موجود ہیں
 تفصیل ذیل میں درج ہے۔ لیکن یہ تین کے فائل یہاں موجود نہیں۔ پس اگر
 تہا رے پاس عدالت شاہی کی کوئی تحریری رسید یا تہہ گم ہو جانے ان تینوں
 فائلوں کے موجود ہو تو عدالت ہذا میں پیش کر دو آئندہ کے لئے خیال رہے کہ
 کوئی بھی ملزم جو عدالت میں پیش کیا جائے فرد ارتکاب جرم بھی اسکے ہمراہ ہونی چاہئے
 فہرست مقدمات

فائل موجود ہیں

مقدمہ گماٹی مدعا علیہ - مقدمہ رحم اللہ مدعا علیہ

قابل موجود نہیں۔

ہر سکھ - غلام علی - خدا بخش

جواب مبارک شاہ چیف پولیس افسر شہر جو حکم بالا کے پشت پر لکھی ہے
محضور بادشاہ سلامت

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء

حکم ہذا میں جو کیفیت طلب کی گئی ہے علیحدہ درخواست میں مذکور
ہے جو اس کے ہمراہ تھی کو دی گئی ہے۔

درخواست بندہ مبارک شاہ چیف پولیس افسر دہلی

سید مبارک شاہ کی درخواست سختی شدہ حسبکا حوالہ ادا ہو دیا گیا ہے

مورخہ ۲۴ جولائی، ۱۸۵۷ء

محضور بادشاہ جہاں پناہ!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ بندگان عالی کامراسلہ کہ پانچ ملزم جو چیف پولیس
آفس شہر سے پیچھے گئے تھے پہونچے اور یہ کہ ان میں سے ہم اللہ اور گمانی کے
مقامات کی فائلیں عدالت شاہی میں ہیں۔ لیکن غلام علی، ہر سکھ، اور خدا بخش
کی فائلیں دستیاب نہیں ہوتیں۔ اور اس لئے ہدایت کی گئی کہ اگر کوئی ہمت
شاہی کی تحریری رسید یہاں موجود ہو تو پیش کر دیں۔ اور آئندہ ملزمین
کے ساتھ ہی ساتھ فردارنگاب جو اسم بھی روانہ کیا جا کرے۔ لہذا ان کی
تفصیل حسب ذیل محاضر کی جاتی ہے۔

ہر سکھ کو ماتحت پولیس افسر الہ آباد نے مفد انہ ذریعے سے معاش حاصل
کرنے کی بنا پر مشتبہ جان کر گرفتار کیا ہے اور ملزم موافق معمول اس پولیس
اسٹیشن کو بھیجا گیا۔ لیکن چونکہ کوئی مدعی پیدا نہ ہوا اور نہ اس کے پاس
سے کوئی مال مسروقہ برآمد ہوا۔ اس لئے اس کے مقدمے کے کاغذات تیار
نہیں کئے گئے۔ غلام علی کی بابت تحریری غلطی کی بنا پر یہ نام لکھا گیا اور نہ

اس کا اصل نام محمد ہے تفصیل یہ ہے کہ وہ چاندنی چوک پولیس اسٹیشن سے میرے پاس بھیجا گیا ہے۔ اور اس کے ہمراہ ایک مراسلہ بھی تھا جو ظاہر کرتا ہے کہ اس کے مقدمے کی بنائیا ہے۔ اور اسٹیشن کے ذیل جو مال مسروقہ میں سے ہیں اس کے پاس برآمد ہوئیں۔

ظروف برنجی جو جتن جی کشمیری کا مال ہے۔

بھیڑ اور بکریوں کے چمڑوں کی جوتیاں، کپڑے، دیگر اشیاء جو غلام حیدر خاں کا مال ہے چیف پولیس اسٹیشن میں تحقیقات کی گئی، ماتحت پولیس انسپکٹر تحریر سے جرم ثابت ہو گیا۔ نیز گواہوں نے اظہار دیا اور خود غلام علی نے اقبال کیا کہ اس نے چوری کی ہے۔ بعد مدعی سے کئی رسیدیں لے کر اور پہلے خوب اس کی ملکیت کی تحقیق کر کے وہ مال مدعی کو دیدیا گیا۔ ماتحت پولیس اسٹیشن سے جو رسالہ آیا تھا وہ بھی حضور کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ملزم کے مقدمے کی بابت میری رپورٹ میں بتا دیا گیا ہے کہ یہ شخص ترکمان دروازے میں چوکیدار تھا۔ لیکن چاندنی چوک اسٹیشن کے محرر نے خاص اپنی مرضی سے اسے اسٹیشن کے کمرے میں منتقل کر دیا معلوم ہوتا ہے محرر کو چوکیدار سے اس قسم کے کام لینے تھے۔ چنانچہ روزنامے میں یہ رپورٹ مندرجہ ذیل ہے: ۱۸۵۶ جولائی، ۱۸۵۶ موجود ہے۔ خدا بخش کے مقدمے کی نسبت عرض ہے کہ اس پولیس اسٹیشن کے روزنامے میں جو حوالجات درج ہیں ان کی تحقیقات کر لی گئی ہے۔ تاریخ اندراج ۱۸ جولائی، ۱۸۵۶ ہے۔ خدا بخش رسالے کے سوا ملزم کو اس بنا پر گرفتار کیا تھا کہ وہ ناجائز طریقے سے کسب معاش کرتا ہے اور پھر یہاں پولیس اسٹیشن میں لے آیا۔ رسالے کے سوا ملزم نے نہ لے لیا تھا نہ لے لیا تھا۔ لیکن اسے اپنا پستول عاریتاً دیدیا تھا اور ملزم نے زبردستی نہ لے لیا تھا۔ لیکن اسے اپنا پستول عاریتاً دیدیا تھا اور ملزم نے زبردستی نہ لے لیا تھا۔ لیکن اسے اپنا پستول عاریتاً دیدیا تھا اور ملزم نے زبردستی نہ لے لیا تھا۔

عرضی نمبر ۱۹۔ مورخہ ۲۳ جولائی، ۱۸۵۷ء [از مرزا امغل] {عالی خدمت
جناب بادشاہ سلامت جہاں پناہ! خداوند اگزارش ہے کہ چودہ
میانہ تھوڑے مع چند میگزین گاڑیوں کے کچھ پیادہ سپاہی گرفتار کر کے
خادم کے پاس لائے ہیں۔ گاڑیوں کا بیان ہے کہ یہ تھوڑے ان کی ذاتی ملکیت
ہیں۔ ان کے بیان کی صداقت بغیر تفتیش نہیں ہو سکتی۔ فدوی عرض پر داز ہے
کہ اگر اسے ہدایت کی جائے تو وہ بدوں مزید تحقیقات کئے ان گھوڑوں کو شاہی
توپ خانے میں داخل کرے ان میں سے بعض توپیں کھینچنے کے لائق ہیں اور بعض
چھوٹے دست تدارک بالکل ناقابل ہیں۔ اگر حضور کی رائے عالی ہو تو یہ گھوڑے
اس وقت تک رکھے جائیں جب تک باقاعدہ تحقیقات جاری رہے اور بعد
وہ ملاحظہ شاہی کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اعلیٰ حضرت کی ہدایتیں مع دستخط
کے ارسال فرمائی جائیں تاکہ آگے کارروائی کی جائے ضروری تھا اس لئے عرض کیا
وزخواست فدوی ظہور الدین۔

حکم شہی پیشل سے لکھا ہوا

نمبر ۸۵۹

کارروائی جاری رکھو اور نتیجے سے ہمیں اطلاع دو۔

نوٹ زیر حکم، ۲ جولائی ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی نیت کس قدر اچھی تھی۔ میرزا امغل گھوڑوں
کو بغیر تحقیقات کے فوجی ضرورت کے لئے غضب کرنا چاہتے تھے۔ مگر بادشاہ نے
تحقیقات پر زور دیا۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۲۰۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۵۷ء [از مبارک شاہ چیف پولس افسر شہر
بھنور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التجا ہے کہ آج بوقت دوپہر اطلاع ہوئی

ہوئی تھی کہ پیدل سپاہیوں کے اکیٹھ گروہ نے الوپی پر شاد و رام لال بھٹیوں کے مکان توڑ ڈالے ہیں۔ اور انگریزوں کی تلاش کے بہانے اندر گھس گئے ہیں میں نے فوراً اپنے اسسٹنٹ کو روانہ کیا کہ ان لوگوں کو تشدد سے باز رکھا جائے۔ لیکن پھر بھی میں مطمئن نہ ہوا تو اور امرد اور دانہ کی نائیب نے مخوفی دیر میں واپس آکر اطلاع دی کہ رجسٹ کے افسر نے اسے واپس کر دیا ہے اور یہ کہا کہ وہ خود امن قائم رکھیں گے اسسٹنٹ چیف پولس افسر کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے ابھی معام ہوا ہے کہ وہاں نہ تو کوئی مشتبہ مال برآمد ہوا اور نہ کوئی انگریز پایا گیا۔ بلکہ اٹھ مکان کے مالکوں کا نقصان ہوا جس کا شمار کرنا دشوار ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ سپاہی دواؤں کو اپنے ہمراہ گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔ اور واردات مذکورہ میں فتنہ و شر پکپکایا گیا اور تلاش کے بہانے سے ایسا سلوک کیا گیا۔ ایسی کارروائیوں سے رعایا میں سنے چینی اور ناراضگی پھیل رہی ہے۔ آج کل محض مخبروں کے بیان پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ خانہ تلاشی نہایت نرمی اور اخلاق سے کی جانی چاہئے جس میں چار پانچ معتد انتخاص پولس کے انتظام سے تلاش کریں۔ میں اس کے ہمراہ ایک درخواست ارسال کرتا ہوں تاکہ حضور عالی کے فیصلہ کن ہاتھوں یہ معاملہ طے ہو جائے۔ واجب مٹھا عرض کیا۔ در ترقی اقبال شاہی کی دعائیں)

درخواست خادم سید مبارک شاہ چیف پولیس افسر
ہنر چیف پولس افسر مقام دارالسلطنت شاہجہاں آباد
بادشاہ کے ہاتھوں کا پس سے لکھا ہوا حکم

مرزا مغل۔ فی الفور افسران رجسٹ کو یہاں بھیجا جائے۔ اور ان غریبوں کو رہ کر دیا جائے۔ رنجاری رعایا اور پچارا بادشاہ مجبور نہ تھا۔ فوج کسی کا حکم نہ مانتی تھی۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۲۱۔ مورخہ ۲۶ جولائی، ۱۸۵۷ء { از امام احمد حسن ان سوار
 حضور ظل سبحانی جہاں پناہ! نیاز مندانہ عرض ہے کہ فدوی کا گھوڑا
 ببکبکیم پھٹ جائے کے بالکل ناکارہ ہو گیا ہے۔ چونکہ خانہ زاد پر حضور کی عنایت
 قدیمی ہیں۔ لہذا انکو ارٹتی ہے کہ ایک ماہ کی رخصت دیجائے تاکہ وہ کوئی اور
 گھوڑا تلاش کر لائے (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں)
 عربیہ کمترین خانہ زاد امام احمد خاں بارگیر بقیاعدہ سوار متعلق محکمہ تنخواہ
 بادشاہ کے ہاتھ کا پینل کا حکم

انصران محکمہ تنخواہ۔ ایک ماہ کی رخصت دیدی جائے۔

رسمولی باتوں کو بھی بادشاہ تک پہنچانے میں بدخواہان سلطنت کی یہ حکمت عمل
 پوشیدہ تھی کہ بادشاہ پر کام کا بوجھ پڑے اور وقت کم ہو۔ اور وہ ضروری کاموں
 میں وقت نہ دے سکیں۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۲۲۔ تاریخ نہیں حکم شاہی کی تاریخ ۲۸ جولائی، ۱۸۵۷ء { از سالگ نام انگلیشیان
 نبالی خدمت حضور بادشاہ جہاں پناہ! نیاز مندانہ التجا ہے کہ غلام کی
 بیل گاڑیاں مسافروں اور پارسلوں کو دہلی اور ستھرا کے درمیان لیجا یا کرتی ہیں
 اور فوجوں کی بغادت کے وقت سے غلام کے تمام کاروبار درہم برہم ہو گئے ہیں
 ایک بھری ہوئی گاڑی جو ستھرا سے آ رہی تھی عرب سدا کہیں بوجھ ملک کی نازک
 حالت کے روک دی گئی تھی۔ جن لوگوں کے ذمہ وہ گاڑی تھی وہ لوگ ابھی تک
 حفاظت کر رہے ہیں۔ اور اب غلام سے التجا کرتے ہیں کہ اسے دہلی لے جاؤں غلام
 اعلیٰ حضرت کی مہربانی اور خبر گیری پر بھروسہ کر کے التجا کرتا ہے کہ اس کے لئے
 ایک چہر اسی عنایت کیا جائے تاکہ گاڑی مذکورہ کو سبرائے سے بحفاظت لے
 آئے۔ اور پھر حرم حضور کی دراندیشی عمر و خوش اقبال کی دعا کرے گا۔ واجب

مخا عن کید و ترقی سلطنت کی دعائیں)

عریفہ ندوی سالگ رام مالک ہیں گاڑیان۔ رعایا کے شاہی۔ باشندہ دہلیہ
پشت پر حکم معہ مہر شاہی

”حکم دیا جاتا ہے کہ پولیس افسر رپورٹ لکھ کر روانہ کریں“ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء
علیحدہ پرنس پر سالگ رام کی عرضی کا اقتباس درج ہے جس پر پولیس افسر کی رپورٹ
”ایک گاڑی ملکیت درخواست کنندہ عرب سرائے میں کھڑی ہے“
اجرائے حکم شاہی

میرزا مغل بہادر۔ ایک چہر اسی سالگ رام کے ہمراہ کر دیا جائے۔ اور
گاڑی بھانٹ شہر میں منگوا دی جائے۔

پولیس افسر کا اطلاع نامہ کہ حکم بالا پر عملدرآمد کیا گیا

مختصر بادشاہ جہاں پشاو! عایجا لا بموجب فرمان حضور والا ندوی
نے گاڑی کو تار ابرہمن سے لے کر مدعی کو دیدی ہے اس کی رسید اطلاع ہذا
کے ہمراہ ملفوف ہے۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء درخواست ندوی خواجہ
نفیر الدین خاں پولیس افسر بہادر پوٹیم عرب سرائے ذاتی مہر پولیس افسر بہادر پور
پولیس اسٹیشن کی مہر۔

سالگ رام کی رسید جو پولیس افسر کی اطلاع کے ہمراہ ہے۔

مینک سالگ رام ولد موتی رام ذات برہمن سکندہ دہلی ایک گاڑی تار ابرہمن پوٹیم عرب سرائے
کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ اب معرفت پولیس افسر بہادر پور جو عرب سرائے میں
رہتے ہیں بموجب فرمان اعلیٰ حضرت نقل سبجانی وصول پائی۔ میں رسید لکھتا
ہوں تاکہ سند رہے اور وقت پر کام آئے۔

مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء۔ دستخط گوالران خط ہندی شیکے نام چھوٹا اور میڈاٹیں

”کاغذات دوکان عرسبرائے“ سالگ رام کا تصدیق نشان۔
 پولیس افسر کے اطلاع نامے پر بھی حاشیہ پر سالگ رام کی رسید لکھی ہے
 مگر اس پر مہربا نہ تھپ نہیں ہے ”قابل داخل دفتر“ مورخہ ۳۰ جولائی، ۱۸۵۶ء
 اس قسم کی معمولی عرضیاں بادشاہ تک پہنچانی اس بات کو ظاہر کرتی ہیں
 کہ بادشاہ کو بہت کم تعلق ان معاملات سے تھا اور فوجی حکم شاہی ہر سے بخیر
 میں فائدہ اٹھاتا تھا اور نہ ایک آدمی لاکھوں کاموں پر کیونکر متوجہ ہو سکتا ہے جس نظامی
 عرصہ نمبر ۲۲ تا ۲۳ نہیں ہے آخری حکم کی تاریخ ۳۰ جولائی، ۱۸۵۶ء اور
 ٹیڈی خاں کسان قلعہ کہنے۔ مجسمت حضور بادشاہ جہاں پناہ!
 مؤدبانہ گزارش ہے کہ خادم ایک غریب کسان ہے اور حضور کی قدیمی رعایا
 میں سے ہے اور تا بعد از اپنے کاشتکاروں کے برخلاف فصل خریف کی لگان
 وصول کرنے کا دعویٰ دائر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جب انہیں کہتا ہے یہ لوگ
 آج کل کہہ کر مال دیتے ہیں۔ اس لئے عرض کر کے امیدوار ہے کہ جہاں پناہ
 اپنے سایہ حمایت میں جگہ دیں اور افسران قلعہ کہنے کو حکم دیں کہ وہ روپیہ
 وصول کروں تاکہ تا بعد از قسط بابت آراضی شاہی ادا کر سکے۔ فدوی یہ
 بھی عرض کرتا ہے کہ اگر اسے اختیارات دیدیئے جائیں تو وہ اہل موضع سے
 لگان کی وصولی بالکل پٹواریوں کے کاغذات کی بموجب کر دیگا اور حضور
 کی جناب میں پیش کر دیا کریگا۔ اس وقت موضع مذکورہ بالکل تنہا حالت
 میں ہے اور جب وہ خزانہ شاہی میں داخل کر دیا جائیگا تو یقیناً غلام
 کی بہت عزت افزائی کی جائیگی۔ نیز عرض ہے کہ جب غلام کساؤں سے
 تخم ریزی کے لئے آئندہ فصل کے قیام کو مد نظر رکھ کر کہتا ہے تو وہ بالکل شنوائی
 نہیں کرتے اور جو لوگ کہنا مان کر زمین جوتے یا بونٹے ہیں تو فوجی آدمی اور

شہر بان وغیرہ اسے برباد کر دیتے ہیں جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ کسان گناہیں
چرائے چلے گئے تو کھیتوں میں گھس جاتے ہیں اگر غلام انہیں روکتا ہے تو
قصداً تاراج کرتے ہیں۔ غلاموں کی بربادی و حفاظت حضور عالی کے ہاتھ
ہے۔ لہذا عرض ہے کہ پانچ سوار اور ایک افسر تاجدار کی حفاظت و سلامتی
اور اسے مدد دینے کے لئے مقرر کیا جائے تاکہ وہ کاشتکاری شروع کر سکے
اور اگر اعلیٰ حضرت چاہیں تو ایک ہینہ یا پندرہ روز کے بعد انہیں واپس
بلالیں۔ اگر نہیں ہوگا تو ہم غریب کسان کیونکر موجودہ فصل کی قسط شاہی ادا
کریں گے اور اپنی بیوی بچوں کو پرورش کر سکیں گے؟ بہر حال حضور مالک
ہیں۔ درتزی جاہ و سلطنت کی دُعائیں!

عرصی فدوی ڈنڈیا خاں کسان سکنتہ قلعہ کہنہ قدیم منگو اور شاہی۔

حکم شاہی پٹیل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ افسران پیدل رجمنٹ مقیم قلعہ کہنہ کو قطعاً تاکید کی جائے کہ ہماری
رعایا کی کھیتی کو کوئی نقصان نہ پہونچائیں۔

پیشانی پر ایک گوشے میں دستخط شاہی

حکم بغیر دستخط و مہر ظاہر مرزا مغل کا حکم ہے: ”قلعہ کہنہ کے کسانوں

کو طلب کیا جائے“ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ کا حکم تعمیل کیا گیا کسانوں کے طلب کرنے کی ضرورت نہیں“ بہر جولائی ۱۸۵۷ء

حکم کے نیچے نوٹ:- افسران پیدل رجمنٹ و ساتویں سواروں کے

نام احکام جاری کئے گئے جو قلعہ کہنہ میں مقیم ہیں، کسانوں کو معلوم نہ

سقا کہ فوجی ضرورت ہندوب دہانے میں بھی اس قسم کی بے عزتیاؤں کا

سبب اب کہنے سے قاصر رہتی ہے۔ حسن نظامی

عرفی نمبر ۲۲ - مؤرخہ ۶ اگست، ۱۸۵۵ء اور مرزا مغل و مرزا شیر سلطان
 حضور بادشاہ جہاں پناہ انہایت ادب سے درخواست ہے کہ ملک کی آمد
 و رفت محدود ہو جانے کے سبب روپے کی بہت قلت ہے اور اگر کوئی محکمال نہ
 قائم کی گئی تو یہ بہت جلد نایاب ہو جائے گا۔ پس ہم متوجی ہیں کہ خداوند نعمت کے
 احکام جاری ہو جائیں۔ فدویان تمام ضروری انتظامات کر لیں گے۔ جو اس سے
 تعلق رکھتے ہوں گے اور سکڑا حلقہ شروع ہو جائیگا۔ اس کے ہمراہ ایک شخص
 کی درخواست ارسال کرتے ہیں جو محکمال کا جھیک لینا چاہتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے
 مراجع خسرواۃ سے ہمیں امید ہے کہ اس کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا
 جائیگا۔ واجب جان کر عرض کیا (ترقی سلطنت کی دُعائیں)
 عرضی فدویان محمد ظہور الدین و مرزا محمد خیر سلطان
 بادشاہ کا حکم پیل کا لکھا ہوا

منظور کیا گیا

فرمان نمبر ۲۶ - مؤرخہ ۶ اگست، ۱۸۵۵ء بنام بدر الدین خاں مہرکن
 انہیں بہترین ہرنیہ کر کے ہمارے حضور میں پیش کرنے کی تاکید کی جاتی ہے جو
 مشیر سلطنت و قار الملک بابدولت کے خادم محمد بخت خاں لارڈ گورنر بہادر ناظم
 جملہ معاملات ملکی و فوجی کا نام مع القاب کے کندہ کیا جائے۔ اور موافق دستور
 میں سال جلوس ۱۲۱۱ بھی ہوگا۔

حاشیہ پر نوٹ: - بعینہ ہر شاہی کی طرح شاید مطلب یہ ہے کہ بالکل بادشاہ
 کی ہر جیسا کندہ کیا جائے۔

فرمان نمبر ۲۷ - مؤرخہ ۹ اگست، ۱۸۵۵ء بنام مرزا مغل و مرزا شیر سلطان
 شہنشاہ چیرکا بڈنگ چیت کی سرکاری ہرے گورنر مغل کے بالکل تعلق نہیں کیا

تمام افسران روانہ تھے رجسٹری نمبر ۳۷ ویسی پیدل معلوم کرنا چاہئے کہ میں نے سب سے پہلے خود اپنی زندگی سے بھی بیزار ہونے کے باوجود حتیٰ المقدور سپاہیوں کی وجوہی کو مد نظر رکھا ہے میں انہیں اپنے بچوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ اور اس لئے میں نے ان کی تمام صندوقوں اور خواہشوں کو پورا کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے میری زندگی کی کچھ بھی قدر نہ جانی اور میری ضعیف العمری کا کبھی بھی خیال نہیں کیا۔ انہیں لازم تھا کہ میری صحت و سلامتی کی حفاظت کرتے۔ کیونکہ میری صحت میں و مہدم انقلاب ہو رہا ہے اور اس کی خبر گیری حکیم احسن اشرفاں کے ہاتھوں ہوتی تھی جو ہر وقت ان تغیرات کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اب میرا خبر گیریاں سوا خدا کے کوئی نہیں ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ میری صحت میں ایسے ایسے تغیر واقع ہو رہے ہیں جن کا کبھی خیال بھی نہ گذرا تھا۔ تمام افسران اور سپاہیان اس معاملے میں مجھے خوش کریں جس طرح میں نے ان کی ہر ایک دزد کو پورا کر کے خوشی کا موقع دیا۔ اور وہ یہ ہے کہ حکیم صاحب پر سے پہرہ اٹھالیا جائے اور انہیں حوالات سے آزاد کر دیا جائے تاکہ وہ میرے پاس آزادانہ آئیں جائیں۔ اور جب ضرورت ہو تو میری نبض دیکھیں۔ اگر دشمن انہیں بہکاتے ہوں تو کہو ان کے فریب میں نہ آنا چاہئے۔ بلکہ اگر کوئی حکیم صاحب کے خلاف کچھ کہے تو اس سے کہو کہ تحریری شہادت لکھ کر دے اور دستخط کر کے یا ہر لگا کر دو۔ اور پھر تم تحقیقات کرو۔ اور اگر تمہیں ثبوت مل جائے کہ وہ دشمن ہیں تو تم سزا دے سکتے ہو۔ مزید براں جو مال تم حکیم صاحب کے گھر سے لوٹ لائے تھے وہ بادشاہ کا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس تمام مال کا پتہ لگا کر ہماری جنابیں حاضر کرو اور وہ لوگ جن کے اشتغال دلانے سے مال مذکورہ لوٹا گیا ہے مستوجب سزائے موت ہیں جنہیں عدالت سے سزا ملے گی اگر تم اس کو منظور نہ کرو تو تم مجھے

یہاں سے دست بردار ہونے دو۔ خواجہ قطب صاحب کی دو گاہ پر نجا و دین کر دیجو اور اگر یہ بھی نہ ہونے دیا تو تمام بندشوں سے آزاد ہو کر کہیں چلا جاؤں گا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ بے روک کر رکھیں گے دیکھوں گا وہ کیوں کر روکتے ہیں۔ انگریزوں کے ہاتھوں نہ مارا گیا تو تمہارا بے ہی ہاتھ سے مارا جاؤں گا۔ اور معلوم ہو کہ جو ظلم عوام پر روا رکھا جا رہا ہے یہ ان پر نہیں خود مجھ پر کیا جا رہا ہے پس تم پر لازم ہے کہ کسی صورت سے بھی اس کا اسناد کرو۔ ورنہ مجھے جواب صاف دیدو۔ میں ہیر انگل کو خود کشی کرونگا مزید براں نجد دیگر اشیاء کے حکیم صاحب کے مکان سے ایک چھوٹی سی صندوقچی بھی چوری گئی ہے جس میں ہماری ہیر شاہی تختی، راکٹ، ۶۱۵ سے بیفر ہیر کے کوئی کاغذ کارآمد نہیں ہو سکتا۔

وہ ایک خط ہی سرکاری وکیل کے تمام الزامات کو رفع کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور اس سے خطوط پر شاہی ہیر لگنے کا رد بھی عیاں ہو جاتا ہے کہ ہیر چوری جا چکی تھی اور اس پر فوج کا قبضہ تھا۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۳۴۔ مؤرخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء | بنام دفا دار دوائی محمد اکبر علیاں علیاں حکیم
حکم شاہی بغیر و تحظیا ہر کے (دفتر میں رکھنے کی نقل) | خود کو مورد عنایات مابدولت ماقبال
سمجھو اور معلوم کرو کہ مددگار پر شاہ و جسٹرا آراضی خلیفہ کے بیان سے
محمد خاں رسالدار کی ناجائز کارروائیوں کا جو تمہارے خلاف کی گئی ہیں اور تمہاری
حدود میں تاخت و تاراج کا واقع ہونا اور قرب و دور کے دیہاتی کسانوں کا تمہارے
مال و اسباب کا لوٹ لینا مابدولت کو معلوم ہو یا یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ سواروں
اور رسالدار کا قتل و غارت کرنا ان کی اپنی بد معاشی ہے۔ اس جانب کے خادم تمہیں تہا
کی جلاتی ہے کہ اپنی جلسہ سکونت قدیمی میں پیش جاؤ اور ہمارے احکام شاہی پر دست و عمل پیرا
ہو جو ہر کار بند رہنے سے تمہیں فوائد و منافع مینار حاصل ہونگے ہماری ہمتیوں پر بھروسہ رکھو۔

پشت پر نوٹ: "نقل ے لی گئی"

عرضی ۲۴ - تاریخ نہیں ہے۔ دفتر کی تاریخ ۱۸ اگست، ۱۸۵۰ء {محبذور بادشاہ جہان شاہ} مؤدبانہ التماس ہے کہ محذور عالی نے حکم دیا تھا کہ پل کی مرمت کئے دے ورنہ وہ پیہ صرف کیا جائے۔ چنانچہ روزانہ مزدوروں کو شام کے وقت اجرت دیدی جاتی ہے اور چونکہ کسی کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا ہے۔ لہذا دوسروں کے خرچ کی ضرورت نہیں البتہ اسی صورت میں وہ بھی خرچ کر دینے جائیں گے۔ واجب تھا عرض کیا۔ ورنہ ترقی اقبال و ملت کی دعائیں) عرضی غلام مرزا ظہور الدین - تاریخ نہیں حکم شاہی

مرزا مغل - ضروری انتظامات کئے جائیں۔

پیشانی پر نوٹ: - ۱۸ اگست، ۱۸۵۰ء کو موصول ہوا۔
"فائل کر دیا جائے"

فرمان نمبر ۲۹ - مؤرخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۰ء {جام مرزا صفی سلطان حیدر} مراسلہ شاہی جس پر مہر شاہی ثبت ہے {مرزا صفی تہا سپ مرزا فہیار الدین} و مرزا اختر رشید قدر ولد مرزا عثمان قدر، معلوم ہو کہ تمام صوبوں و تباہیوں اور سختیوں کا جو تہیں صوبہ اودھ میں جمیل پیڑی ہیں حال معلوم ہوا۔ جیرت انگیز انقلاب واقع ہو رہے ہیں خدا کی مرضی یونہی ہے۔ ان تمام واقعات کو سن کر ہمیں حیدر صدر بہو پنجا۔ قادیان و لہلال نے اپنی مرضی پوری کی ہے اُس نے جو کیا اچھا کیا اور جو بعد میں ہو گا اچھا ہو گا۔ ہر حالت میں شاگرد صاحبزادہ ہو۔ ایک دوسرے سے بغض و عناد نہ رکھو۔ اور کھنڈ کے محلہ موسومہ امین آباد میں توقف کرو۔ اور موجود خطرات سے بچ کر اپنے دن کا ٹو۔ اللہم ارحمہم موجودہ نازک حالت اور چینی بنائید یزدانی فی اللہ ختم ہو جائیگی۔ چارہ مہربانیوں کا یقین رکھو۔

رکوتی بکھنے والے کی رُوح سے کہے کہ ہاں وہ سب ختم ہو گئیں اور کچھ بھی خوشی سمیت باقی نہیں رہا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۵۔ تاریخ نہیں ہے [از پیر بخش بیگ کسیرا محصور بادشاہ جہاں پناہ! نہایت ادب سے التجا ہے کہ حضور کے غلام نے ایک دوکان برتنوں کی محل کے پاس ہی کر رکھی ہے جہاں مطبخ شاہی کے برتن بھی درست ہونے کے لئے آتے تھے پیادہ سپاہیوں نے اسے برباد کر کے خود قبضہ کر لیا۔ اور اب تک ان کے قبضے میں ہے جسے وہ خالی نہیں کرتے پس حضور کا غلام اعلیٰ حضرت کی عثمانیوں کا اُسیدوار ہے کہ حضور غور فرما کر مرزا مغل کے نام ایک حکم جاری فرمائیں کہ وہ حضور کے غلام کے ہمراہ چلکر دوکان خالی کر دیں تاکہ تابعدار سابق دستور برتنوں کی مرمت شروع کر دے واجب سمجھ کر عرض کیا۔ مرقی اقبال و سلطنت کی دعائیں) فدوی پیر بخش بیگ کسیرا خادم سلطنت حکم شاہی پینل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ اس درخو است کے بموجب معالے کو درست کرادو۔

عرضی نمبر ۲۶۔ تاریخ نہیں ہے [از مرزا مغل محصور بادشاہ جہاں پناہ! گزارش ہے کہ ایک انگریزی داں سے ان کاغذات کا جو خوبروسائیس کے پاس پائے گئے تھے جر کر یا گیا۔ کاغذات مذکورہ سپاہیوں نے پیش کئے ہیں اور وہ اعلیٰ خدمات کے اسناد ہیں جو سائیس کو انگریزوں نے دیئے ہیں وہ سرٹیفیکٹ ملد چال چلن کے سرٹیفیکٹ کے دیئے ہوئے ہیں رباقی نام جو درخواست میں لکھے ہیں پڑے نہیں جاتے، تاریخ ۲۵ء ہے۔ ایک سرٹیفیکٹ نقش نام پڑھا نہیں جاتا، نے عمدہ خدمات کے صلے میں اس خوبروسائیس کو دیئے تھے تاریخ ۲۵ء

عرضی نمبر ۲۷۔ تاریخ نہیں ہے [از دوکانداران حجتہ۔ محصور بادشاہ

جہاں چنا ہوا نیا از مندرانہ التماس کہ سپاہیوں کی ایک جماعت ہماری دکانوں کے سامنے سکونت اختیار کی ہے اور اس وجہ سے فدیہ بان دوکانیں کھول نہیں سکتے۔ التجا ہے کہ از روئے انصاف تنظیم سلطنت کے نام احکام جاری فرمائے جائیں کہ سپاہیوں کو موجودہ جگہ سے ہٹا دیں۔ یاد دکانوں کا اسباب ملازمان اعلیٰ حضرت کے روبرو ہمیں دیدیا جائے رترقی اقبال کی دعائیں، عرضی غلامان دوکانداران چیتہ۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ دوکانداروں کو ان کی دکانیں دلا دی جائیں۔

عرضی نمبر ۲۸۔ بلاتایخ { از احمد خاں و محمد خاں حضور بادشاہ غریب پرورد و بانہ گذارش ہے کہ فدیوں نے ایک مکان مشتعل برکشاہ دالان و ایک کمرہ بیرون قلعہ تعمیر کیا ہے جو المینر و تالاب کے پاس سرکاری زمین پر واقع ہے اور جس کا محصول ہم دس یا بارہ سال سے حضور عالی کو دیتے رہتے ہیں۔ کل سے رجسٹر کے سپاہیوں نے حیات بخش باغ کو چھوڑ کر اور قلعہ سے نکل کر جبراً غلاموں کے مکان مذکورہ پر قبضہ کر لیا ہے ہم حضور کے نمکھڑا قدیم ہیں اور حضور کے مراحم خسروانہ سے اسید و امیں کہ ہمارا مکان جس پر ناجائز طور سے قبضہ کیا گیا ہے ہمیں واپس دلا دیا جائے۔ رترقی دولت و اقبال کی دعائیں)

درخواست کمترین احمد خاں و محمد خاں نقیب شاہی۔

بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا

مرزا مغل حکم جاری کیا جائے کہ سپاہی شہر سے باہر قیام کریں اگر انہیں فیل یا شامیانوں کی ضرورت ہو تو دیدیے جائیں۔ انہیں چاہئے کہ رعایا سے قیام

نہ ستائیں سرکاری خیموں اور شامیانوں میں سے جتنے ضروری ہوں دیدور۔
بادشاہ کے حکم کی نقل پشت پر سیاہی سے لکھی ہے۔
پشت پر نوٹے حکم تحریری جاری کیا گیا۔

رہ قدم قدم پر فوج کی خود سری اور شرارت اور بادشاہ کی مجبوری اور اپنی
رعایا سے محبت ظاہر ہوتی ہے۔ ناظرین خود سمجھتے جاتے ہوں گے حسن نظامی
عرضی نمبر ۲۹۔ تاریخ نہیں ہے { از بھوتیا زمیندار فرید آباد
محفوظ۔ جہاں پناہ بادشاہ سلامت مؤدبانہ التماس ہے کہ فدوی
فرید آباد کا زمیندار ہے اور تو م کا سنا رہے جو کچھ گزارش کرنا ہے یہ ہے
کہ پول کی مالگذاری دفتر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے پچاس ہزار روپیہ تاجا
موجود ہیں جنہیں راجہ بلب گڑھ کے چند ملازمان لینے گئے تھے مگر زمینداروں
نے انہیں روپیہ نہ لے جاتے دیا۔ لہذا فدوی ملتس ہے کہ ایک سو سو روپے اور
پچاس پیادے اس کے ہمراہ روانہ کر دیئے جائیں تاکہ وہ جا کر خزانہ مذکورہ
لے آئے اور لاکھ خزانہ شاہی میں داخل کر دے۔ واجب شفاعت من کیا۔
عرضی نمبر ۲۸ کے احکام عطا کئے جائیں۔

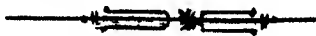
عرضی بھوتیا زمیندار فرید آباد

د بادشاہ کا پٹیل سے لکھا ہوا حکم

مرزا مغل۔ افسران فوج سے مشورہ کر کے فی الفور خزانہ لالہ کی تدبیر اختیار کرو
عرضی نمبر ۳۰۔ تاریخ نہیں ہے۔ { از بنی بخش محفوظ ظل سبحانی
طریب پرورد سلامت! مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور پر دافع ہے کہ انصاف
خلاق عالم کا پسندیدہ ہے۔ اور ظالمانہ کارروائیاں ممنوع، لہذا التجا ہے
کہ اگر اعلیٰ حضرت افسران فوج کو اجازت دیں گے جو حضور سے فیصدی عورتوں

مردوں اور بچوں کے قتل کا مطالبہ کرتے ہیں اور جن کے مسروں پر عرض معروض
سن کر اعلیٰ حضرت نے اپنا دست شفقت رکھا تھا تو حضور تو انہیں مذہب علیحدہ
ہو جائیں گے۔ افسران مذکورہ کو پہلے مفتیان شرع متین سے فتویٰ حاصل کرنا
چاہئے۔ اور اگر یہ قتل کرنے کی اجازت دیں تو وہ لوگ ان قیدیوں کو قتل کر سکتے
ہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت شرع نبوی کے خلاف کوئی حکم نہ دیں۔ اور اگر وہ لوگ اسے
منظور نہ کریں تو سب سے پہلے شاہی خاندان پر ان کو اپنا غصہ اُتارنا چاہئے۔ مجھے
یقین ہے کہ اعلیٰ حضرت کے فرمان کے بموجب مذکورہ بالا التماس کے پیرائے
میں افسران فوج کے نام جاری کر دیئے جائیں گے۔ واجب مجھ کو حضور کی جناب
میں عرض کیا۔ رترقی سلطنت کی دعائیں،

عزیز تالعبدار بنی بخش کا زندہ اعلیٰ حضرت عرش آرا مگاہ، تایخ نہیں ہے۔
رہنما بخش خاں صاحب کی اس درخواست سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمان اپنے
مذہب اسلام کی روسے عورتوں اور بچوں کے قتل سے کس قدر ناراض تھے کہ
بلاخون و خطر بادشاہ کو اس قسم کی عرضیاں دینے لگے۔ مگر فوج کی خود سری کے
سامنے کچھ نہ ہو سکا۔ انگریزوں کے قابو سے تو فوج نکل گئی۔ بچارے کم طاقت
بہادر شاہ کیا کر سکتے تھے۔ سرکاری وکیل مقدمہ بہادر شاہ کے الزامات کی تردید
اس خط سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ ان بنی بخش خاں صاحب کی مسجد دربارہ کلان
میں گلاب گندی کی دوکان کے برابر موجود ہے۔ اور اس عرضی کے صلیب میں گلاب
نے انکو گرفتار کر کے رٹائی دی تھی اور انعام بھی ملا تھا۔ اب اُن کے ایک پوتے
چیف کشتروہی کے دفتر میں کلرک ہیں۔ حسن نظامی



حکم مع ہر شاہی جو پہلی مہر سے مختلف ہے

بنام خادمان خاص مورد الطاف عنایت
مشیر کاغذی تار الملک محمد عبدالرحمن خاں
بہادر صفدر جنگ (روالی ریاست بھجر)

ابوظہر
سراج الدین
محمد بہادر شاہ بادشاہ
نئی الملتہ والدین

نوازشہ لئے خود بدولت برسد۔ اور جانو کہ متعدد و ناخوشگوار واقعات گزرنے
سے اور زیادہ عمر و کمزوری جسم کی وجہ سے ہم کاروبار سلطنت و ملک میں اب خل
نہیں دیکھتے ہماری خواہش باقی نہیں رہی ہے سوائے اس کے ایسے کام کریں جو
خدا اور مخلوق کی خوشنودی کا باعث ہوں اور بقیہ عمر یاد الہی میں گذار دیں پس
موجودہ رنج و مصائب کی وجہ سے ہمارا مسم ارادہ ہو گیا ہے کہ فقیرانہ لباس پہنکر
مع تمام خاندان تیموریہ کے ہجرت کر جائیں۔ پہلے خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ
علیہ کی درگاہ شریفیت پر حاضر ہوں۔ اور وہاں تمام ضروری انتظام سفر کر کے
مقامات متبرکہ مکہ و مدینہ زاد ہما الشہر شرفاً و عظیماً روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ اس
دنیا نے فانی کا کوئی اعتبار نہیں۔ تم غلام خاص ہو اس لئے لکھا جاتا ہے کہ فوراً
ہماری جناب میں حاضر ہو اور مع اپنے ہمراہیوں اور رفیقوں کے جن پر تمہیں قضا
کلی ہو جس طرح ممکن ہو ہم تک پہنچو۔ تمام اسباب شاہی کو یہاں لاؤ۔ اور پھر اگر
چاہو تو ہمارے ساتھ مقامات متبرکہ کو گھومنا۔ اور ایسی وزنی اشیاء جنہیں شہزاد
یہاں تک نہ لاسکیں اپنی جائے سکونت ہی میں چھوڑ دے جائیں۔ اور ان کی حفاظت
کے لئے تم اپنے کچھ خدمتگار متعین کر دو۔ اور ہماری ذات کی حفاظت کے لئے
سپاہیوں کی کافی تعداد مقرر کی جائے۔ تا وقتیکہ ہم بیت اللہ روانہ ہو جائیں
انصرام ضروری کے بعد تم اپنی جاگیر پر چلے جانا۔ ایسا کرنے سے تم ہماری خوشنودی
حاصل کرو گے۔ اور تمام عالم میں تمہاری شہرت ہو جائے گی چو کہ تم ہمارے

خاص خیر خواہوں میں سے ہوا اور ایسے وقت میں جبکہ تمام ملاقاتیوں نے ساتھ چھوڑ دیا تھا تم نے دیرینہ تعلقات کو پیش نظر رکھ کر وہ خدمات انجام دیں جو کوئی نہیں دے سکتا۔ لہذا اجتنی محنت اس معاملے میں ہو سکے بہت مناسب و ضروری ہے۔ ہماری ہریانیوں کا یقین رکھو۔ یہاں پر سواری وغیرہ کا انتظام نہیں ہے چار پانچ سو گاڑیاں اور پانچ چھ سو اونٹ ضرور ہمراہ لاؤ۔ تیغ نہیں ہے۔ یہ اپنی ذواب جھگڑے کے نام خط ہے جن کو غدر میں پھانسی دی گئی۔ اس خط سے بھی بہادر شاہ کی نیت معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ بادشاہی کے خواستگار نہیں تھے، اور فوج نے مجبور کر کے ان کو بادشاہ بنالیا تھا۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۳۰۔ تاریخ نہیں ہے [بنام خادم خاص مور و الطاف و کرم، حکم شاہی جس پر مہر ثبت ہے] راجہ ہنر سنگھ بہادر روالی ریاست لب گڑھ) ہم نے سنا ہے کہ تم نے ایک تختانیدار اپنی طرف سے بھدراپور میں مامور کیا ہے اور مسلمانوں کو ظلم و ستم کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے جو فی الحال عربوں کے میں موجود ہے پس چونکہ تم مابعد دولت کے تابع اور ہوا اپنے مقرر کردہ شخص کو بطرت کر دے عرضی نمبر ۳۱۔ تیغ نہیں ہے [بھنور بادشاہ جہاں پناہ! معدلت گترا وغیرہم] نہایت ادب سے عرض ہے کہ چونکہ وہی کی مٹرک پیر امن نہیں تھی تا بعد اس نے بموجب اعلیٰ حضرت کے فرمان کے رات اور دن کی کوشش سے کافی بند و بست کر لیا ہے۔

تب بھی موضع پالی کے جراثم پٹینہ باشندے جو سرحد بلبر گڑھ سے متصل ہے جو بزمانہ فوجدار اسی ریاست میں شامل تھا، قانون شکنی کرتے ہیں اور ایسے قتل و لہ راجہ بھرت پور کو جن کی ریاست مسلمان سلطنت کے ماتحت تھی چند اختیارات عطا کئے گئے تھے لہذا نام فوجدار اسی محتاج پناہ ایک بھرت پور اور قریب جوار کے جاٹ اپنے آپ کو فوجدار کہتے ہیں۔

غارت پر گمراہ مذہبی کہ مخلوق بالکل عاجز اگئی ہے۔ تا بعد از آسمان آسمان نہیں
 راہ پر لا رہا ہے، لیکن اعلیٰ حضرت کی مدد کے بغیر پوری طور سے کامیاب نہیں ہو سکتا
 اگر حضور سے اجازت مل جائے تو ایسے انتظامات عمل میں لائے جائیں گے کہ مضعف
 مذکور کے باغی اور نافرمان سر نہ اٹھا سکیں گے اور بلبل گڑھ سے دہلی تک راستہ
 بالکل محفوظ ہو جائیگا۔ دیگر عرض یہ ہے کہ میں نے چند لوگوں سے سنا ہے کہ کسی نے
 حضور سے جیٹ کھائی ہے کہ راجہ بلبل گڑھ نے دو انگریزوں کو مع ان کی عورتوں
 اور بچوں کے چھاپا رکھا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ یہ خبر محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ حضور
 کی مرضی اور احکام کے بغیر تا بعد از ایسا کرنے کی کیونکر جرأت کر سکتا ہے؟ ایک
 ہندوستانی البتہ بارہ سال سے میرے پاس ملازم تھا جو درمیان میں عیسائی
 ہو گیا تھا۔ اسے بھی حضور کی بھٹی کے خوف سے برطرف کر دیا گیا۔ مگر اب اس شخص
 نے عیسویت ترک کر کے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور اب وہ رحم و معافی کا
 مزاردار ہے۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں پھر اسے اپنے پاس بلا لوں تو ترقی القبال مصلحت کی بنیاد
 عریضہ تا بعد از قدیمی ہنسنگھم۔ راجہ بلبل گڑھ (مہر) راجہ ہنسنگھم بہادر
 عرضی نمبر ۳۳۔ تاریخ نہیں ہے از ہنسنگھم راجہ بلبل گڑھ۔
 حضور بادشاہ، خداوند بنی آدم، ظل سبحانی (وغیرہ)!

مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور عالی کا حکم بابت میرے حاضر و بار ہونے اور
 شہر دہلی کی پولیس کا انتظام ہاتھ میں لینے کے موصول ہوا جس کے ساتھ ہی دوسرا
 حکم حفاظت سرحد پر خادم کو توجہ دلانے اور مسافروں کی سلامتی کے طریقے اختیار
 کرنے اور رسد وغیرہ کی بابت ملائیں یہ سچ عرض کرتا ہوں کہ ان احکام نے صاؤ
 ہو کر مجھے جید معزز فرمایا۔ جس کے لئے میں خدا کی جناب میں شکریہ ادا کرتا ہوں
 میری آدمی رات کی دعائیں خدا قبول کرے اور اعلیٰ حضرت کو ہمیشہ باشوکت و

مشان بدستدار رکھے۔

شاہنشاہ! اگرچہ حضور کے اقبال و دیدار سے غلام کے علاقے میں امن و امان ہو گیا ہے جس کے لئے میں شب و روز بند و بست اور امن قائم رکھنے کی کوشش میں سرگرم رہتا تھا۔ تاہم موضع پالی اور پلول میں جو تاعیدار کے علاقے سے ملے ہوئے ہیں چند بد معاش ایسے پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے قتل و غارت شروع کر دیا ہے اور ایسی ایسی ڈکیتیاں، چوری اور راہزنی کر رہے ہیں جو بیان نہیں کی جاسکتی گو خادم نے خود بھی ازراہ دُور اندیشی اور پٹواریوں اور مال گذاری دفتر کے افسرین کی مشورت سے ایک حد تک بند و بست کر لیا ہے۔ اور افسران مذکورہ کو سوار اور پیدل برائے امداد دیئے ہیں، لیکن بدون حضور کے فرمان کے تابعدار کچھ اور کرنا نہیں چاہتا۔ بلب گڈھر سے دہلی تک کی سڑک کو پُر امن بنانے کے لئے میں نے سپاہی بھرتی کئے ہیں اور شب و روز انتظامِ سلطنت اور خبر گیری خلافت میں لگا رہتا ہوں۔ میں حضور کا دبیرینہ خادم ہوں اور جیسا حکم دیا جائیگا انشاء اللہ نفیل کووں گا! نیز عنقریب حضور کی رو بکاری میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کروں گا۔ مگر اُس وقت جبکہ ریاست میں پختہ طور پر امن و امان قائم ہو جائیگا کیونکہ موجودہ حالت نہایت پُر آشوب ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کے غناپ شاہی کا بھی خوف ہے۔ واجبِ تقاضا کیا (ترقیِ سلطنت کی دُعائیں)

عریفہ خانہ زاد غلام بہر شگہ راجہ بلب گڈھر۔

مہر کا نشان سے راجہ بہر شگہ بہادرؔ

عرضی نمبر ۳۳۔ تاریخ نہیں ہے { از احمد علی کارندہ راجہ بلب گڈھر
عالی جناب حضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ جناب راجہ
صاحب دہلی میں بموجب حکم حضور حاضر خدمت ہیں۔ اور انہوں نے اپنے کپڑے

منگوائے ہیں۔ ہنذا عرض ہے کہ پروانہ راہداری عطا فرمایا جائے تاکہ گاڑیاں بلب گڈھ سے روانہ ہو جائیں اور انہیں کوئی روک نہ سکے۔ اور اشیاء مذکورہ روانہ کر دینے کے بعد کوئی سپاہی دہلی دروازے پر اندر جائے سے نہ روکے رتوقۂ اقبال کی دعائیں) عریفیہ کمترین احمد علی کارندہ راجہ بلب گڈھ

مہر کا نشان " احمد علی "

حکم شاہی

مرزا مغل :- پروانہ راہداری بنا کر دیدیا جائے۔
عرضی نمبر ۳۳ - مؤرخہ ۲۰ مئی ۱۸۵۷ء { از راجہ بلب گڈھ
عالیجناب - حضور بادشاہ جہاں پناہ! نہایت عاجزی اور اوسے درخواست ہے کہ اس سے پہلے بھی میں نے کئی درخواستیں بھیجیں مگر کسی کے جواب سے بھی مجھے سرفراز نہیں فرمایا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ موضع پالی وغیرہ کے سرکشوں نے بہت اودھم مچا رکھا ہے اور رعیت کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اگرچہ مذکورہ موضع کو میں آہستہ آہستہ راہ پر لے آیا ہوں۔ لیکن حضور کے احکام بغیر پوری سرکوبی نہیں کر سکتا۔ اور کسی معاملے میں دخل نہیں دلیکتا۔ میں شب و روز سو ارا اور پیادوں کے بڑھانے کی فکر میں ہوں اس ضلع کے نافرمانوں کو ٹھیک کر دوں گا اور پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ میں نے قلند رخان رسالہ ارکوع کچھ پیدل اور سواروں کے حضور کی خدمت میں حسب احکم اعلیٰ حضرت روانہ کیا ہے جیسا انہیں حکم ہو گا تعمیل کریں گے۔

درخواست نمکھو ارغلام نورنگہ راجہ بلب گڈھ - مہر پر راجہ ہنر سنگھ بہادر ثبت ہے۔
عرضی نمبر ۳۳ - مؤرخہ ۲۱ مئی ۱۸۵۷ء { از راجہ بلب گڈھ
بغالی خدمت حضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ گزارش ہے کہ بموجب

حکیم شاہراہ، دہلی کا اور پولس اسٹیشن و تختانہ مسجد اپور کا انتظام جو خاکس کے سپرد کیا گیا ہے ہو رہا ہے۔ اگر حضور نے کسی اور تختانے دار کو ممتاز فرمایا ہے تو میں اعلیٰ حضرت کے حکم کے بموجب تمام افسران تختانہ مذکورہ کو برطرف کر دوں گا اور حضور کے مامور کردہ شخص کو تنخواہ دیا کروں گا۔ قلند بخش خاں رسالدار کو بیادوں اور سواروں کے ہمراہ حضور کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ مگر جب لوگ حسب احکم دہلی دروازے پر پہنچے تو محافل میں انہیں شہر میں نہ گھسنے دیا اور کہا کہ پہلے ہتھیار رکھ دو۔ پھر چارہ حضور کو معلوم ہے کہ صرف ہتھیار ہی سپاہی کی زیب و زینت اور اس کا زیور ہیں۔ ان کے بغیر ایک لمحہ بھی اس کے لئے بیکا رہے۔ اس لئے وہ لوگ واپس چلے آئے اور چند روز کے لئے پیرائے قلعے میں ٹھہر گئے ہیں۔ لہذا ایک حکم عطا فرمایا جائے کہ وہ لوگ کھلے بندوں شہر میں داخل ہو سکیں اور غلوں دل سے غلام ہو کر اپنی جائیں حضور پر سے قربان کریں۔ میں جو حضور کا دیرینہ خادم ہوں سو جا کرتا ہوں کہ حضور کے احکام بجالانا عین سعادت مندی ہے۔ مگر تختانہ مسجد اپور سے یہ معلوم ہوا تھا۔ اور بغرض اطلاع حضور کو عرض کر دیا گیا۔ (ترقی سلطنت و اقبال کی دعائیں۔)

درخواست خادم دیرینہ ہر شگہ بہادر والی بلب گڈھ۔

ہمسر کا نشان ہے راجہ ہر شگہ بہادر۔

عرضی نمبر ۶۳۔ مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۵۷ء از راجہ بلب گڈھ
حضور بادشاہ جہاں پناہ امودبانہ گزارش ہے کہ اعلیٰ حضرت کے احکام نے غلام کو اعزاز بخشا۔ بلب گڈھ سے مسجد اپور اور دہلی سے دہلی دروازے تک کی شاہراہ کا بندوبست، موضع پالی پل، فقیروں وغیرہ کا انتظام

بفضل خدا اور حضور کے اقبال سے بخوبی کر دیا گیا ہے۔ اور پولیس و مالکدار کی آمدنی کے انصران جا بجا مامور کر دیئے گئے ہیں۔ فدوی کی کوشش اور سرگرمی کی بہت دھوم ہے۔ اور عنقریب حضور کے بھی گوش گزار ہوگی جہاں پناہ! چند بے فکرے اس ریاست کے دشمن اور گردن زدنی جنہوں نے حتی المقدور اس ریاست کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی اور اب وہی میں شہر کے محافظ پیا دوں اور سواروں کو میرے ملازموں کے برخلاف بھڑکاتے ہیں وہ لوگ میری تعریف سن کر خوش نہ ہوتے ہوں گے۔ پس اسید مار ہوں کہ پھانک کے سپاہیوں کو ہدایت کو دی جائیگی کہ بلب گڑھ ریاست کے ملازموں سے چھیڑ چھاڑ نہ کیا کریں، کیونکہ اس سے نظم و نسق میں فرق آنے کا اندیشہ ہے۔ جس کے لئے حضور احکام جاری فرما چکے ہیں آگے حضور مالک ہیں اور بندہ تابع دار ہے۔ حضور کے احکام کی بجا آوری میں ہمیشہ خدشہ رہتا ہے کہ کچھ کوتاہی نہ ہونے پائے۔ چنانچہ پیا دوں اور سواروں کی بھرتی بدستور جاری ہے۔ اور چند روز بعد پولیس اور دیگر صیغوں کے لئے انہیں روانہ کر دیا جائے گا۔ تالبدار دل و جان سے خیر خواہ سرکار ہے و ترقی سلطنت و اقبال کی دعائیں در خواست خادم دیرینہ ہر سنگھ بہادر و والی بلب گڑھ۔

ہر کان نشان سے راجہ ہر سنگھ بہادر

عرضی نمبر ۳۵ - مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۵۷ء { از راجہ بلب گڑھ
حضور بادشاہ جہاں پناہ! نیازمند عرض پورہ ہے کہ حضور کا نوٹ
پانے کی عزت حاصل ہوئی۔ پھانک کے محافظوں کے نام ریاست بلب گڑھ
کے ملازموں کو تنگ نہ کرنے کے احکام جاری کرنے اور پیا دوں و سواروں
کو شاہی قلعے کے پاس چھاؤنی کرائے اور نہایت الطاف و عنایات سے بندہ کو

دربار شاہی میں حاضر ہونے کی ہدایت فرمائے، اسکا احوال اس میں مندرج تھا۔
مجھے جو اعزاز بخشا گیا ہے اس کے لئے میں بارگاہ ایزدی میں سر بسجود ہوں۔
خدا ہمیشہ بادشاہ کو سلامت رکھے، جہاں پناہ و حصنہ کا غلام فرمان شاہی کو
بجالاتا موجب فخر جانتا ہے۔ لیکن بند و سبت کی ضرورت کے لحاظ سے اور موقع
پالی وغیرہ کے بد معاشوں کو نیچا دکھانے میں مصروف رہنے کی وجہ سے حاضر دبار نہ
سے معذور ہے۔ ان کا بند و سبت کر کے بہت خوشی سے حاضر ہوں گا۔

عالیجاہ! آج انوار ہے اور موافق معمول آج بھی میں ہوا کھانے و لکھا
باغ میں گیا تھا۔ جب میں دہلیں تھا تو مجھے ہلال عید نظر آیا اور یہاں کے تمام
باشندوں نے بھی اسے دیکھا۔ چونکہ بندہ حضور کا خانہ زاد غلام ہے۔ لہذا مبارکباد
دیتا ہے اور تبرکات سے چاہتا ہے کہ خوشخبری اور وعدوں سے بھرا ہوا دن یعنی
روز عید جو خوشیاں منائے گا دن ہے حضور کی خوشش اقبالی کا قاصد ہوا
و بقائے سلطنت کی دعائیں)

درخواست کترین بندہ ہر سنگم راجہ بلب گڈھ
مہر راجہ ہر سنگم بہادر

عرضی نمبر ۳۸۔ مورخہ ۲۵ مئی، ۱۸۵۶ء { اللہ اجر بلب گڈھ
بغالی خدمت حضور بادشاہ جہاں! مؤہبانہ التماس ہے کہ کل ایک درخواست
ارسال کر چکا ہوں جس میں ریاست کے معاملات مرقوم ہیں اور حضور کے علم میں
آگئے ہوں گے۔ خدا کے فضل کرم سے اور حضور کے اقبال سے وہی دروازے
بک اور اس ضلع کے گرد و نواح کے دیہات میں پورا پورا انتظام ہو گیا ہے میرے
خیال میں نیچے درجے کا ایک تھانیدار اور دس سپاہی ہنومان تھانے میں اور
ایک تھانیدار اور پچیس سپاہی مہرولی میں متعین کرنے ہنایت ضروری ہیں پھر

حضور کے وید بے شاہد سے تمام ضلع میں کاہل انتظام ہو جائیگا۔ اگر حضور کی مرضی ہو اور احکام جاری فرمادیئے جائیں تو دونوں جگہ کا سامان مکمل ہو جائیگا و ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں اور خواست خانہ زاد ہر سنگھ راجہ بلب گڈھ۔

ہر راجہ ہر سنگھ بہادر

عرضی نمبر ۳۹۔ مورخہ ۲۲ مئی، ۱۸۵۶ء از راجہ بلب گڈھ بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ حضور کے احکام بابت قتل و غارت کے انسداد کرنے اور میں سواروں کو گھنٹا بولیس مکندا، اور شہدی میں انتظام اور امن قائم کرنے کے لئے متعین کرنے کے صادر ہوئے اور اعزاز بخشا۔ اس عزت افزائی کو محسوس کر کے سجدہ شکر بجالایا۔ میں بہت جلد سواروں کی روانگی کا بندوبست کر دوں گا۔ انسداد جرائم کی تدبیروں میں مصروف ہوں۔ لیکن اب گوجروں میو اہیل اور دیگر اقوام نے بہت بُری طرح سر اٹھایا ہے۔ اور دوزمرہ فرید آباد اور خاص بلب گڈھ پر اچانک حملوں کی تیاریاں کر رہے رہتے ہیں۔

لیکن اگر حضور کا اقبال اور فضل خداوندی شامل حال رہا تو بہت جلد نہایت عمدہ انتظامات کر لوں گا۔ اور پھر حاضر خدمت ہو گا۔ کیونکہ یہ میری عین تمنائے ترقی اقبال کی دعائیں اور خواست خانہ زاد ہر سنگھ والی بلب گڈھ

ہر راجہ ہر سنگھ

عرضی نمبر ۴۰۔ مورخہ ۳۰ مئی، ۱۸۵۶ء از راجہ بلب گڈھ عالیجناب حضور بادشاہ جہاں پناہ! چند روز سے حضور کی خیریت نہیں معلوم ہوئی جس سے مجھے بے حد فکر رہا ہے۔ خدا حضور کو اچھا رکھے اور اقبال میں توفیق ملے جہاں پناہ کے فرمان سے مجھے مسجد پانور میں گاڑی کے ٹٹنے کا حال معلوم ہوا۔ میں نے بموجب حکم اعلیٰ حضرت تھانے دار مسجد راپور کو سخت تاکید لکھی ہے کہ تحقیقات کر کے مال اور مدعا علیہ کو ہم پہنچائے خدا اچھا ہے تو معاف

بالکل تحقیق کر لیا جائیگا۔ ابھی میں سوار حضور کی خدمت میں روانہ کئے ہیں۔ ان سے کام لیجئے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ ترقی سلطنت کی دعائیں)

عرفینہ غلام خانہ زاد ہنسنگھ والی بلب گڈھ ہنسنگھ راجہ ہنسنگھ بہادر

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مضمون پڑھ لیا گیا۔ یہ شخص مابدولت کا خیر خواہ ہے۔

عرضی نمبر ۴۴۔ مورخہ ۲۸ مئی، ۱۸۵۷ء از راجہ بلب گڈھ بعالی خدمت

حضور بادشاہ جہاں پناہ ابا ادب بتی ہوں کہ کل حضور کے مراسلے کا جواب

ارسال کر چکا ہوں۔ آج خدا کے فضل اور حضور کے دبرِ شہابی سے تمام ضلع میں

امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ اور انتظامات پختہ کر دیئے گئے ہیں۔ پانچ طلائی ہیرن

ارسال میں خانہ زاد غلام کا خیال کرتے ہوئے بنظر شفقت یہ تحفہ عید الفطر قبول

فرمایا جائے در ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں،

درخواست کمترین ہنسنگھ "مہر کا نشان" راجہ ہنسنگھ بہادر

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے (پڑا نہیں جاتا)

عرضی نمبر ۴۲۔ مورخہ ۳۱ جولائی، ۱۸۵۷ء از راجہ بلب گڈھ بعالی خدمت

بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور پر بخوبی روشن ہے کہ افسرانِ شاہی

کو میں نے پورا پورا اختیار دیدیا تھا۔ ان لوگوں نے خیانت کی اور ایک لاکھ روپے کی

مالیت مضم کر گئے۔ جب ان کی بد ذاتی کا مجید آشکارا ہوا اور میں نے بھی حساب طلب

کیا اور جو کمی واقع ہوئی اُسے اُن کے گھروں سے بھرے کی دھکی دی تو یکے بعد دیگرے

کچھ نہ کچھ عذر کر کے دہلی چلے گئے۔ اور اب اپنے گھروں میں چین کرتے ہیں حضور کے

افسران کے کان میں یہ بات پڑ جائے۔ اس کا ان کو اتنا خوف ہے کہ میری ریاست سے

جو حضور کو تعلق ہے اس میں ریشہ و انیاں شروع کر دی ہیں اور چونکہ حضور خادم

یہ بہت ہریان ہیں اس لئے اس کی طرف سے حضور کو بدظن کرنے کی فکریں
 نکلتے رہتے ہیں۔ انہوں نے حضور کو یقین دلا یا ہے کہ میں ظاہر تو سلطنت کا خاتم
 ہوں مگر باطن میں انگریزوں سے مل گیا ہوں۔ ذرا فاسد ارادوں سے ذخائرِ حرب
 جمع کر رہا ہوں اور یہ کہ میں نے مسلمانوں کو اور مال و غیرہ کو شاہراہِ بدیہا سے
 روک دیا ہے۔ اب حضور کا رحم و لطف بالکل نفعی اور نڈا اٹھنے سے تبدیل ہو گیا ہے
 چنانچہ احمد علی غلام کے ایجنٹ جب حضور کے دربار میں حاضر ہوئے تو حضور سر دھری
 سے پیش آئے جسے دیکھ کر وہ واپس چلے آئے۔ پھر اسی وقت قلند رضاں رسالدار
 کو جو اعلیٰ حضرت ہی کے حکم سے دیا گیا تھا برطانی کا حکم مل گیا۔ علیجا میرے
 اختیار نے جو کچھ چغلی کھائی سر اسر بہتان ہے اور ان کا افترا آخر میں عیاں ہو جائیگا
 وہ حضور کی محبت و خیر خواہی کا ایسا دم بھرتے ہیں کہ گویا بڑے راست باز ہیں حالانکہ
 اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ انہیں حضور کے افسران کے جواب طلب کرنے سے
 امن مل جائے اور جو بیش قرار رقم اس ریاست کی اپنی حرم زدگی سے جمع کی ہے
 اس سے اپنے گھروں میں بیٹھے مزاڑا یا کریں میرے آباد اجداد ہمیشہ سے اسی سلطنت کے
 وفادار غلام رہے ہیں اور اسکے خلاف کبھی سازش نہیں کی۔ نہ حصہ لیا۔ ایمانداری اور
 وفا شعار میں ہیں وہ چاندنی میں جسے اچھی طرح پرکھ لیا گیا ہو اگر آپ اکیسوا ربھی جانچیں
 پھر بھی کھوٹا نہ اتو لگی۔ میرے دشمن جو چاہیں کہیں میں آپ کا قدیمی غلام ہمیشہ اور
 ہر حالت میں وہی وفاداری برتوں گا۔ ۷

میری آنکھیں سوا منہا رہے غیر کا چہرہ نہ دیکھیں گی
 میرا آئینہ کسی اجنبی کا عکس قبول نہ کرے گا

علاوہ انہیں مابعد اگرچہ ہندو مذہب رکھتا ہے، لیکن ان لوگوں کے عادات و
 ضوابط دیکھے ہیں جو خدا کو بزرگ و برتر مانتے ہیں میں پیشوا یا ان اسلام کا معتقد ہوں

میں ایسا مستحق تھیں کہ قلعہ کی بنائے پہلے قلعہ یا بازار میں مسلمانوں کی کوئی مسجد نہیں تھی۔ میں نے قلعے میں ایک تنگین جامع مسجد تعمیر کرائی ہے۔ علاوہ ازیں میرے ہاں ایک عید گاہ بھی ہے جو میرے باغ و کشتا کے قریب ہے اور عید کے موقع پر وہاں نماز ہوتی ہے، یہ اس لئے ہے کہ مسلمانوں سے اتحاد قائم رہے۔ آپ کا دیرینہ غلام اشاعت اسلام کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے۔ اب حضور کی تاراف کی ہر بات سے مبدل ہوئی چاہئے حضور کی عنایتوں کا نشانی ہوں پہلے کی طرح نظر عنایت شاد کام کہئے اور اغیار کی غلط جہالتی اور دھوکہ گوئی پر اعتبار نہ فرمایا جائے۔

ہم جلیسوں سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے
کینکھ پانی اگڑیہ بظاہر شفا ہے مگر کڑیے کا دھن ہے

حضور کی شفقتوں سے امید ہے کہ ان لوگوں کو ملازمان سلطنت کے ذریعے گرفتار کر کے سیر پٹر فرمائیے تاکہ ان کی حواہز کی کاخاتہ کر دیا جائے اور حضور کی کاغذ رول سے دور کر دیں ایسا کرتے سے میں اپنے نقصانات کا معاوضہ لے سکوں گا جیسا کہ تخمیناً ایک لاکھ روپیہ ہے۔ ملا دھاد صاحب بہادر کو رستم علی فردی نے درخواست دی ہے کہ گیندہ اور دیگر گیارہ اشخاص دو گاڑی گندم دہلی لئے آ رہے تھے جنہیں راجہ کے خاندان نے چھین کر بلب گڈھ روادہ کر دیا ہے۔ جہاں گاڑیاں خالی کرائی گئیں۔ میں ایمانا کہتا ہوں کہ مدعیوں کا الزام جھوٹا ہے اور ذرا ابھی سچ نہیں ہے اسکی حقیقت بلا مبالغہ یہ ہے کہ گیندہ جو بدعاشوں کا سرغنہ ہے اپنے گاؤں کے چند لٹیروں کو ہمراہ لیکر موضع ننگی پر آن پڑا جو بدر پور کی حد میں ہے اور بہت سال مال لوٹ کر لے گیا۔ لوگ لوٹ مار پٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ پھر مکرری علاقہ بلب گڈھ میں بھی ڈکیتی کی، اتفاقاتاً ماگھڑی اضران اور پولیس افسران فریاد دہرہ کرتے ہوئے مکرری کی سرحدیں پہنچے اور جو کچھ ہو رہا تھا اسے دیکھا، ان دغا بازوں نے اپنی جان بچانے کی بہت کوشش کی اور چند فراموشی ہو گئے تاہم ماگھڑی اضران کے

چند لٹیروں کو گرفتار کر لیا۔ اور ہیکڑسی ڈال کر ریاست کی عدالت فوجداری میں پیش کیا۔ اس مقدمے کی مثل اور کاغذات محقریب روانہ کئے جائیگے اگر ارشاد ہو تو مقدمہ مذکورہ کے تمام کاغذات کارروائی اعلیٰ حضرت کی و اذیت و آگاہی کئے روانہ کئے جائیں۔ بگلی اور بنی بخش تاجر کے مقدمہ کی روئے ادبی اس قسم کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ بہمن صوبے وار گیا رہو میں پیدل نے بھی خرید کی اور بنی بخش تاجر اس میں بلب گڈھ آرہا تھا۔ جگہ میں ایک یادو انگریزی خطوط پڑے ہوئے تھے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں یا میرے ملازم بالکل نہیں جانتے کہ کیا معاملہ ہے۔ کس نے لکھا کیا لکھا، اور کہاں سے آئے؟ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست کے کسی دشمن نے جو انگریزوں سے ملا ہو گا چھپیاں لکھی ہوں گی۔ اور بگلی میں پوشیدہ کر دی ہوں گی اور اس معاملے کو حضور حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے پیرو اوروں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ امیدوار ہوں کہ جو اسے سرفرازی بخشی جائے رتقی اقبال کی دعائیں، عریضہ غلام راجہ ہنسنگھ بہادر وائی بلب گڈھ ”مہر راجہ ہنسنگھ بہادر“ اس میں کچھ شک نہیں کہ راجہ بلب گڈھ دل سے بادشاہ کے خیر خواہ تھے، اور دشمن ان کو خواہ مخواہ بدنام کرتے تھے۔ اسی خیر خواہی کے جرم میں برٹش گورنمنٹ ان کو پھانسی کی سزا دی۔ اور دہلی میں ان کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۳۴۴۔ مؤرخہ ۵ اگست، ۱۸۵۷ء از راجہ بلب گڈھ بحضور بادشاہ جہاں پناہ؛ مودبان التماس ہے کہ سعادت مندی اور خوش نصیبی ان لوگوں کا حصہ ہے جو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر رہا کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ خوش نصیبی جہاں نہیں اور فی الواقع بہت دور چڑا ہوں۔ لیکن صد ہانتوں اور ہزار ہا دلی اقراروں میں اظہار کرتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ ہی محسوس ہوتا ہے کہ گویا حضور کے تحت مشاہی کے روبرو کھڑا ہوں۔ نہایت عاجزی اور ادب میں آٹھ ہری

سنہری پٹن گزتا ہوں جو عید کا تحفہ ہے اور یقین کرتا ہوں کہ اس تحفہ پانچر
کو قبول فرمایا جائیگا رتقی سلطان کے لئے دعائیں اور اسکے چشموں کے لئے بددعا
حضور کے لئے ۵ مہریں سنہری - ملکہ کے لئے ۲ سنہری مہریں -

شہزادہ مرزا جواں بخت کے لئے ۱ سنہری مہر
علیضہ کمترین راجہ ہر سنگھ بہادر ڈالی بلب گڈھ
مہر - " راجہ ہر سنگھ بہادر "

فرمان نمبر ۳۱ - مؤرخہ ۸ اگست ۱۸۵۰ء بنام راجہ ہر سنگھ [مہاراجہ]
حکم شاہی بغیر مہر و دستخط کے

مہروں کے وصول ہوئی اور مہاراجہ خیر خواہی پر مابعد دولت کو اعتماد رکھنے کا
موجب ہوئی - چونکہ تم ہمارے خادم خاص ہو، پس ایمان داری اور وفا شناسی
سے کبھی غفلت نہ کرنا - ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو -

ہمارے لئے - ۵ مہریں ملکہ کے لئے ۲ مہریں

مرزا جواں بخت کے لئے ۱ مہر
عرضی نمبر ۳۲ - مؤرخہ ۱۴ اگست ۱۸۵۰ء از راجہ بلب گڈھ
کھنور بادشاہ ظل اللہ وغیرہ - مؤدبانہ گزارش ہے کہ تحفہ عید کی
قبولیت کا مراسلہ پہنچا اور سرفراز فرمایا، میں نے خود کو حضور کی مہربانیوں
سے گھرا دیکھ کر بہت صاحب منت پایا - لیکن کون سے قلم سے اور کس زبان
سے حضور کی توصیف کروں اور شکریہ ادا کروں؟ مگر یہ دیکھ کر کمینوز بطنی کا
غبار حضور کے دل سے دور نہیں ہوا خداوند! مجھے عرض کر لے دیجئے کیس
دیرینہ وفادار اور خیر خواہ ہوں اور میں دل آ ورجان سے حضور کے احکام
بجالانا فرماتا ہوں جیسا حضور پر خود روشن ہے - کوئی روز ایسا نہیں جاتا

کہ میں حضور کی ہر باتوں کو دل سے بھلا دیتا ہوں۔ کوئی گھڑی ایسی نہیں گذرتی کہ میں حضور کی شفقتوں کو یاد نہ کرتا ہوں۔ ہر طرح سے مجھے اپنا کمترین غلام سمجھئے اور مجھ پر نظرِ الطاف ڈالئے۔ کیونکہ میرے اجداد پر بھی حضور کی مریبانہ شفقتیں مبذول ہوتی رہی ہیں۔ کمترین بھی انہی کی اولاد ہے گذشتہ مراحم و احسانات پر نظر کر کے یقین کرتا ہوں کہ ناراضگی کی کدورت آئینہ دل سے دور ہو جائیگی جسے میرے رقیبوں نے حضور کے منور آفتابِ منافق پر پیوست کر دیا ہے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ انہی چند در چند وجوہات سے حاضر دربار نہ ہو سکا مگر اب حاضری کا حکم دیا جائے تاکہ میں خدمتِ عالی حاضر ہوں اور ویسا ہی حکم سواروں کے رسالدار کے لئے بھی ملنا چاہئے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے نقارے اور علم عطا کئے جائیں تاکہ حضور کی خدمت و شان چاروں کونٹوں میں منتشر کی جائے اور ہفت اقلیم میں حضور کی گونگائی کے ساتھ ہی ساتھ جاں نثار کا نام بھی سب لوگوں پر روشن ہو جائے۔ حضور کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں لیکن نصیبی سے دہلی چھوڑنے کے بعد سب اب تک ایسے واقعات پیش آتے رہے کہ جن کے سبب پورا مبد و مبت نہ ہو سکا۔ حضور کی فتح و فیروزی کے علم سر بلند ہوں اور دشمنوں کو ذلت و رسوائی نصیب ہو درخواستِ فدوی راجہ ہر سنگھ بہادر والی ریاست بلب گڑھ

ہسرے راجہ ہر سنگھ

فرمان نمبر ۳۲۔ مورخہ ۱۶ اگست، ۱۸۵۷ء، بنام ملازم خاص حکم بغیر تخط و ہر کے جو مرزا مغل کا معلوم ہوتا ہے نشان سعادت راجہ ہر سنگھ والی بلب گڑھ۔ خود کو معزز کیا گیا۔ سمجھو بارہا زبانی گفتگو کا موقع پڑ جاتا ہے۔ اور ہمارے وفادار مقرریوں میں سے کسی نہ کسی کو ضرورت پڑتی

ہے۔ پس یہ نسبت ضروری ہے کہ تم اپنا گویا مستند ایجنٹ دربار میں متعین کرو تاکہ
ذیابائی گفتگو میں دشمنی نہ ہو۔ ہر طرح مطمئن ہو اور ایجنٹ کے قائم کرنے میں
دیر نہ کرو۔ اور خود کو سرخرازا کیا گیا سمجھو۔

عرصی نمبر ۴۴ - مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۵۷ء - ازراجہ بلب گکھو
ظلال سبجانی باادب سے عرض ہے کہ حضور پیر پونجی کمیشن ہے کہ خانہ زاد
پشتہ پشت سے وفادار چلا آتا ہے۔ اور میں اور میرے باپ داداؤں نے کبھی حضور
کے حکم سے سرتابی نہیں کی، پس میں چاہتا ہوں کہ حضور کے دربار میں درباب
کیا جاؤں۔ میرے دعوے کی تائید میں جو ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ
اگرچہ حضور ارادت خاص نہ ہوتی اور وفاداری کا خیال نہ ہوتا تو دہلی میں انگریزی
سلطنت کے زمانے میں میر تقی علی کی معرفت حضور کی خدمت میں حاضر رہنے کی
تمنا ظاہر نہ کرتا۔ اور جب میں نے ایسا کیا تو اعلیٰ حضرت میرے دلی خلوص اور
ایمانداری سے بہت خوش ہوئے تھے لیکن سیاسی مصالح کے سبب چونکہ میرا
حضور کے پاس رہنا اس زمانے میں مناسب نہ تھا۔ آپ نے منع کر دیا۔ غلام کو
ایسی بد نصیبی نے گھیرا ہے کہ اب تک دربار شاہی میں حاضر نہ ہو سکا اور اس کی
دوجوہات ہیں ایک تو یہ کہ جبکہ دہلی سے آیا ہوں آئے دن جہانی بیماریوں کا
شکار رہنا رہتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ حضور کے لطف و کرم کو دیکھ کر وہاں حاسد بد
ہو گئے ہیں۔ اور ڈر ہے کہ انہوں نے میری طرف سے حضور کے مزاج کو مکدر
نہ کر دیا ہو اور وہ کوئی ایسی چال نہ چلیں اور ایسی تدبیر نہ کر گزریں جس سے مجھے
دہلی آکر ذلت و رسوائی اٹھانی پڑے یا ان کی درغلوئی کے تیل سے حضور کی آتش
غضب زیادہ بھڑک جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی سنا گیا ہے کہ سلطنت کے ملازمان
اور افسران روپے کے بہت طامع ہو گئے ہیں اور مجھ سے بھی ایک کثیر رقم طلب

کرتے ہیں۔ حالانکہ میری آمدنی بالکل قلیل ہے۔ جنھوں نے غلامی جو اپنے غلاموں کے تمام مال سے باخبر رہتے ہیں غلام کے علاقے کو دیگر ریاستوں سے مقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ سب چھوٹی ریاست ہے۔ اور اس کی آمدنی اتنی بھی نہیں ہے جس سے ریاست ہی کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ برخلاف اس کے ہمیشہ سے ہزار ہا روپے کی مفروض چلی آتی ہے۔ کمترین کے اعداد نے جو کچھ جمع کیا تھا اس کی بابت عرض ہے کہ میرے سابق افسروں نے فریب و دغا سے وہ سب خور برد کر لیا۔ اور فراہم کئے اور میرے معمول خزانے اور بھرے گھر کو خالی کر کے روپے اور مال سے اپنے گھر بھر لئے اور اب دہلی میں بیٹھے میری ریاست کے خلاف منصوبے کاٹتے اور سازشیں کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں تا بعد از کیونکر اتنا روپیہ تقسیم کر سکتا ہے اور مصارف فوج کو کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ البتہ اگر حضور کے صلاح کار اور شاہی افسران میرے دغا باز افسروں کو جو تاحال دہلی میں موجود ہیں گرفتار کر کے میرے سپرد کر دیں گے تو جو کچھ میں وصول کر سکوں گا اس کا نصف خزانہ شاہی میں داخل کر دوں گا۔ اور اگر ان کا ماخوذ کیا جانا مناسب خیال کیا جائے تو حضور کے ملازمین بموجب فہرست ذیل خود ہی وصول کر لیں۔ اور اس سے وہ جتنا مناسب سمجھیں خزانہ میں داخل کر دیں۔ بقیہ مجھے واپس کر دیں۔ نشان شرافت و عظمت میر فتح علی نے یہاں آنے کی تکلیف کو افرغائی اور مجھے نہایت ممنون و مشکور کیا۔ انہوں نے میرے معاملات سے نہایت ہمدردی اور پورا نہ تنقید ظاہر کی۔ تمام زبانی احکام جو میر فتح علی کی معرفت فرمائے گئے تھے مجھے لفظ بلفظ پہنچ گئے۔ اور جوابات قابل تحویر نہیں تھے۔ لہذا میر فتح علی صاحب ہی سے حضور کو معلوم ہو جائیں گے۔ دیگر عرض ہے کہ وہ جو کچھ میری طرف سے کہیں گے وہ مجھے منظور ہے۔ کیونکہ ان کے مجھ سے ویرینہ تعلقات ہیں۔ بہر من اطلاع واجب تھا عرض کیا حضور کے غلاموں کو ہمیشہ فتح و

فیروزی نصیب ہو اور اعدا کو ہمیشہ ذلت و رسوائی ملے۔ حسب ذیل لوگوں کے
ذمے میری رمتیں ہیں۔

حکیم عبدالحق جو وزیر اعظم ریاست ہذا کا تھا۔ دس لاکھ روپے۔ مکتا پر شاوکیں
پندرہ ہزار روپے۔ راجہ لال صاحب چیف سکریٹری۔ دس ہزار روپے
نثار علی نائب وزیر اعظم۔ دس ہزار روپے۔ جو الانا تھر پنڈت خزانچی۔ تیس ہزار روپے
شیر خاں حکیم مذکور کا ذاتی دوست۔ پچیس ہزار روپے

حصار الدین جمعدار اور میری دہلی کی جاکد اور زمین کا داروغہ
جو میرے وکیل کا مددگار بھی رہا تھا۔ پانچ ہزار روپے۔ امیر علی داروغہ مہلات
و تو مشہ خانہ۔ دس ہزار روپے۔ سعادت علی خان محلانے دار آٹھ ہزار روپے
احمد رضا کاشنکار موانع بلب گڑھ اور میرے انگوری باغ دہلی کا دس ہزار روپے۔
مبارک علی خاں۔ دو ہزار روپے

عرفینہ غلام راجہ ہر سنگھ بہادر
مہرؤا جب ہر سنگھ بہادر

عرضی نمبر ۶۷۔ مؤرخہ یکم ستمبر ۱۸۵۷ء { حضور بادشاہ ظل اللہ وغیرہ
مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور کے مراسلے نے بجواب میری درخواست صادر ہو کہ
اعزاز بخشا جس میں گھوڑے کی قبولیت کا ذکر تھا اور مجھے ہدایت کی گئی تھی کہ
فوج سے کچھ خوف نہ کیا جائے۔ میرے تحفے کی قبولیت نے مجھے عید متنازعہ عز کیا۔
اگر حضور مراجم خسرانہ سے موضع پلہول، پالی مجھے عطا فرمائیں تو میں وہاں لنگڑا
وغیرہ کا اچھا انتظام کروں گا۔ انتظام ایسا مستحسن ہو گا کہ ادنیٰ اور اعلیٰ امیر و غریب
سب خوش رہیں گے۔ خود اعلیٰ حضرت بھی تاجدار کی کارگزاریوں کو ملاحظہ فرمائیے
اور ہر راقی کی نظر سے دیکھیں گے و بادشاہ کی عظمت کی استقامت اور فتح و فیروزی

کی دعائیں، عرضی غریب راجہ ہنسنگھ

ہر راجہ ہنسنگھ بہادر

عرضی نمبر ۴۴۔ مؤرخہ ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء کو حضور بادشاہ ظل اللہ وغیرہ غیر بنایت اور بے عرض پرواز ہوں کہ حضور کے مراسلہ شاہی نے شہر بختاورد اس سے آگاہی ہوئی کہ حضور نے گھوڑا قبول فرمایا اور مٹی دی کہ ریاست بلب گڈھ کے خلاف کوئی فوجی شخص کسی قسم کی کارروائی نہیں کر سکتا۔ زبان و لہجہ حضور کی تعریف و شکر گزاری سے قاصر ہیں۔ خدا تاقیام قیامت حضور کو زندہ و سلامت رکھے! ظل سبحانی! یہ ایک تعجب خیز امر ہے کہ حضور نے حکم تو دیا ہے کہ کوئی فوجی شخص بلب گڈھ ریاست کے برخلاف کارروائی یا ظلم و زیادتی نہ کر سیکے۔ مگر ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء کو متحد بخت خاں کمانڈر انچیف افواج کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ تمام دیہاتی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے، صرف ہر دیو بخت، پران سکھ، دھوسر اور جاعت خاں باسقل، ہونو مقید ہیں۔ اور پھر مجھے ہدایت کی ہے کہ دوسرے قیدیوں کی دستاویزیں اور رسیدیں بخت خاں کو روانہ کر دیں حضور پر بخوبی روشن ہے کہ یہ لوگ اس ریاست کے نکمر ام اور قابل باز پرس ہیں۔ کیونکہ لاکھوں روپیہ مضم کر چکے ہیں۔ اور روپیہ و ایس دینے پر رضا مسند بھی ہو چکے تھے جس کا ان سے حساب طلب کیا تھا۔ پس جو لوگ ایسے ذمہ دار ہوں انہیں کیوں کر رہا کیا جاسکتا؟ اگر انہیں رہا کیا گیا تو غلام بھاری نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ نیز ان کے چھوڑ دینے سے لانتہا برائیاں پھیلیں گی اور میرا نظام و برہم ہو جائے گا۔ اور پھر اس کا قیام کرنا سخت مشکل ہو گا۔ ان معاملات کی وجہ سے میں نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ ایک حکم بنام کمانڈر انچیف جاری کیا جائے کہ جن ملزموں کا تعلق ریاست بلب گڈھ سے ہو انہیں وہاں بھیجا جائے یہ وجود

ایسی کارروائیاں بیاد سلطنت کو کھودینے والی ہیں۔ پس عرض ہے کہ میری درخواست کو منظور فرما کر احکام جاری کئے جائیں۔ خادم خیر خواہ قدیم ہے۔ اور حضور کی سلطنت کا ادنیٰ غلام ہے۔ زمین و آسمان میں اس کے لئے صرف یہی ایک پناہ گاہ ہے میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ حکیم عبدالحق و پنڈت جوالا پور شاہ وغیرہ کو بھی گرفتار کر کے میرے سپرد کر دیا جائے کیونکہ ان پر تقریباً گیارہ لاکھ پچیس ہزار روپے کا میرا دعویٰ ہے۔ تاکہ میں اُن سے وصول کر سکوں۔ رتقی اقبال سلطانی کی وعائیں (کمانڈر) کا اصلی خط بھی ارسال ہے۔ براہ عنایت پڑھ کر جو اب گمراہ واپس کر دیا جائے۔

عارضیہ خادم۔ راجہ ہنر سنگھ بہادر
 ہر۔ ”راجہ ہنر سنگھ بہادر“

راجہ بلب گڑھ کے خط کا ترجمہ بہت مبہم کیا گیا تھا۔ ہر چند میں نے درست کیا پھر بھی عبارت صاف نہ ہو سکی۔ میں مجبور تھا۔ اصل انگریزی عبارت سمجھنے کی قابلیت مجھ میں نہ تھی۔ حسن نظامی

کائنات جو ضمن فرض میں

ترتیب دیئے ہوئے ہیں

فرمان نمبر ۱۔ مؤرخہ ۸ جولائی، ۱۸۵۷ء { بنام مرزا مغل } فرزند شہزاد آفاق
 شاہی حکم رستی نیل کا تختہ بردار { دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل }
 معلوم ہو کہ چونکہ تم ہمارے نو حشیم ہو اور جانتے ہو کہ ہمارے خزانے میں روپیہ

بہت کم رہ گیا ہے اور کسی علاقے سے فی الفور کچھ آمدنی وصول نہیں ہو سکتی۔ اور جو قلیل رقم باقی ہے وہ بھی بہت جلد خرچ ہو جائے گی۔ لہذا انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ کچھ دن میں یارات میں تمام انصران رجسٹر کو جمع کرو تاکہ وہ بتائیں کہ آئے دن کے مصارف پورے کرنے کے لئے کونسے فنڈ جاری کئے جاسکتے ہیں اور ضروریات کس طرح رفع کی جاسکتی ہیں۔ سپاہیوں کی اصطلاح میں ایسے مجمع کو کورٹ کہتے ہیں۔ اس میں بہت عجلت سے کام لو اور جو نتیجہ برآمد ہوا سے ترقی خزانہ کے تحت میں قلمبند کراؤ اور ان لوگوں کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کو قبل اس کے کہ خزانہ خالی ہو اس کا انتظام کرنا چاہئے ہمارے پاس کوئی پوشیدہ خزانہ نہیں ہے۔ سلطنت کا قرضہ بھی ابھی تک ادا نہیں ہو سکا اس لئے ہمارے تمام ملازمین کو بہت وقت پیش آتی ہے۔ ہمارے خانگی مصارف کے لئے ایک لاکھ روپیہ گذشتہ ماہ میں تاجروں سے قرض مانگا گیا تھا تو وہ بھی پورا پورا نکل سکا پھر کیونکر دوسروں کے اخراجات پورے کئے جاسکتے ہیں؟ غم ہر ایک انصراف پر ان تمام باتوں کو بخوبی واضح کر دو۔ اور کل انکی رائیں ہمارے سامنے پیش کر میں قل نہ گرد پیشانی پر نوٹ: ۲۴ جولائی، ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

عرضی نمبر ۱۰ مورخہ ۱۰ جولائی، ۱۸۵۷ء { بجنور بادشاہِ اغریب پر ورا نہایت اب سے التماس ہے کہ حصہ کے مراسلے نے ہمیں اعزاز بخشا جو علاوہ متفرقات کے یہ بھی مرقوم ہے کہ خزانہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور مصارف فوج و دیگر ضروری اخراجات میں روپیہ صرف ہو چکا ہے اور دبا سہا بھی جلد ختم ہو جائیگا اس لئے ہم میران کورٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ خزانہ جمع کرنے کی تدابیر پر غور کریں چنانچہ نقیل ارشاد میں ہم نے جلسہ کیا اور تدبیریں سوچیں وہ عرصہ کرتے ہیں۔ پہلی تدبیر یہ ہے کہ کسی ساہوکار سے سودی قرض لیا جائے اور جب سلطنت

مستحکم ہو جائے تو قرضہ مع سود ادا کر دیا جائے
دوسری تدبیر یہ ہے کہ ۵۰۰ اپیل سپاہ کی ایک رجمنٹ ۵۰۰ سواروں
کا ایک رسالہ، اور دو توپیں، ہر حصہ ملک اور دیہات میں روانہ کی جائیں
اور وہ جگہ جگہ بھٹائے اور بڑا کھانے قائم کرے تاکہ لوگوں کو حضور کے قیام سلطنت کا
پورا پورا یقین آجائے اور اس فوج کو اختیار دیدیا جائے کہ جہاں سے جو
دیہہ مل سکے قواعد سلطنت کی رو سے اپنے قبضے میں لے لے اس فوج کو
وصولی کے پورے اختیارات ملنے چاہئیں، لیکن ممبران مجلس یہ بھی چاہتے ہیں کہ
کسی پر ظلم نہ کیا جائے اور فوجی ضرورت سب کو بتائی جائے۔
ہماری پہلی التجا یہ ہے کہ دونوں کورہ بالائد ابیر اختیار کی جائیں
دائرہ عمل میں لائی جائیں۔

ہماری دوسری التجا یہ ہے کہ حضور کے معتمد مقررہوں میں سے بھی
جن پر ہر طرح کا بھروسہ کیا جاسکے۔ کچھ آدمی فوج کے ہمراہ روانہ کئے جائیں
تاکہ وہ قانون ملکی کی بموجب وصولی زر کا انجام دیں۔ اور رعایا کو سمجھائیں
اور حفاظت ملک کے فرائض بتائیں۔

ہماری تیسری التجا یہ ہے کہ اگر وہ معتمد کسی غریب کسان پر ظلم کریں
یا کسی مالگزاری آمدنی کے محاسب وغیرہ پستہ توڑیں یا کسی سے رشوت
لیں تو انہیں مجلس شوریٰ سے سزا دی جائے ہماری رائے میں زمینداروں کے
حقوق ملکیت اور اہنی مندرجہ ذیل طریقے سے نافذ کئے جائیں۔

بہمہ وجوہ یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ مدعی کا نام قانون کو یا پٹواری کے کاغذات
میں درج ہے یا نہیں۔ مدعی کو اپنی گزشتہ لگان کی رسیدیں محفوظ رکھنی ہوں
گی۔ تا یہ معلوم ہو سکے کہ اُس نے سلطنت کی لگان ادا کر دی، اور پٹا نش

آراضی کر لی ہے۔ اس کی دستاویزوں کے معائنہ سے جانچ کر لے وقت کو اہل
یعنی پٹواری، قاضی، اور دیگر مقامی معززین کی شہادت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ
کیا مدعی زمیندار تھا یا نہیں۔ کوئی معزز آدمی یا مقامی معززین میں سے ایک جو
سرکاری طور پر شناخت کر لیا گیا ہو تمام موضع یا موضع کے کثیر حصے کی آمدنی کا
جوابدہ ہوگا۔ اور بند و بست اسی کے نام کیا جائیگا۔ اگر کوئی جائیداد مدعی پیدا ہو
تو اس کی درخواست پر بعد تحقیقات حکم ملیگا، لیکن اول تقرر اس شخص کا کیا
جائیداد جو کبھی پہلے منبر دار رہ چکا ہے۔

ہمارے چوکھٹی النجا۔ اگر دیہات کے بند و بست کے مقرر شدہ لوگ اپنا کام
ان قواعد کے مطابق نہ کریں تو زمینداروں کو اختیار ہوگا کہ وہ کورٹ پر اپنی
اپنی شکایت کریں۔ اور اگر عند تحقیقات یہ ثابت ہو تو اسے برطرف کر دیا جائیگا
اور اصلی مالک اپنے حقوق کے موافق آزاد رہیں گے۔

عرضی فدیوان، ممبران دربار، حیدرام صوبے دار، میر بہادر، شیو رام
مصر صوبے دار، میر تنہیت خان صوبے دار، میر۔ ہیبت رام صوبے دار
میر، بی بی رام صوبے دار، میر۔

عرضی منبر دار۔ مؤرخہ ۱۲ جولائی، ۱۸۵۷ء بمحضور بادشاہ جہاں پناہ
نہایت ادب سے التجا ہے کہ حضور عالی کا حکم بابت قلت روپیہ مجلس شوریٰ
کے انعقاد، اور یہ کہ مجھے جوابے کو حاضر خدمت ہونا چاہئے۔ مؤرخہ ۱۰ جولائی، ۱۸۵۷ء
موصول ہوا۔ حضور کے حکم کے مطابق ممبران مجلس سے صلاح کرنے کے بعد عرضی
تیار شدہ حضور میں پیش کی جاتی ہے۔ اس معاملے میں جو احکام صادر کئے جائیں گے
عمل میں لائی جائیگی رتوقی سلطنت کی دعائیں،

درخواست فدیوی ظہور الدین

فرمان نمبر ۲۔ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء بنام مرزا امغل { شہر و آفاق
 حکم شاہی جس پر مہر خاص ثبت ہے } دلاور مرزا ظہور الدین عسکر
 مرزا امغل بہادر! جانو کہ فوج کی تنخواہ ادا کرنے کے لئے تاجران شہر سے ہیں فی الحال
 عارضی قرضہ لینے کی ضرورت ہے جو بشرح ایک روپیہ سیکڑہ ہو۔ بہتیرے سوداگروں
 نے جن سے طلب کیا گیا تھا ادا کر دیا ہے۔ بہتیروں نے ادا نہیں کیا جنہیں سپاہیوں
 نے گرفتار کر کے قلعے میں خزانچی کے دفتر کے قریب ہی پہرے میں حوالہ کر دیا ہے
 ہم نے ابھی مسنا ہے کہ ان کے متعلقین نے چند پیدل سپاہیوں سے ملکر ان کے
 چھڑا لے جانے کی تدبیر کی ہے۔ ابھی پیادوں کا ایک خفیہ شخص جو لاہوری دروازے
 کے محافظین کا معلوم ہوتا ہے۔ شاہی پہرے میں داخل ہوا اور نکشی کو دریافت
 کرنے لگا جس سے معلوم ہوا کہ وہ نکشی رام کو نکال کر لے جانا چاہتا ہے پہرے والے
 سپاہیوں اور افسروں نے اسے روکا تو وہ بہت بد زبانی سے پیش آیا، نیز انہیں
 کوئی مار کر لٹکے کو نکال کر لے جانے کی دھمکی دی۔ افسروں کے بیانات سے یہ بھی
 یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سہ پہر کو مع اٹھارہ بیس سپاہیوں کے لٹکے کو لے جانے کے لئے
 اور گارڈ سے لڑنے کے واسطے آئیگا۔ فرزند تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ اسی وقت
 حوالہ کی حفاظت کے لئے معقول کارروائی کرو۔ تاکہ وہاں سے لٹکے کو نہ نکال
 لے جا سکے۔ اور ہدایت کرو کہ کوئی شخص کسی قیدی کو رہا نہ کرے۔ زینہار دہر نہ
 کرو۔ کیونکہ اگر ایسی باتوں سے تغافل شعاری کی گئی تو ہمارے اقتدار کو صدمہ پہنچے گا
 ہماری ہر باتوں کی توقع رکھو۔

پشت پر نوٹ ہے جو غالباً مرزا امغل کا ہوگا۔ مگر دستخط دہر نہیں بلکہ جب
 فرمان شاہی حوالہ پر گارڈ متعین کیا گیا۔

مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء

فرمان نمبر ۳۔ مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء۔ بنام مرزا امین علی خان صاحب
 حکم مع بادشاہ کی مہر و مہر صحت کے [شہرہ آفاق دلاور مرزا امین الدین
 علی مرزا امین علی خان صاحب بہادر معلوم ہو کہ فوج کی روزانہ یا ماہانہ تنخواہ
 دینے، اور میگدین کے ضروری مصارف اور اخراجات تو پچنانہ و بارود کے لئے
 خزانہ میں روپیہ بالکل نہیں ہے اور بارود نہ ہوئی تو دشمن سے لڑنا دشوار
 ہو جائے گا۔ لہذا ضرورت ہے کہ فی الفور کہیں نہ کہیں سے بغیر سود کے تنصیف
 لیا جائے اور پنجابی سوداگروں اور انگریزوں کے مالداروں کو روپے سے بھی روپیہ
 لے کر خزانہ میں داخل کیا جائے۔ نیز یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ہندیاں بنا کر ہمارے
 پاس بھیجنا کہ ہماری مہر خاص اس پر ثبت کی جائے اور روپیہ وصول کرنے کے
 لئے انہیں تسلیم کیا جائے جس میں معاہدہ ہو گا کہ مالکداری کی آمدنی وصول ہونے
 پر سب کا روپیہ ادا کر دیا جائے گا قرض مذکور سے کچھ بھی باقی نہ رکھا جائے گا سب ادا کر دیا جائے گا سہ تمام گول
 کو تین دلاور، ماسوا اسکے اگر وہ لگ چہرہ کا بند بستی کرے تو علاوہ اسی قرضہ ادا کر نیکیا نہیں
 اپنے اپنے مرنے اور بیاخت کے موافق ملازمت اور انعام سہ دیا جائے گا۔ اگر کسی نے
 بند و بست کرنے سے گریز کیا اور کہنا نہ مانا، بلکہ جیلے حوالے کر تاراج تو فرزند مابدوست
 نہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ ان کو سخت سزائیں دو تاکہ مابدوست و انبال سے
 پھر سرتابی نہ کریں۔ اور فوج، تو پچنانہ و بارود، کے انتظام اور کاروبار میگدین
 میں کوئی غفلت نہ واقع ہوئے پائے۔ اور تمام ضروریات روزمرہ ہوتی رہیں تم ایسے
 طریقے اختیار کرو کہ تین روز کے اندر اندر خزانہ روپیے سے معمور ہو جائے۔ اپنے
 کارندوں کے ذریعے بھی روپیہ وصول کر سکتے ہو۔ مگر ان سوداگروں کو جنہوں
 نے گذشتہ وقت میں راولدولہ مرحوم کی معرفت قرض دیا تھا، یا وہ لوگ جن کے
 پاس مقررہ وقت پر ادائیگی کی دستاویزیں ہوں نہ تیا جائے ایسے تمام آدمیوں

مطالبہ نہ کیا جائے تاکہ ہماری ہر کے ثبت شدہ دستاویزوں میں کچھ فرق نہ ہو جو ہم انہیں نے چکے ہیں۔ اور اس طرح دوسروں کے لئے ناامیدی پیدا ہو جائے ہماری ہر باتوں کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۳۷ - مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء بنام بندہ را بن عرف بندہ مال حکم جس پر خاص ہر شاہی شہسوار [خزانی تو پچانہ - ایک سالہ

جس پر ہماری ہر خاص ثبت ہے۔ اور جو ۳۱۹ روپے ۹ آنے چھپائی کی دستاویز ہے تم یہ روپیہ جلد خزانے میں داخل کرو۔ تاکہ اہل توپخانے کی چھ مہینے کی تنخواہ جو ہمارے ذمے باقی ہے ادا کر دی جائے۔ اس کی یہ قصہ ہے کہ یہ روپیہ بعد میں بھیجا جائیگا سوداگر ان شہر نے وعدہ کر لیا ہے جن سے رائے مکند لال بہت جلد روپیہ وصول کر لائیں گے۔ اس وقت اس معاہدہ کا تمام روپیہ ادا کر دیا جائیگا۔ روپیہ وصول کرنے اور قرض لینے کے بہت سخت احکام جاری کئے گئے ہیں پس تم روپیہ خزانے میں داخل کرو۔ اور مطمئن رہو اس حکم کو ضروری جانو اور جو تحریر ہے اس پر عمل کرو۔

فرمان نمبر ۵ - مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء بنام ملازم خاص مکند لال بہادر حکم جس پر بادشاہ کی ہر خاص شہسوار [تم پر ہماری عنایات ہوں معلوم ہو کہ قرض شاہی کا جمع کیا ہوا ۵۳۰۰ روپیہ گنگا رام چیر اسی کی معرفت وصول ہوا جس کے بدلے ہماری ہر خاص کی ایک رسید دیدی گئی ہے۔ اور مابہ دولت کے خادم خاص انتہارے نام ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو جب ان رسیدوں کے بہت جلد روپیہ ان سوداگروں سے جنہوں نے وعدہ کر لیا ہے وصول کر لو۔ رائے بندہ را بن سے چار ہزار ایک سو اٹھانوے روپے ساڑھے نو آنے ایک روپیہ بیگزہ

سود پر لیا گیا ہے۔ تاکہ تو پچانے والوں کی چھ ماہ کی تنخواہ ادا کر دی جائے۔ پس تمہیں مکھا جاتا ہے کہ بہت جلد روپیہ جمع کرو اور چار ہزار ایک سو اٹھانوے روپے

سائے نو آئے مع سودا واکر کے ہماری تحریری رسید جس پر مباد و ملت کی ہر خاص ثبت ہے واپس لے لو۔ اور ہمارے حصوں میں پیش کرو۔ بعد میں جو کچھ وصول ہو خزانے میں داخل کرو۔ ان الفاظ کو بہت ضروری جانو۔

فرمان نمبر ۶۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی، ۱۸۵۷ء { بنام مرزا اسفل } سرزند شہرہ آفاق دلاور محمد ظہور الدین عرف مرزا اسفل بہادر، معلوم ہو کہ رنجک کو کوئلہ وغیرہ کی سرکاری آمدنی وصول نہونے سے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ اور چونکہ ہم کو اپنے تمام ملازموں کا اور خصوصاً ان کا جن کو چھ ماہ بعد تنخواہ ملتی ہے زیادہ خیال رہتا ہے اس لئے بند راہن عرف بندی مال خزانچی کے نام ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کی تنخواہ کا بند و بست کر دے۔ اور ایک دستاویز جس پر ہماری ہر خاص ثبت ہے برائے چار ہزار ایک سو اٹھانوے روپے سائے نو آئے لکھدی ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہمارے کارندے سوداگر ان شہر سے رائے مکند لال کی معرفت روپیہ وصول کر کے پہلے اسی کا ادا کر دینگے۔ خاطر جمعی اور اطمینان کے لئے تم بھی خزانچی مذکور کے نام حکم جاری کرو و تا کہ وہ بالکل بے فکر ہو کہ جلد تر روپیہ کا بند و بست کرے۔ اور آج ہی اہل توپخانہ کی چھ ماہ کی تنخواہ تقسیم کر دیجائے جس سے وہ لوگ بدستور سلطنت کی ملازمت کرتے ہیں۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو،

فرمان نمبر ۷۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی، ۱۸۵۷ء { مبلغ ۴۱۹۸ روپے نو آئے چھ پائی } معاہدہ یا پراہمیری نوٹ برائے مذکورہ منہ بند راہن خزانچی سے ایک روپیہ جس پر بادشاہ کی ہر خاص ثبت ہے { فی صدی فی ماہ سود پر برائے اہل توپخانہ۔ بابت تقسیم تنخواہ چھ ماہ لے کر داخل خزانہ شاہی کیا گیا اور یہ قرار ہے کہ شہر کے سوداگروں کو مذکورہ یعنی ۴۱۹۸ روپے نو آئے وصول کر کے خزانچی مذکور کو مع سود و ریزہ چائینگے اور باقی نہ رکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ آخر اجابت شاہی میں بھی صرف نہ کیا جائیگا۔ یہ

دستاویز بطور معاہدے کے ہے

عرضی نمبر ۳۔ مؤرخہ ۶ راکت، ۱۸۵۷ء کو مرزا امعل (بغالی خدمت یافتہ) جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ شہر کے تمام صاحب اقتدار لوگ اور جملہ عوام الناس کہتے ہیں کہ فوج کے مصارف کے لئے روپیہ دینے میں ہمیں انکا نہیں ہے لیکن وہ بہت شکر گزار ہوں گے۔ اگر ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب، ہندو مسلمان، ہر شخص کے مذہبی معزز اشخاص کی معرفت روپیہ وصول کیا جائے اس طریقے سے ایک بیش قرار رقم وصول ہو جائے گی۔ اور لوگ خوشی سے چندہ دیجئے۔ لہذا میں عرض کرتا ہوں کہ اسے منظور فرمایا جائے۔ اور باشندگان شہر کی درخواست کے بموجب مقتدر مذہبی لوگوں کو اس کام میں لگا دیا جائے جسکے نام علیحدہ فہرست میں مندرج ہیں رزرقی دولت و سلطنت کی دعا میں اگر تمام باشندگان شہر حیدہ دیں گے تو ایک کثیر قسم ہاتھ آئیگی، اور تاجدار کے کہنے کو کوئی نہ ٹالے گا۔ جملہ مذہبی اساتذہ شہر کے ناموں کی فہرست بھی اس میں شامل ہے جن میں سے ہر ایک اپنے عہدے اور مرتبے کے موافق متنازع ہے۔ ان لوگوں سے کسی ایک کا عذر بھی قابلِ سماعت نہ ہونا چاہئے۔ ہندوؤں کو یقین ہو جائیگا کہ حضور ہندو اور مسلمان میں کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ اور ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں اور فوج کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ تمام باشندگان شہر، کیا ہندو اور کیا مسلمان، ہر ایک نے اس کے مصارف کے لئے چندہ فراہم کیا ہے۔

عرضی ظہور الدین

حکم شاہی پیل سے لکھا ہوا

تدبیر نہایت مقبول ہے۔ منظور کی جاتی ہے۔

فرمان نمبر ۸۔ مؤرخہ ۷ راکت، ۱۸۵۷ء کو بنام خدام خاص، مورد الطاف بادشاہ کے ہاتھ لکھا ہوا حکم

ممبران کورٹ

قمر باد دولت

کی غنائیت جو۔ اور معلوم ہو کہ چوں کہ تم سلطنت کے خیر خواہ ہو۔ لہذا بموجب
 تنہاری عرضی کے جنہیں دیہات میں ہر طرح سے مالگنداری کی آمدنی وصول
 کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ تم سوداگروں اور مقدر باشندگان شہر سے ہنایت
 نرمی اور ملامت سے روپیہ وصول کرو۔ ہر ایک سے نرمی کا بڑا ذکر و ادھبک
 کے لئے ہنایت معقول انتظام کر کے شہر اور باشندگان کی حفاظت کرو۔ اور
 دشمنان دین سے لڑو۔ تنہارے تمام انتظامات اور درخواستیں قبول کی جائیں
 ان میں کوئی حتمی کہ شہزادے بھی دخل نہ دے سکیں گے۔ اور جو روپیہ تم تاجروں
 اور شہر کے مقدر باشندوں سے وصول کرو گے وہ تنہارے ہی کورٹ میں
 جمع رہیگا۔ اور جو فوج اور میگروں وغیرہ کی ضروریات میں کام میں لایا جائیگا
 اور جب علاقوں سے مالگنداری آمدنی وصول ہوگی تو سب سے پہلے سوداگروں
 کا تقسیم سود ادا کیا جائیگا۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر ۴۔ مورخہ ۱۴ اگست، ۱۸۵۷ء از مخدوم اس سالک امیر
 خلاصہ درخواست جو اوپر لکھا ہوا،

ہم فدویان باد چٹانے کے برتن فروخت کیا کرتے ہیں اور ہزار ہا مصیبتوں
 سے گھرے ہوئے ہیں۔ پہلی مرتبہ حضور کے ۵۰۰ روپے اور دوبارہ مرزا خیر سلطان
 کی معرفت قرض دے چکے ہیں۔ مہران کورٹ و انسران فوج ہماری تباہی کے
 درپے ہیں۔ اور تیسری مرتبہ پھر روپیہ طلب کرتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ خدام
 سلطنت پر حضور رحم فرمائیں اور انسران فوج کو اور روپیہ دیا کر شہر کو
 بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور سے
 خفی نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت کے حکم سے چھ ہزار روپیہ خزانے میں داخل
 کر دیا تھا، اور اس وقت کہا گیا تھا کہ ان سے اب اور روپیہ طلب نہ کیا جائیگا

پہلے بھی غلاموں کے ملکانات لوٹ لئے گئے تھے چنانچہ جس روز میرٹھ سے چلے
 دہلی آئیں ہمارا مال و اسباب تاخت و تار کھڑا کیا گیا۔ ہمارے تمام ساہوکاری
 کا کاروبار خورد و برد کر دیا گیا۔ اور اگرچہ ہم بالکل معذور تھے مگر حضور کا حکم
 پورا کرنے کے لئے ہم نے اپنے زیورات اور بقیہ مال فروخت کر کے روپیہ پورا
 کیا اور داخل خزانہ کیا۔ یہ روپیہ تین اور پچاس جون ۱۸۵۷ء کو داخل خزانہ
 کیا گیا تھا۔ پھر کیا ملٹا نجیف اور مرزا خیر سلطان بیگ بہادر نے ہم پر
 زور ڈالا۔ اور دوسری بار فوجی اخراجات کے لئے روپیہ طلب کیا ہم نے
 ہزار خرابی ۵۰۰ روپیہ جمع کر کے دیا۔ جس کے بدلے ہمیں رسید اور ایک فرمان
 جس پر شہزادے خیر سلطان بیگ کی مہربانی کہ اب کوئی فوجی افسر یا ملازم
 سلطنت کو بارہ کچھ طلب کرنے کا حجاز نہیں ہے۔ تاہم پھر اب افسران کوٹ
 نے غلاموں سے تیسری بار روپیہ طلب کیا ہے اور بتا رہی ہے کہ درپے ہیں۔ ہم
 خیر خواہوں کو کبھی حضور کے حکم سے انکار نہیں ہے اور ہمارا پشت پناہ
 خدا ہے یا حضور ہیں۔ چونکہ دوسرے ہزار وقت فراہم کر کے ہم نے چکے ہیں۔
 اور اب ہماری روزمرہ کی ضروریات بمشکل پوری ہوتی ہیں۔ پس ادروئے
 انصاف اور رعایا پروری حضور تمام افسران فوج و سلطنت کے نام حکم نافذ
 فرمائیں کہ غلاموں سے تیسری مرتبہ کچھ نہ طلب کیا جائے۔ تاکہ غلام تباہی و
 بربادی سے جسکے یہ لوگ درپے ہیں بچے رہیں۔ اور حضور کے انصاف کے
 ذریعہ امن پاکر ترقی اقبال کی دعائیں کولتے رہیں۔ اور ہمیں تو ان کی غارتگری
 و زبانیوں سے غلاموں کی جانیں قربان ہو جائیں گی۔ واجب تھا عرض کیا۔
 در ترقی اقبال کی دعائیں (عریفہ فدیہ ان مقرر اس دسا لگرا م تاجران دہلی
 مقرر اس دسا لگرا م تاجران کے مہدی میں دخط ہیں۔

حکم جس پر بادشاہ کی ہوسر ثبت ہے

بنام مرزا مغل !
مؤرخہ ۲۷ اگست، ۱۸۵۶ء

فرزند - شہرہ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرت مرزا مغل بہادر !
معلوم ہو کہ سوداگر و اجی و کس گرد والا غزنہ شاہی کو دو مرتبہ روپیہ دے چکا ہے
اور نیز سلطنت کے قرض فراہم کرنے میں بھی بہت امداد دی ہے۔ پس فرزند نہیں
لازم ہے کہ اس سے اب کچھ نہ طلب کیا جائے۔ ہمارے احکام کو ضروری سمجھو۔
اور ان پر عمل کرو۔

عرضی نمبر ۵: تاریخ نہیں ہے { از بنی بخش و دیگر اشخاص - حضور بادشاہ
جہاں پناہ ! سود بانہ التجا ہے کہ موجودہ بد امنی میں غلاموں کا دافر نقصان ہوا
ہے۔ تمام روزگار جو کلکتہ، دہلی، انبالہ، لاہور، کانپور، میں تھا بالکل تباہ ہو گیا
ہے اور ہمارا مال لوٹ لیا گیا ہے۔ جس کے علاوہ پچھلے قرضوں کا بار بھی ہمارے
سرور پر بکستور موجود ہے۔ ہم اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روزمرہ ضروریات
کو مشکل پورا کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت مقتدر اشخاص کی شہادت اور ہمارے ہی کھانوں
کے ملاحظے سے اس بیان کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔ مرزا مغل صاحب ہم سے
۵۰۰۰ روپیہ طلب کرتے ہیں، حیران ہیں کہ کہاں سے لائیں؟ اس وقت تو ہمیں
۵۰۰ دینا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ تا بعد ازاں تین روز سے کپتان حیر حسین خاں کے
زیر حراست ہیں۔ کپتان موصوف نے ہیں عید الفضحیٰ کی نماز پڑھنے تک کے لئے
اجازت نہیں دی، لہذا ہم سب قیدی ہیں کہ اعلیٰ حضرت ہماری رہائی کے لئے احکام
جاری فرمادینے کو دعا ہے کہ حضور تابد ہم غلاموں کے سر ہو قائم رہیں) ہم میں
روز سے بارہ سو مجاہدین کا انتظام کر رہے تھے اور اب اس سے زیادہ ہم جمع
نہیں کر سکتے۔ اور جو ہماری طاقت سے باہر ہو اسے کیونکر کیا جاسکتا ہے۔ حضور

کے عدل و انصاف پر بھروسہ کر کے التجا ہے کہ ہماری رعایتی کے احکام صادر
 کر دیئے جائیں۔ واجب سمجھ کر عرض کیا رتقی سلطنت کی دعائیں،
 عریضہ نیاز مند ان بنی بخش حاجی ملا بخش، کریم بخش، جو اس بخت، پیر بخش فتح محمد
 محمد حسین، محمد بخش، احمد، کرم دین، حاجی احمد وغیرہ۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا امغل - آئندہ عمدہ برتاؤ کرنا چاہئے۔ اس قسم کے لوگوں کی دیکھنی بہت
 ضروری ہے اگر یہ ہم سے بد دل ہوں گے تو دشمن کو تقویت ہوگی اور ممکن ہے
 کہ یہ اس سے خفیہ طور پر مل جائیں جس سے بڑے بڑے نقصانات کا اندیشہ ہے،
 عرضی نمبر ۶ - تایخ نہیں ہے {از مرزا امغل - حضور بادشاہ جہاں پناہ
 حضور کو معلوم ہے کہ فوج اپنی ضروریات کے پورا نہ ہونے سے بہت عاجز آگئی
 ہے اور بھوک مرنے لگی ہے۔ تاہم ادارے اور سب سے حضور سے عرض کیا تھا کہ موجودہ
 دشواری دفع کرنے کے لئے کوئی تدبیر کی جائے چنانچہ حضور نے قرض اور چندہ
 وصول کرنے کا حکم جاری فرمایا تھا۔ اور مہر شاہی کامرا سلب بھی کترین کو عطا کیا
 تھا۔ بموجب اس کے کترین نے شہر کے پنجابیوں، سوداگروں، وغیرہ سے ذریعہ
 طلب کیا جن میں سے بعض نے قبول کیا اور لکھ کر دیا تھا کہ ہم ایک یا دو روڑیں
 روپیہ ادا کروں گے، مگر بعد میں وہ فراہم ہو گئے۔ میں نے ابھی سنا ہے کہ حضور نے
 محمد بخت خاں کو بھی ایک حکم دیا ہے کہ سوداگروں سے روپیہ طلب کرے اور
 وصول کر کے داخل رخنہ (کرے)۔ اس قسم کا معاملہ فوج میں نا اتفاقی اور
 ناراضی پھیلانے کا باعث ہوگا۔ لہذا وہ حکم محمد بخت خاں سے واپس منگوا لیا
 جائے اور حضور اس معاملے میں دخل نہ دیں۔ کیونکہ غلام نے روپے کا بندوبست
 کر لیا ہے۔ واجب سمجھ کر عرض کیا رتقی سلطنت کی دعائیں، عریضہ نیاز مند

ظہور الدین - تاریخ نہیں ہے -

حکم شاہی پنیل سے لکھا ہوا

حاجان من ! ایام جنگ وجدل میں احکامات کی تبدیلی وقار کو اور انتظام کو برباد کر دیتی ہے۔ ہم کو ضرورت روپے کی ہے۔ جس طرح اور جس جائز طریقے سے اس کا حصول ممکن ہو حاصل کرنا چاہئے۔ خواہ تمہارے ذریعے سے ہو یا کسی اور کے ان اختلافات ماہی سے فوج پر برا اثر پڑتا ہے اودہ بدل ہوتی جاتی ہے۔ تاریخ نہیں ہے وہی وہ اسباب ہیں جن سے انگریزوں نے دوبارہ فتح پائی۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۷ - تاریخ نہیں ہے { از محمد خیر سلطان محضور بادشاہ جہاں پناہ | مؤدبانہ عرض ہے کہ تاجدار دوسو سواروں اور ایک برگڈیر کے ہمراہ جو لارڈ صاحب کے حکم سے آیا تھا، صبح سے آبنک روپیہ فراہم کرتا پھر تارک۔ مکرہم تاجروں نے یہ جیلہ پیش کیا کہ گوری ٹنکر نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی شاہی شہزادے کو روپیہ نہ دیا جائے۔ بلکہ کورٹ میں داخل کیا جائے یا علیجا یا بیجیلہ بازی سخت قابلِ حریف۔ اس قسم کے بدذاتوں کو جو سلطنت کی امداد سے پہلو بھتی کرتے ہیں سخت سزا ہیں دی جانی چاہئیں تاکہ انتظام میں خلل نہ پڑے اطلاقاً عرض ہے رتقی اقبال و سلطنت کی دعائیں، عرضی فدوی محمد خیر سلطان - تاریخ نہیں ہے -

حکم شاہی پنیل سے لکھا ہوا

کسی کو ناراض نہ کیا جائے۔ ملامت سے سمجھا کر وصول کرنا مناسب رہاں دو لفظ پڑھے نہیں جاتے جو کچھ لکھا گیا ہے صرف ممانعت اور کچھ نہیں۔

راس عرضی اور اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا خیر سلطان محمد نجت خاں لارڈ گورنر کے ہوا خواہ تھے اور میرزا مغل کا دسوخ ان کو ناگوار تھا اور بادشاہ کا میلان اول دن سے محمد نجت خاں لارڈ گورنر کی طرف معلوم

ہوتا ہے۔ اور اسی اختلاف نے آخر فوج کو پراگندہ کر دیا۔ حسن نظامی

ضمن تنخواہ میں ترتیب شدہ کاغذات

عرضی نمبر ۱۸ - مؤرخہ یکم جون ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل - بجنور بادشاہ جہاں
پناہ | دو دن سے شاہدرے میں فوج لوٹ مار کر رہی ہے تنخواہ نہ ملنے کے
سبب ہند اعرض ہے کہ مجھے فی العز پندرہ ہزار روپیہ عطا کیا جائے تاکہ چار روز
کی تنخواہ تقسیم کر دی جائے۔ عرضی غلام ظہور الدین
بادشاہ کا حکم پیل سے لکھا ہوا

بنت خزانے سے پندرہ ہزار روپیہ دیدیا جائے مرزا مغل تمام کاروبار
میں مرزا فاضل بیگ خاں سے متفق ہو کر اس تمام روپے کا جو آج کی تاریخ تک
خزانے سے وصول ہوا ہو سب بنا کر ہمیں ارسال کیا جائے۔

فرمان نمبر ۱۸ - مؤرخہ ۲۲ جون ۱۸۵۷ء { بنام مرزا مغل } فرزند شہرہ
حکم جس پر شاہی ہریت ہے { آفاق دلاور مرزا ظہور الدین ع

مرزا مغل بہادر | معلوم ہو کہ من لال نے ہم سے کہا کہ کشمیری، اور بدرد و دھاند
اور دیگر برجوں کے محانتوں کو معزز الدولہ بہادر کے ذریعے روزانہ راشن میں
مٹھائی دی گئی ہے۔ اور ۱۱ جون ۱۸۵۷ء سے انہیں روزانہ خرچ ملتا ہے۔ راشن
یا روزانہ خرچ محکمہ فوج کے متعلق ہے اور یہ روپیہ شاہی خزانے سے لیا گیا ہے۔
اس لئے مابدولت سے درخواست کرتا ہے کہ فرزند مغل کے نام حکم جاری کریں کہ
روپیہ واپس کر دیا جائے۔ پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ بموجب اسکی فہرست

مرتبہ کے ۱۱ روپے واپس کر دو تفصیل نیچے درج ہے۔ آئندہ کے لئے تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ تو پچائے والوں کو بھی پیادہ فوج کی طرح یومیہ خرچ دے دیا کرو۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

۱۱ جون، ۱۸۵۷ء - بنام کنالی خاں

ردیہ۔ آئندہ۔ پائی

۸ - ۰ - ۰

۱۲ جولائی

۴ - ۰ - ۰

۱۳ جولائی

۱۲ - ۰ - ۰

۱۴ جولائی

۴ - ۰ - ۰

۱۵ جولائی

۴ - ۰ - ۰

لاہوری دروازے والے ۳ - ۰ - ۰

می نطین ۳ - ۰ - ۰

۱۶ جولائی کنالی خاں داسی طرح بہت طول غلطی حساب لکھا ہے جس کا کل مجموعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جلد ۱۱۔ آئندہ۔ پائی

عرضی نمبر ۲۔ مورخہ ۹ جولائی، ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل حضور بادشاہ

جہاں پناہ با عرض ہے کہ غلام نے فوج و سواروں اور پیادوں کو مطمئن

کر دیا ہے کہ ملک پر قبضہ ہوتے ہی تمہیں ترقی ملے گی۔ اور خواہ ویجائے گی۔ اور

جب غنیمت کو شکست فاش دیدی جائیگی اور خاطر خواہ آمدنی وصول ہونے لگی تو

انعام دیا جائیگا۔ ان طریقوں کا ایک خاکہ حضور کی خدمت میں بھی ارسال ہے

حضور اپنے دست مبارک سے ایک فرمان بنام افواج لکھ کر جاری کریں تاکہ وہ بالکل مطمئن ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ حضور کو ان سے کس قدر

محبت ہے۔ پھر وہ اپنی جانوں سے بھی دریغ نہ کریں گے اور اعلیٰ مراتب کی امتیازیں

دلوں میں پیدا ہو جائیں گی دلتوں کی اقبال کی دعائیں (عرفیتہ فدوی ظہور الدین ہر سرکاری) کمانڈر انچیف بہادر“ کوئی حکم نہیں ہے نختی شدہ خاکہ شامل نہیں ہے رچونکہ پادشاہ اپنی خوشی اور مرضی سے فوج کے شریک نہ ہوئے تھے۔ اور اپنے شہزادوں کی باہمی اختلافات اور فوج کی سرکشی سے ان کو اندیشہ ہو گیا تھا کہ اب ان کا ثابت قدم رہنا دشوار ہے اس واسطے انہوں نے مرزا مغل کی اس درخواست پر کوئی حکم دیا کہ ان کی خواہش پر عمل کیا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۳۱۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل۔ بحضور بادشاہ کلاں جہاں پناہ منو دبانہ عرض ہے کہ آج محمد جہانگیر خاں کپتان توپخانہ راجہ گو ایار کی ایک درخواست مع ایک فرضی فہرست کے موصول ہوئی ہے اس نے تحریر کیا ہے کہ کچھ روپیہ برائے خوراک و ضروریات زندگی کے عطا فرمایا جائے اور حضور کا حکم ہے کہ نئی آئی ہوئی فوجیں بریلی کی فوجوں کے جنرل کے پاس درخویش دین کو اصل عرضی ارسال خدمت ہے جو حکم ہو گا عمل میں لایا جائیگا ترقی سلطنت کی دعائیں عرضی کے نیچے نوٹ۔ اسی درخواست میں کوئی نختی شدہ کاغذ نہ تھا۔

عرفیتہ تا بعد از ظہور الدین

۳۱ اگست ۱۸۵۷ء

دستخط کلیان نراین

حکم شاہی

جانن کپتان کو مطلع کر دو کہ خزانہ بالکل خالی ہے۔

سرے پر ایک گوشہ میں نمبر جو غالباً انڈکس نمبر ہوگا) ”۷“ اور اس کے نیچے ہی نوٹ ہے، ”موصول ہوا ۲۶ جولائی ۱۸۵۷ء“

عرضی نمبر ۳۲۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل۔ بحضور جہاں پناہ بادشاہ سلامت! منو دبانہ التجا ہے کہ حضور نے جو ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء کو...

مع ۲۰۰۰ روپے کسٹریٹ فندے سے عطا فرمایا تھا وہ سب خرچ ہو گیا۔ اور اب بالکل باقی نہیں رہا۔ حضور نے نو آمدہ سواروں کے لئے حکم دیا ہے کہ فدوی ان کے خرچ وغیرہ کا بھی بند و بست کر دے۔ جن سواروں کے نام آخر میں درج ہیں وہ سولہ اور مہینہ روز کا خرچ مانگتے ہیں یعنی ۱۲ جولائی، ۱۸۵۱ء تک کا خرچ مانگتے ہیں۔ لہذا غلام کی گزارش ہے کہ دس ہزار روپیہ عطا فرمایا جائے تاکہ ان لوگوں کی تنخواہ ادا کر دی جائے۔

معزز الدین خاں رسالدار	۱۵ روز	۱۹۶۶ء
مردان خاں مع دس آدمیوں کے	۱۲ جولائی تک	۲۲۸
طرہ دار خاں فیض الدین خاں	۱۰ ایوم	۱۵۹۴
سید گلزار علی مع ۳۲ آدمیوں کے	۱۸ جولائی تک	۱۴۰
غازی الدین خاں سالدار ۱۲ آدمی	۱۳ - روز	۱۹۵۰
جلد الحید خاں مع دو آدمیوں کے	۹ - روز	۱۳۳
احمد خاں و مداری خاں رسالدار جنہیں آخر ماہ تک دیدیا گیا تھا مگر پھر میں روز کا الاؤنس طلب کرتے ہیں۔ عرضی غلام ظہور الدین۔ سرکاری مہر۔		
دو کمانڈر ریجنٹ بہادر		

ران مطالبات سے حساب داں لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایام غدر میں شاہی خزانے سے سپاہیوں کی کتنی تنخواہ مقرر رہی۔ حسن نظامی

حکم شاہی منسل سے

خزانے میں روپیے کی قلت ہے۔ اتنی کثیر رقم ادا نہیں کی جاسکتی جو کھوڑا بہت چاہیں انہیں ضروریات کے لئے کچھ دیدیا جائے۔

عرضی نمبر ۵۔ مورخہ ۱۲ جولائی، ۱۸۵۱ء { از مرزا مغل۔ کھنور باونشا

جہاں پناہ ! نہایت اوج سے عرض ہے کہ لکھنؤ کے ملے قاعدہ سواروں کے رسالے نبرا کے رسالہ دار کو آج تک کی تنخواہ بالمشافہ دیدی گئی ہے ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء کو انہوں نے پھر ایک درخواست پیش کی ہے جس طرح دوسروں کو الاؤنس ملتا ہے انہیں بھی ملنا چاہئے۔ اور انیس روز کا الاؤنس طلب کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ خزانہ خالی ہے اور اسی لئے وہ روزانہ الاؤنس کی درخواست کرتے ہیں۔ اب جو حکم جاری کیا جائے تعین کی جائے گی رتقی دولت و سلطنت کی دعائیں رضی اللہ عنہما

حکم شاہی نسل سے لکھا ہے

جن لوگوں کو ماہوار ملتا ہے انہیں روزانہ الاؤنس نہیں دیا جاسکتا۔
مرے پر لوٹ۔ موصول ہوا۔ مؤرخہ ۲۶ جولائی، ۱۸۵۷ء نمبر ۹، ”رغاباً“
انڈکس نمبر ہے (جو فوجی ملک کو آزاد کرنے کے لئے باغی ہوئی تھی وہ الاؤنس پر صند کرتی تھی۔ انجام کا خیال اس کو نہ تھا۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ ان کے ہاتھوں مجبور تھے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۶۔ تاریخ نہیں ہے مگر حضور بادشاہ جہاں پناہ ! خداوند! گذارش ہے کہ جو لوگ ہانسی انحصار سے جاں نثار کی ماتحتی میں آئے ہیں وہ دو مہینے اور میں روز کی تنخواہ طلب کرتے ہیں۔ یہ لوگ، سرسہ، حصار۔ ہانسی۔ وغیرہ سے نہایت حفاظت اور دیا منڈاری سے خزانہ لائے ہیں اور حضور کے شاہی خزانے میں داخل کر چکے ہیں۔ اور یہاں روزمرہ اپنی تین چار رہائیں قربان کر کے وفاداری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔ لہذا انہیں تنخواہ ملنی چاہئے۔ تا بعد ارنے انہیں سمجھا دیا ہے اور بجائے دو مہینے میں روز کی بحال صرف ایک ہی مہینے کی تنخواہ دلا دی جائے۔ اگر اتنی بھی نہ دی گئی تو فوج کے

منتشر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ میں نے اس کے ساتھ تنخواہ کی تفصیل لکھ دی ہے تاکہ منظوری کا حکم صادر فرمایا جائے۔ واجب تہان کر عرض کیا رتقی اقبال کی دعائیں در خواست خادم خاص محمد عظیم عفی عنہ
وستخط

وستخط کے نیچے نوٹ: ”مہر فی الحال موجود نہیں سٹی“

حکم شاہی پسل سے

مرزا منگل۔ ایک مہینے کی تنخواہ دیدی جائے

عرضی نمبر ۱۔ تاریخ نہیں ہے { حضور بادشاہ جہاں پناہ! بموجب حکم حضور کے گڑھی ہر سرو کی مالگذاری آمدنی کا ۰۰۰۰ روپیہ خزانے سے لے کر سپاہ کا چار روز کا الاؤنس تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اب دو روز کا الاؤنس اور باقی ہے اور گڑھی ہر سرو سے آئے ہوئے روپیے میں سے ۰۰۰۰ روپے ۱۳ آئے خزانے میں باقی ہیں۔ لہذا امید ہے کہ حضور حکم جاری فرمائیں گے تاکہ وہ ڈیم بھی خزانے سے لیکر پیادوں اور سواروں کو باقی مانڈ الاؤنس بھی دیدیا جائے۔ واجب سمجھ کر عرض کیا رتقی اقبال و دولت کی دعائیں در خواست تالبدار ظہور الدین۔

حکم شاہی پسل سے

پانچ پانچ ہزار روپے۔ دو مرتبہ، دو روز کے الاؤنس کے لئے سابق میں منظور کیا جا چکا تھا۔ اور پھر اور بھی بھیجا گیا۔ کیا اسے تقسیم کر دیا گیا؟ تاریخ نہیں ہے

کاغذات ترتیب شدہ ضمن فوج

عرضی نمبر ۱۔ مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۵۶ء { از شیخ بنو نامک اور چو الیسویں

پیادہ رجٹ کے ہاں سپاہیوں کی۔

مجنور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدانہ عرض ہے کہ تابعدار آگے سے
۹۰ عربی گھوڑے لے کر میرٹھ روانہ ہوئے تھے۔ علی گڑھ تک بجاخت تمام لے
آئے اور وہاں سے بلند شہر بھی پہنچ گئے۔ بلند شہر میں ہزار ہا
دھنقانوں نے آکر خزانہ شاہی لوٹنا چاہا۔ ہم نے خدا پر توکل کر کے ان پر حملہ
کیا۔ اور خزانہ اور گھوڑے ان کی لوٹ سے بچائے اور وہی کی طرف روانہ ہوئے
تاکہ یہ مال حضور کے سپرد کر دیں۔ مگر جب کشتی والے پل پر پہنچے تو ہمارے پاس
۸۲ گھوڑے رہ گئے تھے اور ۲۵۰۰ روپیہ تھا جو دو گاڑیوں میں لدا ہوا تھا
اور جب ہم پل عبور کر چکے تو کئی قصبائی آئے اور سائیسوں کو زور دیکر کہ
گھوڑے چھین کر لے گئے۔ جب وہ آرہے تھے تو ہمیں گمان تھا کہ انہیں حضورؐ نے
ہماری حفاظت کے لئے روانہ کیا ہے مگر نہ کبھی ہم انہیں گھوڑے نہ لے جاتے
دیتے۔ خزانہ اور بائیس گھوڑے جو باقی رہ گئے ہیں سرکار کے سپرد کئے چکے
ہیں۔ گمشدہ گھوڑے اب بھی چند لوگوں اور سواروں کے پاس موجود ہیں۔
جنہوں نے زبردستی ہم سے چھین لیا ہے اور ہمارے سائیس انہیں شناخت
کر سکتے ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ حضور مرزا منگل کے نام حکم جاری فرمائیں کہ
وہ گھوڑے جو سائیس بتائیں ان لوگوں سے واپس لے لئے جائیں۔ اور
سرکار میں داخل کر دیئے جائیں۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پینل کا حکم

مرزا منگل تحقیقات کر کے گھوڑوں کا سراغ لگایا جائے اور بعد میں جس طرح
مناسب ہو معاملہ صاف کیا جائے۔

پشت پر نوٹ: ”التوا میں ڈال دیا گیا“ ”التوا میں ڈالنا یا تو اس وجہ سے

ہو کہ عرضی درست نہ سہتی۔ کیونکہ عرضی دہندہ خود ہی قصبائی و مقامیوں کے
لوٹنے کا ذکر کر کے الزام سواروں پر لگاتے ہیں۔ کہ گھوڑے ان کے پاس ہیں
اور بادشاہی دفتر نے کسی دباؤ سے مقدمے کو دیا۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۲۔ مؤرخہ ۲۹ مئی، ۱۸۵۷ء { از مرزا غل ! } بجنور جہاں
پناہ بادشاہ سلامت ! چونکہ اعلیٰ حضرت نے فوج کو میرٹھ جانے کا حکم صادر
فرمایا ہے۔ لہذا رسد وغیرہ کے انتظامات کے لئے میں سوار اور پچاس پیادے
پہلے سے جانے ضروری ہیں۔ امید ہے کہ خادم کو ان کے روانہ کرنے کی اجازت
مرحمت فرمائی جائے گی۔ عرضی کمترین ظہور الدین

حکم شاہی پنیل سے لکھا ہوا

میر حیدر حسین خاں ۲۰ سواروں کو اور شاہ رخ بیگ پچاس پیدلوں کو روانہ
کر دیں راکھے پڑا نہیں جاتا۔ - دیہ ناد اتھیت کا طرز عمل تھا۔ ورنہ
کمانڈر انچیف کے اختیار کی بات تھی بادشاہ سے حکم لینے کی ضرورت نہ سہتی
اس میں بھی محمد نجات خاں والہ اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۳۔ تاریخ نہیں ہے { از گوری شنکر کل افسر پیدل بلٹن ہریانہ
بجنور بادشاہ غریب پرور ! یہاں کی یہ حالت ہے کہ خدا کے حکم اور حضور
کے اقبال سے اعلیٰ حضرت کی فرمانروائی آج دس بجے صبح قائم ہو گئی۔ اضلاع
حصار اور سرحد و تاحال رجسٹ کے قبضے میں ہیں۔ اور یقین ہے کہ فوج
خزانہ لے کر بہت جلد حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ حضور سے عرض ہے
کہ ہمارے پاس فوج بسبب امن و عام کے رخصتی ہونے کے بہت کم رہ گئی
ہے۔ اب تک ہم نے کئی دستے بنا لئے تھے جو باری باری ~~سوار~~ اور حصار میں
رہتے تھے۔ انسی اور سرحد کے درمیان ۹۰ میل کا فاصلہ ہے اور انسی سے

دہلی ۱۰ میل ہے۔ اس لئے ہماری ایک ہی رجمنٹ کو دو ضلعوں کا خزانہ کے کر
ایک سو اسی میل کا سفر کرنا نہایت مشکل ہے اور حضور سے عرض ہے کہ کچھ
توبہ خانہ اور رسالہ بطور گارڈ ارسال کیا جائے۔ نیز ہماری جگہ قائم مقام بھیجے
جائیں۔ اور ایک حکم بھی جاری کیا جائے کہ آیا براہ رشتہ جعفریوں یا جعفر
ہو کر۔ دیگر عرض یہ ہے کہ برطانوی افواج پر حملہ کرنے کے لئے کونال سے آئینگی
پس حضور ان سب امور پر غور فرما کر حکم عنایت فرمائیں رتقی دولت و سلطنت
کی دعائیں عرض فیض نیاز مند گوری شکر سبک پلٹن ہریانہ
حکم شاہی بدست خود پیل سے لکھا ہوا

مرزا مغل یہ تمام ضروری انتظامات کر دیئے جائیں

فرمان نمبر ۱ مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۵۷ء بنام حبلہ افسران و سواران رجمنٹ
نمبر ۱ بے قاعدہ سواران، دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۱ پنج کی کمپنی کے دو نفر دیسی
پیادہ نمبر ۲ کی کمپنی کا ایک نفر، اور تمام دیگر سواران و پیدل، مع چینی لالی ڈاچرن
سواران رسالہ پنجم۔ رجمنٹ نمبر ۱ بے قاعدہ سواران،

ہمارے دربار شاہی میں حاضر ہو۔ اور تمام فوج، سوار و پیدل میں سے
جو چاہے آئے اور اپنے ہمراہ اسلحہ جنگ اور خزانہ بھی لیتے آؤ۔ ان لوگوں کو
اس شرط پر اجازت ہے کہ وہ کسی کو نہ سستائیں اور لوٹ مار نہ کریں۔ یہ سمجھ لیا
جائے کہ مابعد دولت کے پاس ان تمام احکام کی بغیر حیلہ و حجت تعمیل کرنی ہوگی۔
جو دیئے جائیں گے پس بے چون و چرا مابعد دولت کے پاس حاضر ہو اور بیان گو وہ خزانہ
بھی ہمراہ لیتے آؤ۔ تم غلاموں پر شاہی شفقت رہے گی۔

عرضی نمبر ۴۔ مورخہ ۹ جون، ۱۸۵۷ء از مرزا مغل سکھنور بادشاہ
جہاں پناہ سلامت! حضور نے تاجدار کو باختری کے ہمراہ جانے کا حکم

دیا ہے۔ اور تاجدار نے جنرل عبدالصمد خان بہادر سے مشورہ کیا کہ وہ بھی ہمراہ چلیں تو انہوں نے جواب دیا کہ پیدل کا کوئی بھروسہ نہیں صرف رسالے پر اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ نہ میں بجاؤں اور نہ وہ جائیں اور کہا کہ جب نو میس کی فوجیں آجائیں گی اور سپاہیوں کو بخوبی قواعد و بنالیا جائیگا۔ اس وقت میرا اور ان کا باڑی میں جانا مناسب ہوگا۔ چوں کہ حضور کا حکم ہے کہ جنرل مذکور کے خلاف مشورہ کوئی کام نہ کروں۔ اس لئے میں نہیں جاتا۔ اس کی بابت اور بھی عرض کرنا ہے جو زبانِ عرض کروں گا اور حضور کا فرمان تھا کہ میر حیدر حسین کو تو بچائے میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ ورنہ باعثِ خفج حضور ہوگا۔ چنانچہ ہمدی نے تو فقیہ کو دی تھی۔ مگر سواروں نے نہ مانا اور میر حیدر حسین کو اپنے ہمراہ لے گئے رترقی سلطنت و اقبال کی دہلیلیں

برصغیر تاجدار مرزا ظہور الدین

حکم شاہی پبل سے لکھا ہے

مطلب سمجھ لیا گیا۔ بموجب رسالے عبدالصمد خاں عمل کر دے۔
 ریا و شاہ افسردوں پر اپنے حقیقی بیٹے سے زیادہ بھروسہ رکھتے تھے جب ہی
 تو میرزا مغل کو جنرل عبدالصمد خاں کی اطاعت کا حکم دیا۔ حسن نظامی
 فرمان نمبر ۱۰۔ مؤرخہ ۱۰ جون ۱۸۵۷ء [بنام مرزا مغل] فرزند شہرہ
 آفاق دلاور مرزا مغل بہادر۔ معلوم ہو کہ گلاب اور جوالا سنگھ پٹائی و میرج
 حریف کو رسد دیو پٹیا کرتے ہیں اور ابھی بر آتی ہے کہ وہ وہاں موجود ہیں پس
 انہیں بہت سخت تکیہ کی جاتی ہے کہ باقاعدہ پیدل کا ایک دستہ اور باقاعدہ
 رسالے کے پیاس سواران کی اور ان کے رفتار کی گرفتاری کے لئے فی الفور

لے خسر و ذاب ججز ۱۲۔

لے ذاب بھجور کی طرف اشارہ ہے

روانہ کر دو۔ اس کام میں ذرا دیر نہ کی جائے۔

پشت پر نوٹ: رد احکام جاری کئے گئے۔

عرضی نمبر ۵۔ مورخہ ۶ جون ۱۸۵۷ء { از ضابطے خاں۔ پولیس اسٹیشن بہت۔ } بعالی خدمت بادشاہ خداوند عالم! مجھے آج ہی خبر ملی ہے کہ نصیر آباد سے دو ہزار سوار جنہوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے بغاوت کی ہے، ہم میں ملنے کی غرض سے آرہے ہیں اور آج گڑھی ہر سڑ پر قیام کیا ہے اور کل یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس جگہ پر کہیں سے دس وغیرہ کا انتظام نہیں ہو سکتا ہے پس اُمید ہے کہ اعلیٰ حضرت کچھ افسران و سواروں کو اس مقصد کے لئے مامور فرمائیں گے۔ دیگر عرض ہے کہ فدوی کو پہلے سے اس کی خبر نہ تھی ورنہ پہلے ہی انتظام کو دیا جاتا۔ آج جو خبر آئی وہ بالکل حیرت انگیز ہے ایسے احکام جاری فرمائے جائیں جو بجالا سکیں۔
عرفینہ فدوی ضابطے خاں از پولیس اسٹیشن بہت۔

عرضی پر کوئی حکم نہیں۔ پشت پر نوٹ: احکام جاری کر دیئے گئے، ۶ جون ۱۸۵۷ء
فرمان نمبر ۳۔ مورخہ ۲ جون ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل { اندر زند حکم شہی دستہ سے پھسل کا لکھا ہوا } شہرہ آفاق دلاور مرزا اٹھو اللہ عت
عرف مرزا مغل بہادر! معلوم ہو کہ شوزہ لاسنے کے لئے چھ گاڑیاں تیار کی گئی ہیں جو باہر حج ہیں۔ اور بارود کے لئے جس کی ضرورت ہے۔ پس تم باقاعدہ پیدل کچھ پچیس آدمیوں کو اس کی حفاظت کے لئے مقرر کرو۔ کہ بحفاظت بیچوین پہنچ جائے۔ نیز فوجی پہرہ متعینہ لاہوری و روانہ سے کے نام احکام جاری کرو کہ اس کی آمد و رفت میں رخنہ اندازی نہ کریں

فرمان نمبر ۴۔ مورخہ ۱۸ جون، ۱۸۵۶ء { بنام مرزا امغل } فرزند
 حکم شاہی پیش سے لکھا ہوا { شہرہ آفاق دلاور مرزا }
 ظہور الدین عرف مرزا امغل بہادر معلوم ہو کہ فیسرا باد سے آئے ہوئے
 رسالے و توہینخانے اور دو پیادہ جہنٹوں کے افسروں کی ابھی ہمارے
 پاس درخواست آئی ہے کہ اگر اجازت مل جائے تو تین طرف مورچے
 بنائے جائیں اور حریف پر حملہ کر دیا جائے اور جہنٹ کے مزدوروں کی ضرورت
 ہے تاکہ مورچے بنائے جاسکیں۔ اور رسالے کے عقب کو محفوظ کیا جاسکے
 تاکہ عرض کنندے پر سوں حملہ کر دیں۔ یہ درخواست ہمارے پاس پیش ہوئی
 تھی تاکہ اس کا انتظام کر دیں۔ پس تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ مزدوروں کے
 نام احکام جاری کرو اور تمام سپاہ کے نام بھی کہ نصیر آباد سے آئی ہوئی نو
 کا ساتھ دیں پہلے مورچے تعمیر کئے جائیں پھر پر سوں حملہ کر دیا جائے۔

فرمان نمبر ۵۔ مورخہ ۲۰ جون، ۱۸۵۶ء { بنام مرزا امغل } فرزند
 حکم شاہی پیش سے لکھا ہوا { شہرہ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین }
 عرف مرزا امغل بہادر معلوم ہو کہ روزمرہ کے کثرت استعمال سے اب میگزین
 میں بارود بالکل نہیں ہے اور حکم جاری کر دیئے گئے ہیں کہ جو جو چیزیں اس کی
 ساخت کے لئے ضروری ہوں خرید لی جائیں اگرچہ بارود سازوں کی بڑی تعداد
 میگزین میں کام کرتی ہے۔ حیرت ہے کہ پھر بھی بارود و خاطر خواہ ہم نہیں پہنچتی
 پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ نیچے لکھے ہوئے لوگوں کے پاس بارود اکٹھی
 کرو۔ اور جس جگہ اس کے پیسے رکھے رہتے ہیں تلاش کر کے جتنی نکل سکے اپنے
 قبضے میں لے آؤ۔ اور سب کو کل میگزین بھجواؤ۔ سب کام چھوڑ کر پہلے اسے
 کرو۔ اور خیال رکھو کہ میگزین تکمیل جانے میں بہت احتیاط سے کام لیا جائے

ہماری مہر نانیوں کا یقین رکھو۔

ہمارے فرزند مرزا اخیر سلطان بہادر سے۔ ۳۵۰ پیسے۔ پیادہ رجمنٹ نمبر ۱۳، متعینہ لاہوری وردازے سے۔ ۲۳۲ پیسے۔ پیادہ رجمنٹ نمبر ۱۳ متعینہ دہلی وردازے سے۔ ۸۰ پیسے۔ کشتیری دروازہ والوں کے تقریباً ۷۰ پیسے باقی تمام رجمنٹوں سے جتنی دستیاب ہو سکے ہم پہنچاؤ۔

فرمان نمبر ۱۔ مورخہ ۲۱ جون، ۱۸۵۷ء بنام مرزا امغل کمرزند حکم شاہی جس پر مہر شاہی تھیکہ { شہرہ آفاق دلاور ناظم اور الدین عرف مرزا امغل بہادر معلوم ہو کہ سوار و پیادوں کو گولی بارود کی طرح راشن بھی موہ چوں ہی پر روانہ کر دیا جائے۔ اور خیال رہے کہ کوئی شخص راستے میں کچھ گدہ بڑھ کر نہ پائے۔ کیونکہ افواج کو راشن دینا بہت احتیاط کا کام ہے۔ نیز بذریعہ درخواست مطلع کرو کہ کون کونسی اشیا راشن کے لئے مطلوب ہیں تاکہ فی الفور روانہ کر دی جائیں۔

سکرپٹ گوشتے میں نوٹ "ایڈکس نمبر ۲۶"

فرمان نمبر ۲۔ ۲۷ جون، ۱۸۵۷ء بنام نشان عزت خواجہ نذر الدین حکم شاہی جس پر مہر شاہی تھیکہ { تھا نیدار بدو پورہ تھیں معلوم ہے کہ تنہا ری عوضی سے معلوم ہو چکا ہے کہ نیچے فوج کے کچھ پیدل و سوار سب سے میں آکر ٹھہرے ہیں اور بازاریوں سے مٹھائی و رسد بہت شداد میں طلب کرتے ہیں جو بوجہ ملک آبادی دستیاب نہیں ہو سکتی۔ تم نے لکھا تھا کہ کو تو ال شہر کو رسد فراہم کر کے روانہ کرنے کے احکام صادر کئے جائیں۔ چنانچہ ایسا کر دیا گیا ہے۔ مگر اس قدر مٹھائی وغیرہ سبب شہر میں بد امنی ہونے اور دوکانیں بند ہونے کے فراہم نہیں کی جاسکتی۔ علاوہ ازیں نشان عزت کی درخواست کے بموجب

میں پیدل اور دس سوار روانہ کئے جاتے ہیں۔ ان سے حسب ضرورت کام لو
اور بعد روانگی فوج واپس کر دو۔ فوج مذکور کے انس کے
نام پر ایک مراسلہ ہے۔ اسے فی الفور اس حد تک
پہنچا دو تاکہ وہاں کے باشندوں اور بازاروں پر سپاہی کسی طرح
کا ظلم و زبردستی نہ کرنے پائیں
پشت پر نکلنے والے کا جواب

بجنور بادشاہ غریب پورہ
مورخہ ۲ جولائی ۱۸۵۷ء
نمایا جاوے اور دس سوار جو حضور نے روانہ فرمائے تھے بعد درجی
فوج بھیج دے کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر علی حیدر اور پیادوں نے قابل تعریف
مدد دی۔ دیگر عرض یہ ہے کہ کوئٹہ شہر وہاں نے تین بجے شام کو رسد روانہ کی۔
جب یہاں اس سے قبل ہی انتظام ہو چکا تھا۔ لہذا وہاں کی جاتی ہے۔
عرفی غلام نذیر الدین خاں مخاںیدار بدر پور مقیم عمر پورہ
”ہنر مخاںیدار بدر پور سال جلوس کیں نیز ایک مہر ہے“ خواجہ محمد نذیر الدین خاں
حکم شاہی بغیر دستخط یا مہر کے
حکم دیا جاتا ہے کہ اسے داخل دفتر کیا جائے۔

فرمان نمبر ۷۔ مورخہ ۲۹ جون ۱۸۵۷ء [بنام مرزا اسفل] { فرزند شہرہ
بادشاہ کے ہاتھ کا پٹیل سے لکھا ہوگا } آفاق دلاور مرزا خور الدین
عرف مرزا اسفل بہادر! معلوم ہو کہ آج دریا بہت چڑھ گیا ہے۔ اور خبر ہے
کہ کل برہی کی فوجیں آجائیں گی۔ اور غنہ پل کو سخت تاکید لکھی گئی ہے کہ بتقدیر
کشتیاں فراہم ہو سکیں ہیا کرے اور اس فوج کو دیا کے کنارے ڈیرے ڈالنے
کا تاکید حکم دیا جائے۔ فوج مذکور مختلف گروہوں میں بذریعہ کشتیوں کے

دورِ اعجاز کرے گی۔ پس فرزندِ مابدولت تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ فوجی افسروں کے
اس فرمانِ جاری کر دو کہ کوئی سپاہی یا افسر داروغہ پل سے بری طرح پیش
نہ آئے۔ پل کا مرمت کے بھی تاکیدِ احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ایک یا
دو روز کی تکشیش ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہاں آرام سے پڑے رہیں اور ترجمے میں
مداخلت نہ معلوم ہوتی ہے۔ غائبانہ بادشاہ کا مشاہدہ ہے کہ نئی فوج کا آرام پورا نہ
فوجِ محفوظہ کے حسنِ نظامی)

عرضی نمبر ۶۔ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۵۷ء از مرزا افضل بھنبو جہاں
پناہ بادشاہ سلامت! مؤدبانہ عرض ہے کہ غنیم کے مورچوں میں سے
ایک ہمتی پکڑا گیا ہے جسے کچھ سپاہیوں اور مجاہدین کی حفاظت میں حضور کے
پاس ارسال کیا جاتا ہے۔ تا بعد از کو یقین ہے کہ حضور رسیدِ مرحمت فرمائیں گے
در ترقی سلطنت کی دعائیں)

درخواست تا بعد از مرزا ظہور الدین۔

حکیم شاہی پنسل کا لکھا ہوا

ما سخی مابدولت کے پاس پہنچ گیا۔ سیاہی سے نوٹ: ”موصول ہوا ۱۶ جولائی ۱۸۵۷ء
”۹۹۴“ وغالباً انڈکس نمبر ہے)

عرضی نمبر ۷۔ مورخہ یکم جولائی ۱۸۵۷ء متفقہ درخواست مرزا افضل مرزا عبداللہ
بجضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ پل بالکل درست ہو گیا ہے
اور فوجوں کو یقین ہے کہ وہ بہت مستحکم ہو گیا ہے۔ لہذا بریلی سے آئی ہوئی
فوج کو جو دبا کے کنارے پڑی ہے رات کو عبور کر کے کا حکم دیا جائے۔ کیونکہ
دن میں تو انگریزوں کی گولیاں اور گولے برستے رہتے ہیں۔ اگر حکم مل جائے
تو اس فوج کی چھاؤنی اجیری دروازے کے باہر قائم کر دی جائے گی۔ اس کے

علاوہ جو احکام موصول ہوں گے ان پر عمل کیا جائیگا۔

عرضی مرزا ظہور الدین و مرزا عبداللہ

حکم شاہی پٹیل سے

اس فوج کو ترکمان دروازے کے باہر حیاؤنی قائم کرنے کی ہدایت کرو۔

حاشیہ پر نوٹ :- انڈکس نمبر ۲۲۲

پشت پر حکم جس پر کسی کے تحت نہیں ہیں۔ لیکن ایک سرکاری ہرثیت ہے،
رئی احوال مہر کا نشان پڑھا جاسکتا ہے کمانڈر انچیف مرزا منگل مرقوم ہے۔

”احکام کی تعمیل ہوگئی درخواست کو داخل دفتر کیا جائے۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۸ء

فرمان نمبر ۹ :- پانچ نہیں ہے { بنام ملازم خاص، لاڈلہ نور محمد بخت خان

حکم شاہی پٹیل سے لکھا ہوا } بہادر! ہماری مہربانیوں کے سزاوار ہو

بجائے کیج کی فوج علاؤدین پور پونجی کئی محکمات سامان بار برداری یہیں پڑا رہ گیا۔

پس ہدایت کی جاتی ہے کہ دو سو سوار اور پانچ ایسا تپ پیدل سپاہ کی کمپنیاں

مع سامان مذکورہ اور رسد وغیرہ کے غازیوں کے ہمراہ لے کر علاؤدین پور پونجی

علاوہ ازیں نہیں تاکید کی جاتی ہے کہ کفار عید گاہ کے نزدیک مقیم ہیں انہیں

آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ یہ معلوم رہے کہ اگر فوج بغیر فتح پانے کے اور انہیں سخت

فشار دینے بغیر واپس آگئی تو نتیجہ بہت خراب ہوگا تمہیں اطلاع دیدی گئی اور

اب ان احکام کی بجا آوری میں بہت مستعدی سے کام لو۔

عرضی نمبر ۸ :- مورخہ ۹ جولائی ۱۸۵۸ء { از مرزا منگل } بجنور بادشاہ

جہاں پناہ! مؤدیانہ التماس ہے کہ فوج سوار خاں وندار اور محمد خاں سپاہی

تو پناہ غنیم کے مورچوں سے گھوڑوں پر سوار ہو کر ابھی آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ

غنیم کے مورچے واقع سبزی منڈی پر قبضہ ہو گیا ہے اور جنود کی کالہران فوج

کے غازیوں نے دو توپوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ خیر خواہان سلطنت کو مبارکباد
یہ دونوں آدمی جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں، غنیم کے ملازم ہیں وہ
ان لوگوں نے حضور کی خاطر لڑائی پر ناکر باندھی ہے رتقی اقبال و دولت کی
دُعائیں (عرضی مذوی ظہور الدین -

سرکاری مہر: ”کمانڈر انچیف بہادر“
حکم شاہی پٹیل سے لکھا ہوا

ہم نے اس درخواست کا مطلب سمجھ لیا۔ فوراً چٹم ہتھارے لئے انجام سعید ہو
عرضی نمبر ۹۔ مؤرخہ ۱۲ جولائی، ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل محصور بادشاہ
جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ غلام نے حضور کے حکم کے بموجب حکام
اعلیٰ حضرت افسران فوج کو سمجھا دیئے اور کل جنرل محمد نجات خاں بھی غلام کے
پاس آئے تھے، اُن سے حضور کے ارادے سنکر افسران فوج کو سمجھا دیئے گئے
میں نے توجہ لیاقت سمجھا دیا ہے۔ مگر وہ لوگ اسے منظور نہیں کرتے افسران
فوج کی ایک درخواست بھی اسی عرضی کے ہمراہ ہے۔ حضور اسے دیکھ کر جو
حکم مناسب ہو دیں۔ (رتقی سلطنت کی دعائیں)

عرضی ۱۰ بعد از مرزا ظہور الدین

سرکاری مہر کا نشان ہے ”کمانڈر انچیف بہادر“

ردھی باہمی رقابت اور رشک و حسد میرزا مغل نہیں چاہتے تھے کہ جنرل نجات خاں
کو ان پر فوقیت ہو اور یہی اختلاف تباہی و تھکوت کا باعث ہو (حسن نظامی)
عرضی نمبر ۱۔ مؤرخہ ۱۲ جولائی، ۱۸۵۷ء { از میرزا مغل محصور
بادشاہ جہاں پناہ! بند و تون کے گھوڑے اور سیگڑین کی دیگر اشیاء جو
ہلاسی لاسکر کے مکان سے دستیاب ہوئی ہیں خدمت اقدس میں پیش کی جاتی

میں تفصیل علیحدہ ہے جو اسی کے ہمراہ ہے۔

تفصیل

تفصیل اشیاء میگزین جو ہلاسی لاسکر کے مکان سے، سولائی مجدار لاسکر، کاکا تیوار سپاہی کمپنی۔ رجمنٹ، کریم بخش سوار نمبر ۴ بے قاعدہ سواروں کی رجمنٹ کی موجودگی میں۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء حسب اطلاع دگھواتہ راؤ سپاہی رجمنٹ دیسی پیدل نمبر ۶ برآمد ہوا۔

پستول کی غلی مع گز ۱۔ بندوق کے کندے کا سراپتیل کا (۱) پستول کی غلی (آہنی) ۱۔ بندوق کی شنگینیں ۶۔ بندوقوں اور پستولوں کے گھوڑے کلاں ۹۔ خرد ۲۰ کل ۲۹۔ گھوڑوں کے چھوٹے ٹکڑے ۳۔ اور کندے ۱۴۔

بادشاہ کانپل سے لکھا ہوا حکم

سیالمان ہماری سرکار میں پہنچ گیا۔

عرضی نمبر ۱۱۔ تایخ نہیں ہے [از افسران دیسی پیدل رجمنٹ نمبر ۱۱] بھوور غریب پرور اعلیٰ حضرت جنرل صاحب بہادر۔ کل بوقت دوپہر کیا گیا۔ نانکھ کھانا کھا کر شہر نیاہ کی طرف گیا۔ جہاں اس نے ہابیر سنگھ سپاہی دوم کمپنی کیا رہویں رجمنٹ دیسی پیدل کو جو توپوں پر پہرہ دیتا تھا اپنی جگہ پر سوتا پایا۔ بیخفلیت دیکھ کر نانکھ نے اس کی بندوق اٹھالی اور پھر بیدار کر کے دریافت کیا کہ بندوق کہاں ہے بندتری مذکور نے جواب دیا کہ اسے نہیں معلوم کیا ہوئی اور کون نے کہا۔ نانکھ نے فوراً میر سنگھ صوبے دار بہادر کو اطلاع کی جن کے حکم سے فوراً بندتری کو حوالات گردیا گیا۔ آج تمام افسران رجمنٹ نے کوٹ منعقد کر کے ہابیر سنگھ کو طلب کیا تھا جہاں اس نے اپنے جرم کا

اقبال کیا۔ ملزم کی غفلت اور اقبالِ جرم کی وجہ سے حضور سے التجا ہے کہ جو سزا حضور مقرر کریں گے وہ سب منظور کر لیں گے۔ عرضی جلا افسران دہلی پیدل رحمت نبرہ المقیم اجمیری دروازہ۔

حکم شاہی

تہاری درخواست پامت ہمارے سنگ سپاہی جو بوقت پہرہ دینے کے سو گیا تھا جیسا کہ وہ خود اقبال کو تا ہے اور تہارا اس کو کما نڈر انجیف ہمارے روبرو پیش کرنا کہ وہ جو مناسب سمجھیں مزا دیں۔ ہمارے سامنے پیش ہوئی جیسے میران کوڑھ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جو سزا اس کے جرم کے موافق ہو اسے دی جائے تہاری رائے سے اتفاق کیا جائے گا۔

حکم کے پیچے نوٹ یہ ایک حکم لکھ دیا گیا۔

عرضی نمبر ۱۲۔ مورخہ، ارچولائی، ۱۸۵۶ء { از مرزا مغل حضور چاہا پناہ بادشاہ سلامت! نہایت ادب سے گزارش ہے کہ حضور پر پوری طرح روشن ہے کہ محمد نجف خاں کے آنے کے قبل کام نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔ مگر مذکورہ جنرل کے آنے ہی کئی انتظامات میں فرق آ گیا ہے آج فدوی نے غیم پر حملہ کرنے کی نیت سے فوج کو مسلح کرنا شروع کیا ہے۔ مذکورہ جنرل آ گیا تو اس نے فوج کو بہت دیر تک ایک جگہ روکے رکھا۔ اور اہل فوج سے دریافت کیا کہ کس کے حکم سے تم نکلے ہو، پھر آخر کار انہیں واپس کر دیا اور کہا کہ بغیر میری اجازت کے ہمیں نہ جانا بلکہ فوجی عرض پر دوازہ ہے کہ اگر تمام فوجی معاملات کا اعلیٰ حضرت نے اسی کو مختار کر دیا ہے تو مجھے ایک حکم تحریر عنایت فرمایا جائے کہ میں کسی فوجی کام میں دخل نہ دیا کروں، اور افسران فوج کو سمجھا دوں کہ آئندہ سے وہ اس کے حکم

کی تعمیل کیا کریں اور اسی کی ماتحتی میں کام کریں۔ اگر احکام تا بعد ار کے برخلاف ہوں گے تو تمام چھوٹے بڑے افسروں کے لئے باعث رنج و مہن ہوگا۔ اگر دوسری طرف غلام کے ذمہ تمام فوجی کاروبار ہوگا تو جنرل کو دخل نہ دینا چاہئے۔ اسے صرف اپنی رہنمائی کا اختیار ہے جو کام اس کی مرضی سے ہوں وہ اس کی رہنمائی سے ہی لئے جائیں۔

عرضی تا بعد از ظہور الدین مل کوئی حکم نہیں ہے)

رہبر زامغل فوج حریف بالکل ناواقف تھے یا کم از کم جنرل بخت خاں کی سی حریفی قابلیت ان میں نہ تھی مگر بادشاہ کا بیٹا ہونے کے گھمنڈ نے ان کو خود سر بنادیا تھا۔ بادشاہ خود بھی اس کو سمجھتے تھے اس واسطے اس قسم کی خواہشوں پر کوئی حکم نہ دیتے تھے۔ افسوس اسی نفاق نے ملک کو تباہ کر دیا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۳ - مؤرخہ ۱۹ جولائی، ۱۸۵۶ء { آدم زامغل کھنڈوا بادشاہ جہاں پناہ! گزارش فدی کی یہ ہے کہ حضور کے اقبال سے رات و دن جاننا زانہ ملے کئے جا رہے ہیں۔ اگر علاپور کی طرف سے کچھ کمک بل گئی تو حضور کے طالع بختیاری سے حکم خدا آخری فتح نصیب ہوگی پس عرضی ہے کہ بریلی کے بنرل کے نام حکم جاری کیا جائے کہ وہ اپنی فوج لے کر علاپور کی طرف بڑھیں اور اس رخ سے کفار پر حملہ آور ہوں۔ جبکہ غلام اپنی فوج کے ہمراہ اس طرف سے حملہ کر دیجئے۔ تاکہ دونوں طرف سے دباؤ ڈال کر کفار ملائین کو جہنم واصل کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی امید ہے کہ اگر فوج علاپور کو جانچی تو غنیمت کا سلسلہ رسد رسائی بھی منقطع ہو جائے گا۔ واجب تھا عرض کیا۔ ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں

بادشاہ کا تحریری حکم پیل سے

مرزا مغل۔ جو انتظام مناسب سمجھو کرو۔

پشت پر بغیر دستخط دہر کے حکم دغا بآمرزا مغل کا حکم ہوگا جو بادشاہ کے حکم پر دیا گیا ہے، حکم دیا جاتا ہے کہ بیوی جنرل کے نام ایک حکم تحریر کیا جائے، "تاریخ نہیں ہے۔ حکم بالا کے نیچے نوٹ۔" لکھ دیا گیا "سرے پر نوٹ" نمبر ۱۰۲۔ اور اسی کے نیچے موصول ہوا۔ مورخہ ۳۰ جولائی، ۱۸۵۷ء

عرضی نمبر ۱۲۔ مورخہ ۳۰ جولائی، ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ! نیاز مندانه عرض ہے کہ امیر خاں رسالہ دار نے ایک درخواست پیش کی ہے کہ انہیں گھوڑوں کا ساز ملنا چاہئے جس کی فہرست اس کے ہمراہ ہے لہذا التجا ہے کہ منظور فرمایا جائے تاکہ انہیں سامان مطلوبہ دیا جاسکے۔

حکم شاہی پیل سے

مرزا مغل۔ جو سامان طلب کیا گیا ہے دیدیا جائے۔

پشت پر بغیر دستخط کا حکم دغا بآمرزا مغل کا ہوگا (نمبر ۳۰ حکم دیا جاتا ہے کہ جب دلوں کو گھوڑوں کا ساز دیا جائے، انہیں بھی دیا جائے۔ مورخہ ۳۰ جولائی، ۱۸۵۷ء عرضی نمبر ۱۵۔ مورخہ یکم اگست، ۱۸۵۷ء از خواجہ خیرات علی محمد قزاقی صاحب بحضور بادشاہ جہاں پناہ! حضور کو خوب معلوم ہے کہ بیٹل ہزار فوج سب بارش، اور درسدنہ ہونے کے کل سے تکلیف میں مبتلا ہے۔ لہذا امیدوار ہوں کہ حضور کو تو ال شہر کو حکم صادر فرمائیں کہ فی الحال ایک سو من بھرنے ہوئے نیچے پڑی کے پیل کے دوسری طرف چھاؤنی میں روانہ کر دیں۔ ورنہ فوجوں کی فاقہ گفنی کا آج دوسرا روز ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

بے شاید بخت خاں ہو گئے کیونکہ وہی آٹھ گورنر کہلاتے تھے۔

عرضی تابعدار خواجہ خیرات علی محروم دفتر گورنر۔

حکم شاہی پیل سے

”مطلب سمجھ لیا گیا۔ سرے پر نوٹ ۲۳ اگست، ۱۸۵۶ء کیس نمبر ۱۶۵“
ریہاں غالباً کچھ اور عبارت ہوگی جو شاید تیرے سے وہ گئی۔ ورنہ مطلب سمجھنے سے کیا حاصل فوج کو خود اک سبب سے ضروری تھی۔ حسن نظامی

عرضی نمبر ۱۶۔ مورخہ یکم اگست، ۱۸۵۶ء {از خواجہ خیرات علی دفتر گورنر صاحب
محضوہ بادشاہ خداوند عالم! نیاز مند آنہ گزارش ہے کہ دیسی پیدل کی اٹھائیس
رجنٹ کا ایک دستہ کل سے بدستور عید گاہ کے مورچے پر موجود ہے۔ جبکہ تمام
رجنٹ مع لارڈ صاحب کے علاوہ چلی گئی ہے۔ اب اس دستے کو بھی وہیں بجائے
کا حکم ہوا ہے۔ لہذا غلام عرض پر داز ہے کہ شہر کی رجنٹ سے کچھ کمک رسال
کی جائے تاکہ مورچے پر ان کی جگہ مقیم رہے۔ آگے حضور کو اختیار ہے۔
عرضی تابعدار خواجہ خیرات علی۔

حکم شاہی پیل سے لکھا ہوا

مرزا غلام محمد فوراً اس کا بندہ دست کیا جائے۔ حاشیے پر نوٹ۔ ”موصول ہوا۔“
۲۳ اگست، ۱۸۵۶ء

عرضی نمبر ۱۶۔ ۲۳ اگست، ۱۸۵۶ء {از غلام محی الدین خاں رسالدار خاں
بادشاہ جہاں پناہ! مودبانہ عرض ہے کہ خاکسار ٹونک سے اس شہر میں
دارد ہوا ہے اور پانسویسایہیوں کو جن کی ایک کمپنی بن گئی ہے اور پندرہ سوا
مجاہدین کو ہمارا لایا ہے جنہوں نے اپنی جانیں مذہب پر فدا کر لے اور کفار سے
لڑنے کے لئے وقف کر دی ہیں۔ فدوی اپنے ہمراہیوں سمیت کل شریک جنگ
تھا۔ چنانچہ خاص فدوی کے ہاتھ سے اٹھارہ کفار جہنم واصل ہوئے اور فدوی

کے پانچ آدمی کام آنے اور پانچ زخمی ہونے۔

عالی جا یا جب ہم لوگ برسوں بیکار تھے فوج نے ہماری بالکل مدد نہیں کی۔
بلکہ خاموشی سے گھڑی دیکھتی رہی۔ لیکن خدا کے فضل سے کل ہمیں کو فتح نصیب ہوئی
اب مجھے یقین ہے کہ حضور کچھ روپیہ اور ہتھیار عنایت کریں گے تاکہ ہم لوگوں کو کفالت
سے رخصت اور اپنے دل کے حوصلے بھالنے کا موقع مل جائے دوزخ دولت اقبال
کی دعائیں، عرضی کترین غلام محی الدین خاں رسالہ دار اعظم آمدہ
از ٹونک۔ - تیا بن نہیں ہے۔

پشت پر بغیر ہرود و تھوڑے کے حکم غالباً مرد اسفل کا ہو گا، حکم دیا گیا فی الحال تھی
موجود نہیں ہیں جب کچھ آئیں گے دیدیئے جائیں گے۔ روپیہ بھی فراہم کر کے عطا
کیا جائے گا، ر فوج کی شکایت کا جواب نہ دیا گیا۔ دراصل فوج کسی کے
اقتدار میں نہ تھی۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۔ مورخہ ۱۱ اگست، ۱۸۵۶ء بنام افسران صوبہ داران
حکم جس پر مرزا محمد خیر سلطان بہادر ابن محمد بہاؤ
شاہ محی الملۃ والدین مخدوم ہے
دہلی کی شاہی افواج کو شکست ہو گئی سر اسر لغو اور ہناؤ ہے۔ یہ افواہ

ذیل کفار نے اڑائی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ چالیس یا پچاس ہزار ابا قاعدہ اور
تقریباً دس یا پندرہ ہزار بے قاعدہ افواج یہاں موجود ہیں جو حسبِ ورد و کفار
پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان کے مورچے بالکل پیچھے ہٹا دیئے گئے ہیں اگر خدا نے چاہا
تو تین یا چار روز میں تمام میدان پر قبضہ ہو جائیگا۔ اور مردودوں کو چن چن کر
جہنم رسید کیا جائیگا۔ پس تمہیں کھاجا تا ہے کہ مراسلہ دیکھتے ہی جس طرح ممکن ہو
خود کو یہاں تک پہنچاؤ۔ تاکہ شاہی افواج میں شامل ہو کر سرخروئی و ناموری

جمل کر دے۔ اسے نہایت ضروری سمجھو۔

حکم از طرف مرزا خیر سلطان بنام افواجِ مہمئی۔ مؤرخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء
یقین دلایا جاتا ہے کہ شاہی افواج کی زک کی افواہ کفار کی من گھڑت ہے جو
خود تین چار روز میں تہ تیغ کر دیئے جائیں گے۔

فرمان نمبر ۱۱۔ مؤرخہ ۱۳ اگست ۱۸۵۷ء بنام نشانِ شجاعت کریم اللہ
حکم جس پر بادشاہ کی مہر ثبت ہے خان رسالہ پہلی رحمت
لال سنگھ صوبے دار رسالہ دوم توپخانہ۔ شیخ امام بخش صوبے دار رسالہ سوم توپخانہ
لال پانڈے صوبے دار رسالہ چہارم توپخانہ، رام سنگھ صوبے دار رسالہ پنجم
توپ خانہ امانت علی صوبے دار یکم پیادہ رحمت، لٹہ پر شاہ صوبے دار دوم
پیادہ رحمت۔ بیوا سنگھ صوبے دار سوم پیادہ رحمت، رام دین صوبے دار
چہارم پیادہ رحمت، بشارت علی صوبے دار پنجم پیادہ رحمت، افواج گوالیار
د افسران پیادہ ہرار،

جانو کہ تہاری درخواست کا منہ منسوب سمجھ لیا۔ اور تہاری جرأت و مردانگی کا
یقین کامل ہو گیا۔ تمہیں لازم ہے کہ مع راجہ اور پیدل گوالیار کے قلعہ آگرے
پر قابض ہونے کے لئے قدم بڑھاؤ۔ یا راجہ سے خود خزانہ لے لو اور قلعہ پر تصرف
ہونے کے لئے چلے جاؤ۔ افسر سے لے کر ادنیٰ اسپاہی تک کو ہر ایک کے درجے اور
مرتبے کے موافق انعام و اکرام دیا جائیگا اور عزت افزائی کی جائیگی۔ سب جو جرنیل
اور کرنیل کے بھی عہدے دیئے جائیں گے۔

عرضی نمبر ۱۸۔ مؤرخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء از محمد بخش علی از غوجلی جہانی
محض و ظل سبحانی، رحمت یزدانی، پناہ عالمیان، وغیرہ، مؤدبانہ عرض
ہے کہ غلام کی درخواست پر احکام نافذ فرمائے گئے تھے کہ علاوہ موجودہ ۵۰۰ سواروں

کے وہ پیادوں کی بھی ایک رجمنٹ فراہم کرے۔ غلام کی عرض سنی کہ بجائے علی غول کے کسی دوسرے نام سے غلام کو عزت بخشی جاتی۔ کیونکہ جن آدمیوں کو جمع کیا گیا ہے وہ قواعد اور باقاعدہ کام کرنے والے ہیں، انہیں جس درجے پر حضور رکھیں گے وہ تسلیم رہیں گے۔ پس غلام عرض پر داز ہے کہ حضور کے دستخط اور مہر کے احکام اس بارے میں جاری فرمائے جائیں رتوبی اقبال اور سلطنت کی دعائیں عرضی کمرتن محمد بخش سابق داروغہ جیلخانہ جہانسی مصر علی غول حکم شاہی منسل سے

نشینیر الدولہ بہادر۔ حسب دستور حکم جاری کیا جائے اور لکھا جائے کہ اس رجمنٹ کو ”فیض“ کا لقب عطا کیا گیا۔ پشت پر نوٹ ”حکم لکھا گیا“ مورخہ ۸ اگست ۱۸۵۵ء۔
 غالباً علی غول بے قاعدہ فوج کو کہتے ہوں گے جو دوسرے نام کی خواہش کی گئی فیض نام بادشاہ کے صوفی مشرب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ حسن نظامی
 فرمان نمبر ۱۲۔ مورخہ ۲۱ اگست، ۱۸۵۵ء۔ بنام جملہ افسران فوج بمبئی،
 نمبر ۲ پیادہ رجمنٹ و توپخانہ۔

گر دہلری سچکھ صوبے دار پیادہ کمپنی نمبر ۱۶ رجمنٹ سے ہمارے پاس آکر
 ہمارے سردار کی اور قابل تعریف کار نواری کا ذکر کیا جسے سرکار مابدولت کو
 بہت خوشی حاصل ہوئی۔ آج سے تم اس جانب کے خانہ زاد غلام و ملازم تقویٰ
 کئے جاؤ گے۔ پس لازم ہے کہ حکم پہنچتے ہی فوراً تیزی سے قدم بڑھاؤ اور
 مابدولت کے حضور میں حاضر ہو۔

عرضی نمبر ۱۹۔ مورخہ ۲۲ اگست، ۱۸۵۵ء۔ از محمد بخش خاں، سپہ سالار
 مرزا مغل، خداوند نعمت مرزا ظہور الدین کمانڈر انچیف بہادر
 پیادہ رجمنٹ اور رسالے وغیرہ کے ہر ایک دستے کا ایک ایک افسر حضور کے

تایم کردہ کوڑھ میں روانہ کرنے کا حکم موصول ہوا۔ میں نے افسران مذکور کو بلا کر کل دس بجے حضور کے کوڑھ میں حاضر ہونے کی ضرورت و اہمیت بھائی ہے۔ انہیں جو حکم دیا گیا ہے وہ دل و جان سے اس کی تعمیل کریں گے۔ مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کا اسباب لاڈ لگایا ہے۔ اور وہ پالم پہونچ کر پھر واپس آجائیں گے اور حاضر کوڑھ ہوں گے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

عرضی فدی محمد بخت خاں لاڈ گورنر جنرل

مہر ثبت ہے یہ محمد بخت خاں کمانڈر انچیف افواج

عرضی نمبر ۲۰۔ سورہ ۲۹ اگست ۱۹۴۷ء { از نور محمد خاں رسالہ بے قاعدہ رسالہ نمبر ۱۔

خلاصہ عرضی مرنائے سے اوپر

کمترین بے قاعدہ رسالے کی دسویں رجمنٹ میں سٹاجس میں ۲۰۰ سوار تھے ان میں سے بچاس یہاں موجود ہیں جو اپنے مذہب کے لئے لڑنے آئے ہیں لہذا عرضی دہندہ لکھی ہے کہ اسے اختیار دیدیا جائے کہ وہ اپنے تمام ہمراہیوں کو جمع کر کے از سر نو مرتب کرے

بجضور بادشاہ جہاں پناہ۔ غریب پرورد۔

میری دسویں رجمنٹ بے قاعدہ سواروں کا دستہ نوشہرہ چھاؤنی پشاد میں مقیم تھا کیشری سنگھ قلند ر خاں وغیرہ پانچ افسروں نے کھار سے مصالحت کر لی اور ایک دن قواعد کے لئے ہمیں پریڈ کے میدان میں نکالا۔ جہاں ہمارے ہتھیار ضبط کر لئے گئے اور فوج سے نکال دیا گیا۔ ہم ہر طرح کی تکلیفیں سہتے اور مشتاقین برداشت کرتے ہوئے یہاں تک پہونچے تاکہ اعلیٰ حضرت کے تحت کی خاطر اپنی جانوں کو قربان کریں۔ اور مذہب کے لئے سرکشا دیں۔ حضور انگر پز دل

ہمیں تو پولوں کے منہ کے سامنے کر دیا تھا۔ مگر ہم لوگوں نے اپنا تمام مال و اسباب چھوڑا اور تین مہینے کی تخرابہ چوڑی اور سفر کرتے ہوئے درہر دولت پر آگئے۔ کئی بے قاعدہ سوار اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں مگر ان کے وطن یہاں سے بالکل قریب قریب ہیں۔ اگر اجازت دیدی جائے تو فوراً ان سب کو اکٹھا کر کے از سر نو سالہ مرتب کر لیا جائے۔ اور پھر یہ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر شب و روز احکام کی بجا آوری میں مصروف رہیں اور مورچوں پر جا کر شریک جنگ ہوں۔ اس لئے ایک تحریری حکم عطا فرمایا جائے۔ تاکہ دسویں رجمنٹ کے بے قاعدہ سواروں کو جمع کر لیا جائے۔ جس میں سے تقریباً پچاس یہاں موجود ہیں، اور حضور کا حکم ہوتے ہی وہ باقی ماندہ بھی جمع ہو جائیں گے۔ دیگر آٹھ چند گھوڑے بھی مرحمت ہوں (ترقی اقبال و دولت کی دعائیں) درخواست غلام نور محمد خان سالار رجمنٹ نہرا بقیاعدہ سواران آمدہ از پشاور نوشہرہ چھاؤنی الطاف شاہی کا امیدوار ہے۔

حکم شاہی نہیں سے

یقین رکھو سیالمان ہمارے لئے ہیا کر دیا جائے گا۔

عرضی نمبر ۲۱ مورخہ ۲۱ اگست، ۱۸۵۷ء { از بھوانی سنگھ لاپی دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۳۰۔ }
 بھنور جہاں پناہ بادشاہ سلامت! نیازمند
 عرض ہے کہ میگزین میں غلے کو کام پر لگانے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ ہر شخص سے اس کا جائے قیام پوچھ لیا جائے اور اس کے بیان کی تصدیق اس جگہ جا کر کی جائے یا وہ کسی کی ضمانت دے۔ اور اس کا پورا پورا پتہ ہمیشہ دفتر میں موجود رہے۔ پھر اسے کام پر لگنا چاہئے۔ اگر ان تداریک پر عمل نہ آئے

کیا گیا تو میگزین کی حفاظت کا چند ادا خوت نہیں۔ لیکن بدون پوچھ گچھ
کئے ہر فرد بشر کو کام پر لگایا جائیگا تو دشمن کے جاسوس بھی شامل ہو جائیں
کریں گے اور بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ علاوہ ازیں صرف مزدوروں
جائے اور دیکھ بھال کے لئے میگزین میں ایک افسر اور محرر رکھا جائے اور
صبح و شام جائے ہو کہ کوئی دشمن کا جاسوس تو نہیں آگیا ہے۔ غلام نے از
راہ نکھواری و محبت یہ تجویز پیش کی ہے۔ اور اعلیٰ حضرت سے امید ہے کہ
میگزین کی حفاظت کے لحاظ سے اس قسم کے احکام جاری کئے جائیں گے۔
ترقی دولت و انبال کی دُعائیں، عرضی غلام سبھو اتی سنگھ سپاہی پیاہ
رجسٹرار نمبر ۲۰ -

حکم شاہی پٹیل سے

مرزا مغل پورہ مناسب بندوبست کیا جائے۔ اس معاملے میں سب سے
بڑھ کر احتیاط ضروری ہے۔

حکم بغیر دستخط یا ہر کے غالباً مرزا مغل کا حکم ہے، حکم دیا جاتا ہے
کہ انتظام کیا جائے۔ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۷ء

رکس قدر موثرہ منظر ہو گا جہاں ادنیٰ سپاہی بھی حفاظت تخت کے لئے
اپنی رائے پیش کرنے کی جرأت کر سکتا تھا اور اس پر توجہ کی جاتی تھی۔ اور
شاہی فرمان اس کی تائید میں جاری ہوتا تھا عرضی دہندہ ایک ہندو سپاہی
تھا اس سے ارفقت کی متحدہ یک جہتی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ حسن نظامی

فرمان نمبر ۱۱ - مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۷ء بنام افسران سکھ رجسٹرار
حکم جنرل محمد خان مع ان کی سرکاری ہر کے اعلیٰ حضرت نظر سجائی گئے
ابھی ہمارے جناب عالی کو طلب کر کے ارشاد کیا کہ سکھوں کی رجسٹرار پر نہیں

بہت اعتماد ہے۔ اور وہ بہت مرواجی کے جوہر دکھائیگی۔ اس لئے ہمیں لکھا جاتا ہے کہ اس حکم کو پڑھتے ہی فی الفور پانچ کمپنیاں لے کر شاہجی پور چے پر چلے جاؤ۔ اس معاملے میں بالکل دیر نہ کرنی چاہئے

سرکاری مہر ”جنرل صاحب“ دوستخط پڑھے نہیں جاتے (پشت پر افسران سکھر جنٹ کا جواب بلا تاریخ مہر دوستخط کے یہ درج ہے حضور عالی۔ احکام معلوم ہو گئے۔ حسب الحکم ہماری رجمنٹ چار رتبے تیلی وائرہ مورچے کو چلی گئی

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھر فوج بھی شریک غدہ بنی اوبادشاہ نہیں تھا دیکھتے تھے غازی
عزنی نمبر ۳۲۔ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء { از کرنل احمد خان منیم غازی الدین
کجنور بادشاہ غریب پرورد! نیاز سندانہ التجا ہے کہ حضور کی خدمت شاہ
سے جدا ہو کر خادم غازی آباد پہنچا۔ جہاں معلوم ہوا کہ کل بتاریخ ۸ ستمبر کو سکھر
انگریزوں نے جاٹوں کی مدد سے پلنگھو کو تاخت و تاراج کر کے جلاؤ والا اور
اسی طرح قریب قریب کے تین چار موضع کا حال ہوا۔ اس تباہی میں حصہ
لینے والی فوج میں بیس انگریز اور قوم دھیا کے ۳۰۰ جاٹ اور چار توپیں تھیں
اب وہ وہیں مقیم ہیں اور کسان اپنی بکری وغیرہ جگہ کی خوف سے بہت ہراس
ہیں۔ علاوہ ان میں آج مختلف خبریں موصول ہوئی ہیں کہ پچاس انگریز مع
جاٹوں اور دو یا تین توپوں کے میڈن کا پل توڑنے کے لئے بیگم آباد میں جمع
ہوئے ہیں۔ اور پلنگھو وغیرہ سے جو رسد وہلی جاتی سخی اُسے منقطع کر دیا ہے
پس عرض ہے کہ جہاں پناہ غور فرما کر شاہی فوج مع توپوں کے کفار کی سرکوبی
کے لئے اس طرف روانہ کرے تاکہ انہیں اپنے کئے کی پوری سزا مل جائے
لے شام گیر مورچہ جتنا کہ دوسرے کنارے پر تھا جس سے شکاف باؤں پر زو پڑتی تھی۔

اور شاہی مانگداری وصول کرنی شروع کر دی جائے۔ اگر دیوہوئی تو مہین
پل توڑ دیا جائے گا۔ اور غنیم غازی آباد کو برباد کر دیگا۔ اگر انگریز اس گڑھی
میں داخل ہو گئے تو پھر بہت مشکل پیش آئے گی۔ دشمن کو ایک اچھا مورچہ مل جائیگا
اگر میری پیادہ رجٹ اور توپخانہ گڑھی میں داخل ہو گئے تو پھر انگریزوں کی
سرکوبی کر دی جائیگی۔ اور یقیناً وہ پھر سرنہ اٹھا سکیں گے۔ آگے حضور مالک
ہیں۔ جو احکام جاری کئے جائیچے تعمیل کی جائیگی ربا دشاہ کی فوج و فیروزی کی دعائیں
عربینہ غلام، احمد خاں مقیم غازی آباد۔ ایک مہر بھی ہے۔

حکیم شاہی نسل سے لکھا ہوا

مرزا اسفل۔ اس درخواست کے مطابق کارروائی کی جائے۔

پشت پر ایک حکم جس پر سیاہی سے شاہی دستخط ہیں۔ برائیکڈ میجر کو معلوم
ہو کہ جیسا مناسب ہو کیا جائے۔

پشت پر دوسرا حکم بدون دستخط و مہر کے غالباً برائیکڈ میجر کا حکم۔ حکم دیا جاتا
ہے کہ چودھویں رجٹ اس کام کے لئے روانہ ہو۔ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۵۷ء۔

عرضی نمبر ۲۳۔ تاریخ نہیں ہے { از قاسم الدین سپاہی۔ ساتویں
کپنی دیہی پیادہ رجٹ نمبر ۵۵۔ } حضور بادشاہ جہاں پناہ! خداوند!

غلام دیہی پیادہ رجٹ نمبر ۵ کی ساتویں کپنی میں سپاہی تھا جو امرتسر میں مقیم
ہے۔ انگریزوں نے تمام سپاہیوں سے ہتھیار چھین لئے۔ اور مقید کر دیا مگر جنہیں

موقع ملتا گیا فرار ہوتے رہے۔ چنانچہ غلام سے بھی امرتسر میں ہتھیار لے لئے
گئے۔ اور جو ذاتی سرمایہ تھا وہ گوجروں نے لوٹ لیا۔ اب اس کے پاس رند

مڑہ کے خرچ تک کے لئے ایک پیسہ نہیں ہے۔ اور نہ ہتھیار ہیں۔ اس لئے
امید ہے کہ حضور غلام کو نمبر ۵۲ رجٹ میں بھرتی کر دیں گے۔ جہاں اس کا

بھائی کبیر الدین بھی بہت روز سے ملازم ہے۔ غلام کی یہ بھی التجا ہے کہ وہ مرث مذہب کی حمایت میں لڑے آیا ہے۔ پس اُسے ضروری امداد و ہتھیار عنایت فرمائے جائیں۔ مگر روافد کا ذریعہ حاصل کر کے وہ ہمیشہ ترقی اقبال کا مستعدی رہیگا۔ عرضی غلام قاسم الدین سپاہی ساتویں کمپنی ویسی پیادہ جہت نمبر ۵۰۔ آمدہ از امر قسرتاریخ نہیں ہے۔ حکم نہیں ہے۔

عرضی نمبر ۳۴ تاریخ نہیں ہے کہ از غلام علی داروغہ میگزین بھنور بادشاہ جہاں پناہ اُمود بانہ عرض ہے کہ عدالت کے قریب ایک عمدہ کشتہ مکان واقع ہے۔ اور فی الحال مرزا کو چک سلطان کے قبضے میں ہے اور اسی کے سامنے بندوق کی گویاں ڈھالی جاتی ہیں۔ اور میگزین کی اشیاء جو احقر کے ذمہ ہیں دیوان عام میں رکھی ہیں۔ مگر پوری طرح محفوظ نہیں ہیں۔ کیونکہ موم وغیرہ باہر پڑا ہے۔ اور فوجی لوگ جو جی میں آتا ہے اٹھائے جاتے ہیں۔ لہذا فدوی عرض بردار ہے کہ مرزا صاحب موصوت سے وہ مکان لے کر فدوی کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ موم اور دیگر ضروری اشیاء اس میں حفاظت سے رکھ دی جائیں رتنی سلطنت کی دعائیں۔ درخواست فدوی غلام علی داروغہ میگزین تاریخ نہیں ہے۔ اور کوئی حکم بھی نہیں ہے۔

عرضی نمبر ۲۵ تاریخ نہیں ہے کہ بھنور بادشاہ جہاں پناہ اُمود بانہ التماس ہے کہ پیادہ کی چار جہتیں اور سواروں کی دو اور گھوڑوں کی بارہ تو ہیں بموجب تفصیل ذیل مع سامان گولہ بارود وغیرہ دیگر ضروریات جنگ اور کچھ خزانہ، فدیوں کو بہت جلد عنایت کیا جائے۔ تاکہ حکم ایڈوی دباقبال شاہی پانی پت جاکر پوری نفع حاصل کریں۔ اور حضور کی خدمت میں کامران واپس ہوں۔

ہماری روانگی آج ہی مقرر ہو گئی ہے۔ حسب ذیل افواج مطلوب ہیں:-
 دیہی پیادہ رجمنٹ نمبر ۴-۱- اور نمبر ۳۸-۱- اور نمبر ۴۲-۵- اور نمبر ۵۱-۵- اور
 نمبر ۲-۱- والٹیر- ۴۰۰ نفر- گرائیڈ رسالے کا دستہ- ابا قاعدہ کا دستہ- ابراہیم پوٹو
 توپیں- ۴ عدد- جادو ٹرمار ٹر توپیں- ۲ عدد- بے قاعدہ فوج کینی- ۳۰۰
 جھجھور رسالے سے- ۱۰۰ سوار-

عرضی مع مہر مرزا سلطان ظہور الدین کمانڈر انچیف بہادر مرزا محمد عبداللہ
 دیہی پیادہ رجمنٹ نمبر ۳-۱- شاہ بنجھا ورا بن بادشاہ اور مرزا اخیر سلطان-

حکم شاہی نسل سے

پسران مابدولت! تمہاری روانگی واقعی درست و انسب، مگر پہلے افسران
 رجمنٹ سے درخواست لکھوا کر ہمارے سامنے پیش کرو۔ کہ وہ بھی ہمراہ جائے
 کو رضامند ہیں یا نہیں۔ تاکہ ہمیں بھی بھروسہ ہو جائے۔ اس سے آگے بہت
 شکستہ خط ہے پڑھا نہیں جاتا۔

بادشاہ نے اپنے لوگوں کی درخواست پر جو حکم دیا وہ ظاہر کرتا ہے
 کہ بادشاہ کو ان کی فوجی قابلیت میں شک تھا اور جانتے تھے کہ افسران
 فوج شہزادوں کی ناقابلیت کو سمجھتے ہیں۔ حسن نظامی -

فرمان نمبر ۱۴-۱- تاریخ نہیں ہے [بنام مرزا مغل] { فرزند شہرہ آفاق
 حکم جس پر بادشاہ کی مہر ثبت ہے [دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر]
 معلوم ہو کہ شہزادہ میوں کی درخواستیں تمہاری درخواست کے ساتھ موصول
 ہوئیں جن میں نوکری کی خواہش کی گئی ہے۔ فرزند تم کو معلوم ہے کہ خزانہ
 شاہی میں روپے کی قلت ہے۔ ضلعوں کی قسمتوں سے آمدنی وصول نہ ہونے
 اور فوج کے باہر چاکر بندوبست نہ کرنے اور حکومت میں ڈاکہ زنی و لوٹ مار

ہونے کے سبب اور پھر ہر حصہ ایک سے کثیر افواج کے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اخراجات، وزمرہ بھی پورے نہیں ہوتے۔ پھر ان لوگوں کیونکر ملازم رکھا جائے۔ ان کی تنخواہیں اور اخراجات کو نئے فنڈ سے پورے کئے جائیں گے؟ ایسی سمالت میں ان لوگوں کو جن کے وطن دور و دراز چلے پر ہیں میوہم امیدیں دلائی بالکل عجیب بات ہے۔ پس حکم دیا جاتا ہے کہ تم ان لوگوں سے صاف صاف کہو کہ جو لوگ ایک یا دو جینے تک بغیر مالی امداد کے رہ سکتے ہوں وہ رہیں۔ جب پورا انتظام ہو جائیگا اور ملک سے مالگزاری وصول ہونے لگیگی انہیں عہدوں اور مرتبوں کے مواجگہ دی جائیگی۔ مگر یہ بھی اُسی وقت ہوگا جبکہ پہلے باقاعدہ سپاہیوں کے حقوق ان کے حسب منشا پورے کر دیئے جائیں گے۔ خدا کرے کہ موجودہ بد امنی جلدی دور ہو۔ جب ہر طرف سے مالگزاری آئے گی تو ان سب آدمیوں کو نوکر رکھ لیا جائیگا بالفضل گنجائش نہیں ہے و در خواستیں منظور کی جاتی ہیں۔ باقی ماندہ تمام درخواست کنندوں کو جواب دیدو۔ اور ہماری ہر باتوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر ۲۶ تاریخ نہیں ہے، متفقہ درخواست جو ابر سنگھ سپاہی سکھ میرٹھ، روشن سنگھ زمیندار برت، جباری و چاند رام زمیندار، بھنور بادشاہ جہاں پناہ، التماس ہے کہ فدیوں نے دوروز پہلے علی گڑھ اور ابو گڑھ کے انتظامات کے متعلق ایک عرضی دی تھی لیکن اب ایک حکومت نے فوج نہیں بھیجی جس سے بندوبست ہو جائے۔ شہر مذکور کا انتظام میں عجلت نہ کرنے سے حکومت کا نقصان ہوگا اور اس کے سوا خزانہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ جو ابو گڑھ، علی گڑھ، اور چوڑا اور دیگر مقامات

میں محفوظ ہے۔ غریب پرور یا بوگڈھ میں جو میں فوجی سپاہیوں کے زیر حکومت
 ہیں ہزار روپیہ موجود ہے اور چنار میں مردان خاں کے پاس میں لاکھ روپیہ
 امانت ہے جس کی چہر سو جاٹ حفاظت کر رہے ہیں۔ علی گڑھ کا خزانہ تین قواعد
 والے پیادہ جہتوں کی حفاظت میں غفریب ارسال کیا جائیگا۔ مزید براں یا بکلم
 میں مع سامان رسد کے پندرہ سو گھوڑے موجود ہیں۔ اگر مقامات مذکورہ میں
 سپاہیوں کو بھیجنے اور امن قائم کرنے میں تمہیں سے کام لیا جائے تو یقین ہے کہ
 کل سامان بحفاظت تمام حضور عالی کے قبضے میں آجائیگا، لیکن اگر ایک یا دو
 روز کی بھی دیر کی گئی تو بلاشبہ یہ سارا سامان ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ تمام خطہ
 دو آبہ میں یعنی بہار، بنور سے آگے تک ایک انگریز سپاہی بھی موجود نہیں ہے
 جو اعلیٰ حضرت کی فوج سے آمادہ جنگ ہو سکے۔ صرف ایک شخص ٹرن بل نامی ہے
 جو جمانٹ مجسٹریٹ ضلع بلند شہر سے ملکر ملک میں شورش پھیلا رہا ہے۔ اور بھرتی
 کر رہا ہے اور خبریں بھی پہنچاتا رہتا ہے۔ حضور عالی نے اگر ذرا سی بھی دیر کی تو
 نقصان ہوگا۔ ساٹھ گاؤں کے چھتری باشندے حضور پر سے اپنی جانیں نثار کرنے
 پر آمادہ ہیں۔ مگر گنگا پارسی غلام کی باتوں پر پوری طرح اعتبار نہیں کرتے۔ بہر
 حال اگر یہ زمیندار سیری ماتحتی میں فوج کو اور حضور کے لکھے ہوئے فرمان کو اپنی
 آنکھوں سے دیکھ لیجئے تو حضور کے لئے جان دینے پر تیار ہو جائیں گے۔ اس سب
 سے میں امید کرتا ہوں کہ ایک حکم جس پر مہر شاہی ثبت ہو مجھے عنایت کیا جائے
 اور پیدل دسواروں کی بھرتی کی اجازت دی جائے جو اسی گاؤں جو کہاں گئے
 زمیندار مقیم پور ضلع میرٹھ کے زیر اثر ہیں۔ اور ایسے ستاسی گاؤں جو دیوی
 سنگھ کسان بہار کی کے زیر اثر ہیں، وہاں کے سب لوگوں نے حضور کی خاطر
 اپنی جانیں نثار کرنے کی ٹھان لی ہے۔ اور حضور کا فرمان شاہی دیکھتے ہی فی الفور

اپنی ساری قوت آپ پر نثار کر دیں گے۔ غلام کی صرف یہی آرزو ہے کہ حضور کی سلطنت کو اچھی حالت میں دیکھے، اگر دیر کی گئی تو نہایت شدید نقصان ہوگا حضور کی محبت نے جوش مارا تو عرض کیا: اب غلام کے لئے ایک پیادہ رحلت اور توپخانہ روانہ کیا جائے، رتو قی دولت و اقبال کی دعائیں، عرضیتہ نیاز خواہر سپاہی مقیم میرٹھ۔ دشمن شکھ زبندار برے جھاری، چاند رام زمیندار۔

حکم شاہی پیش ہے

مرزا مغل۔ فوراً انسراں پیدل کے نام احکام جاری کئے جائیں تاکہ وہ روانہ ہو سکے جو اہر گجک کی مدد کے لئے بوجہ عمل کو تین دو درخواست یا حکم پر کوئی مرزا مغل کا حکم نہیں عرضی نمبر ۲۰۔ تیاج نہیں ہے کہ از مرزا مغل محظور بادشاہ جہاں پناہ، مؤدبانہ عرض ہے کہ آدمیوں کی ایک بڑی تعداد حال میں ملازمت کی امید میں در دولت پر حاضر ہوئی ہے۔ ان سب لوگوں نے عرضی گزرائی ہے کہ انہیں روپیہ خرچ دیدیا جائے کہ ان کی عرضی اپنی کے ہمراہ شامل ہے۔ امیدوار ہوں کہ جو کچھ حکام ہوں ان عرضیوں کی پیشانی پر لکھ دیئے جائیں تاکہ اس کے مطابق کارروائی کی جائے رتو قی اقبال و سلطنت کی دعائیں، عرضی فدوی ظہور الدین

حکم شاہی پیش ہے

چونکہ فوجی سپاہی جا بجا سے بڑی بڑی تعدادوں میں آ رہے ہیں۔ اور خزانے میں روپیہ نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں نوکر رکھا جاسکتا ہے راکے شکستہ ہے پڑا نہیں جاتا، پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ انہیں صاف صاف جواب دیدے سر پر ایک گوشے میں۔ نمبر ۶۳۔

دکھانڈا نجیف بہادر خود کس مرض کی دوا سنتے کہ روپیہ و رسد کا کمال دیکھتے تھے اور اس کا کچھ بندوبست نہ کر سکتے تھے۔ مگر بوڑھے باپ پر عرضیوں کا

بوجھ ڈالے جاتے تھے حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۸۔ تاریخ نہیں ہے { از رجب علی سجنور بادشاہ جہاں شاہ }
مؤدبانہ عرض ہے کہ تاجدار میگزین سے توپوں کے لئے سامان بھجوا رہا تھا
اور بلوے کے وقت سے قلعہ کی چند کوسٹریوں میں حفاظت سے رکھوا تھا۔
لیکن اب ہتھو خاں سامان مذکور کو میگزین سے قلعہ میں لے جانے کی مخالفت
کرتا ہے اس لئے غلام حسنور کی مہربانی کا امیدوار ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ ایک
حکم بنام شاہ عالم مرزا محمد مغل بہادر کے نام جاری کیا جائے کہ جتنے سامان کے
لئے غلام لکھے فوراً میگزین سے دیدیا جائے تاکہ اسے قلعے میں حفاظت سے
رکھا جاسکے رتوتی سلطنت کی دعائیں عرضی غلام خانہ زاد رجب علی
حکیم شاہی پنسل سے

پیر باد دولت مرزا مغل۔ فوراً ہتھو خاں کو بہایت کی بجائے کہ میگزین کی
تمام اشیاء جو رجب علی طلب کرے قلعے میں فوراً بھجادی جائیں گے ہتھو خاں کا
میگزین میں رہنا کچھ اچھا نہیں ہے تم بجائے اسکے کسی اور قابل اقامت شخص کو قریہ کو
پشت پر نوٹ "احکام جاری کئے گئے"

یہ تمام انتظامات میرزا مغل کو کرنے لازم تھے۔ مگر وہاں یہ لیاقت
کہاں تھی۔ ہر بات بادشاہ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ پھر اگر شکست ہوئی تو
تنبیب کا مقام نہیں۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۹۔ تاریخ نہیں ہے { از امام بخش صوبے دار نمبر ۴، رجنٹ و
قلی یار خاں صوبے دار ذیلی رجنٹ دیلی پیادہ۔

سجنور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ جیسا کہ حسنور نے ہم
خانہ زادوں کو حکم دیا ہے ہمیں باہر خندقوں اور مورچوں میں جا کر لڑنے

میں کوئی غدر نہیں ہے۔ لیکن آج شیخ کا دن ہے اور مشرق کی طرف جانا آج کے دن نخل سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ہم کسی سبب و ساعت میں روانہ ہو جائیں گے اور تین بجے تک کسی وقت میں ہم خندقوں پر جا پہنچیں گے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ درخواست رام بخش صوبے دار فیروز، رحمت، اور قلی یار خاں سکودا بہادر نویں رحبت دیسی پیادہ۔

رجو فوج موقع کی نزاکت کو پیش نظر نہ رکھے اور سعد و نخل کے دہم میں مبتلا ہو اس کو دشمن کے سامنے ذلیل و برباد ہو جانا بہت مناسب تھا۔ حسن نظامی (حکم شاہی پیل سے)

دونوں جیشیں مزدوری سامان حرب کے کر آج رات کو یا کل ضرور روانہ ہو جائیں عرضی نمبر ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰ نہیں ہے { از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ حضور اپنے دل کو غنیمت کے خیال سے آذاد رکھیں۔ غلام بذات خود دود و ذلت سواروں کے ہمراہ موہچوں میں رہا کفار کے موہچے جہاں تھے وہیں ہیں نہوں نے بالکل حرکت نہیں کی ہے۔ اگر ان کے موہچے بڑھا دیئے گئے ہوتے تو وہ اب تک شہر میں داخل ہو چکے ہوتے۔ تمام فوج نے کفار کے قتل کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور حملہ ہونا ہی چاہتا ہے۔ حضور کے اقبال سے موہچوں پر حملہ کر کے بہت جلد قبضہ کر لیا جائیگا جن سپاہیوں نے اس کے خلاف حضور سے کہا ہے سن کر کہا ہے بستی سنائی باتوں پر توجہ نہ فرمائیے جب تک غلاموں کے دم میں دم ہے حضور پر کچھ بھی آئینچ نہ آئے پائیگی۔ مگر غلام کچھ بے فکر نہیں ہے۔ حضور کو معلوم ہو کہ وہ بذات خود موہچوں میں موجود ہے۔

(حکم شاہی پیل سے)

مضمون پڑھ لیا گیا۔ قادیان بخش نہار سے ہمراہ ہیں جو مناسب ہو کر و۔

رقا قد بخش مورچہ بننے والی فوج کا افسر تھا۔ میرزا افضل نے جو تلی بادشاہ کو دی وہ بالکل غلط ثابت ہوئی۔ میرزا صاحب مورچوں میں عیش کرتے ہوں گے لڑائی سے ان کو کیا مٹر کا رہتا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۳ - تاریخ نہیں ہے { از غلام مرزا رسالہ دار اٹھارہویں جنٹ بے قاعدہ سواران۔ محصور بادشاہ جہاں پناہ اٹو بداند عرض ہے کہ غلام کے آبا و اجداد ہمیشہ سے اعلیٰ حضرت کے خدام چلے آتے ہیں۔ اور تمام عہدے درجے، اور مراتب جو انہیں حاصل ہوئے وہ حضور ہی کے دروولت سے عطا کئے گئے ہیں۔ جبکہ اندراج کا غذا بت شاہی میں ہے۔ جس روز سے حضور کے آفتاب اتہال کو گھن لگا۔ اس روز سے فدویوں پر بھی تباہی واد بار چھا گیا، اور بھجوری غلام کو کفار کے ہاں ملازمت کوئی پڑی۔ جہاں ۵۵ برس تک بے حد رسالہ داری مامور رہے۔ پشاور میں جہاں میری جنٹ تاحال مقیم ہے حضور کی تخت نشینی کی خبر سنا کر، ہزار خرابی کمانڈنگ افسر سے رخصت لی اور اپنا ہزار روپیے کا قیمتی سامان بسبب ناراضگی انگریز افسروں کے وہیں چھوڑ کر حضور کے آستانے پر حاضر ہوا مال و اسباب کے نقصان کے علاوہ غلام کو مندرجہ ذیل نقصانات بھی برداشت کر کے پڑے۔

ایک نو ساختہ مکان جو اس نے ۵۵۰۰ روپے کی لاگت سے تعمیر کرایا تھا اور تین چار سالے مکانات قیمتی ۲۰۰۰ روپے کے تھے ریل کی مرٹک میں آگئے اور ۳۵۰۰ روپے کا بس غلام نے گوڑ گا نوہ خزانے میں بھجوا دیا تھا کہ روپیہ برآمد ہو جائے۔ اس وقت غلام رجٹ ہی میں تھا۔ مگر اس کے آتے ہی خزانے نے روپیہ ضبط کر لیا۔ علاوہ انہیں راہ میں راجہ پٹیالہ ایک فقرہ انگریزی میں تحریر ہے۔ جس کا ترجمہ ہے لعنة اللہ علیہ۔ مترجم نے غلام کو بالکل لوٹ لیا نیچے موشی ڈیڑھ

غرضیکہ جو کچھ مال و اسباب تھا وہ اس کی نذر ہو گیا۔ اور غلام کے بیٹھے کو ایک گھوڑا بھی نہیں بچا۔ غلام دس روز سے دبدولت پر پڑا ہے۔ اور آج ایک عرضی پیش کرتا ہے۔ التجا ہے کہ اسے کسی فوج میں جگہ دی جائے یا کسی ضلع میں مقرر کر دیا جائے تاکہ اپنے فرائض منصبی وہ پورے طور سے ادا کرتا رہے غلام کے ہمراہ اونٹ، سفری بیل گاڑی، خدمتگار وغیرہ ہیں اور اس کا یومیہ خرچ، یا آٹھ روپے ہے۔ ضروری جان کر تمام وکال عرض کر دیا۔ (ترقی، سلطنت کی دعائیں) عرضی غلام مرزا حسین رسالہ اربنبر ۱۸ رجب ۱۲۵۰ ساکن گوڑگانوہ ضلع قسمت پمول موضع سعادت نگر ہر سید غلام مرزا حسین حکم شاہی پینل سے

مرزا افضل، درخواست کنندہ تھا ہے پاس روانہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ پڑانا سپاہی ہے عرضی نمبر ۳۲۔ تاریخ نہیں ہے (آزموہن پانڈے صوبے دار و ایشوری پر شاد جمہدار محصور بادشاہ دین پناہ غریب پر ویرا خدمت گزار ملازم کیا اب ہونے کی وجہ سے غلام کی کمپنی میں مقرر نہیں ہوئے تھے۔ اب وہ مل گئے ہیں اور تفصیل ذیل ان کو نوکر رکھا گیا ہے۔ اس لئے امید ہے ان کی تاریخ ابتدائے ملازمت سے آج تک کی تنخواہ کے لئے منظوری دیدی جائیگی۔ درخواست کو ضروری سمجھ کر پیش کیا گیا۔

برہمن پانی ریٹے کے لئے - ۱ - حجام - ۲ - دہوبی - ۲ - دہزی - ۱ -

چار - ۱ - ہنتر - ۱ -

عرضی غلام موہن پانڈے صوبے دار و ایشوری پر شاد پھانک جمہدار حکم شاہی پینل سے

خزائنے میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی کچھ نہیں ہو سکتا تاریخ

نہیں ہے، انڈکس نمبر ۷،،

عرصی نمبر ۳۳ - تاریخ نہیں ہے { متفقہ درخواست کا مدار خاں و دیگر سپاہی
محضور بادشاہ جہاں پناہ! پیچاس آدمی جو میرٹھ کے جیل پر تعینات کئے
گئے تھے اور وہاں سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ کس انداز
بہادر کے حکم سے ہمیں اپنے عہدے سے علیحدہ کر دیا گیا ہے حضور کی
فرمان میرٹھ جانے والی ہے۔ اور ہم میں سے سولہ آدمی اس کے ساتھ شاہ
ہو کر لوٹنے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ حضور مرزا منگل صاحب
کو ہمارے بجائے کا بھی حکم دے دیں، تاکہ حضور کے بخت یا درو طالع بخت
کے زیر سایہ ہم بھی لوٹیں اور فتح میں حصے دار ہوں واجب تھا عرض کیا
عرصی کا مدار خاں و دیگر سپاہی

حکم شاہی منسل سے

انفسہ میرٹھ جیل جو ہمارے زیرِ ہجر و تعینات ہے۔ معلوم ہو کہ وہ سچا
ہمارا فرزند مرزا منگل اسے روانہ کر دے گا اور جتنے سپاہیوں کے بچانے کا
حکم دیا جائے اپنے ہمراہ لیتا جائے۔ اسے ہمارے مذکورہ فرزند کے ہر
ایک حکم کی تعمیل کرنی ہوگی۔

فرمان نمبر ۱۱ - تاریخ نہیں ہے { بنام مرزا منگل } فرزند شہرہ آفاق
حکم جس پر خاص مہر شاہی ثبت ہے { دلاور مرزا محمد ظہور الدین عرف مرزا
منگل بہادر! جانو کہ بوجہ کل کے احکام کے تمہیں مندرجہ ذیل اشیاء
روانہ کر دی گئی ہیں۔ انہیں اپنے لازموں کی حفاظت میں رکھو اور چونکہ
کہ ٹرٹھ کا کام بھی تمہارے ہی ذمے ہے اس لئے جیسا مناسب سمجھو کرو و فرج
کے تقسیم روپے کا کام بھی تمہارے ہی ذمے ہے حسن انتظام سے جس کا

جتنا ہوتا تھا وہی دیدیا جائے اسی طرح سواروں اور پیدل میں حسب ذیل اشیاء مختلف حصص کر کے تقسیم کر دو۔ اور جو کچھ طلب کیا جائے فوراً دیدیا جائے ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

مٹھائی۔ ۳۰ من۔ چنے۔ ۶۳ من۔ ستوں۔ ۳۱ من۔ ۳۲ سیر۔ شکر۔ ۳۱ من۔ ۲۹ سیر۔ گڑ۔ ۶۱ من۔

اور نوہ نظر تم خود مختار ہو۔ خواہ کسی کو شیکہ دیدیا بذات خاص بازار کجا کر خرید لاؤ۔ اور انتظام کرو۔ تاخیر نہیں ہے۔ فوجی معاملات کے خطوط عموماً بلا تاخیر ہیں اس کی وجہ جو کچھ بھی ہو مگر یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ان میں کچھ جعل سازی نہ کی گئی ہو۔ حسن نظامی بہ

ضمن قتل میں ترتیب شدہ کاغذات

عرضی نمبر ۱۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی، ۱۸۵۷ء از غلام عباس و فدا پر بہلا رسالہ جو کئی رجمنٹ سواران کھنڈو ر بادشاہ جہاں پناہ اؤ کو دبائے عرض ہے کہ انگریزوں کو منظر نگریں کر کے ۲۳ جون ۱۸۵۷ء کو غلام و دولت خاں پر حاضر ہو گیا ہے۔ از اب حضور کے لئے نہایت وفادار، خدمات انجام دے رہا ہے۔ غلام کے آباد اجداد ہمیشہ سے قبلہ عالم ہی کے نیک پروردہ تھے پس التجا ہے کہ پہاڑی پر قابض ہوتے ہی جو انگریزوں کے قبضے میں ہے حضور کی لواذ شوں سے غلام کو کوئی عہدہ بخشا جائے تاکہ اپنی ہر مراد کو پہونچکر حضور کے اقبال جہانگیری لے اسی طرح مرقوم ہے۔ غالباً قتل کر کے ہوگا۔ مترجم ۱

کئے ہمیشہ دستِ بد عار ہے۔ رتوقی سلطنت و اقبال کی دعائیں عرضی کترین
قدیم کھوار غلام عباس و فدا پر پہلا رسالہ چوتھی رجٹ بے قاعدہ سواران
آمدہ از مظفرنگر۔ مہر غلام عباس

حکم شاہی پنیل سے

مرزا مغل بہ موجب ضروریات فوج کے عرضی دہندہ کو کسی جگہ مامور کر دیا جائے
فرمان نمبر ۱۔ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء بنام وفادار دہائی راؤ بہادر
حکم شاہی بدون دستخط یا مہر کے یقیناً دفتر میں کھنے کی [دالی کچھ بھونج - نقل ہے۔
نواز شہ شاہ نہ نہیں ہو۔ اور معلوم کرو کہ گودامی کچھ سوہنویں جٹ مہی کی کپنی
کا سپاہی مشیر سلطنت و قار اسلمک خاص محمد بخت خاں گورنر جنرل بہادر کے
توسل سے مابعد دولت کے رو برو یا ریاب ہوا۔ اور یقین دلایا کہ تم وفادار دہائی
نے تمام کفار کو تہ تیغ کر ڈالا اور اپنی سرزمین کو ان ناپاکوں سے پاک کر لیا ہے
تہاری جانب سے ایسے کام کا سرزد ہونا ہمارے لئے موجب مسرت ہوا۔
لہذا تمہیں اس خطاب سے معزز کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اپنی سرزمین
میں عمدہ انتظام کر دے مخلوق خدا پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوئے پانچکا۔ مزید برآں
براہِ مسند رجٹے کفار تہا رہے یہاں پہنچیں تم انہیں قتل کر دو۔ اور ہمیں یقین
ہے کہ تم مابعد دولت کی خواہشات و رعنا مندی کے موافق کام کر دے۔ پھر ایسی تمام
درخواستیں جو تم کو دے منظور کر لی جائیں گی ایک حکم دفا: اور قدیمی رادل
رجٹ سنگھ دالی جیلیر کے نام بھی لکھا جائے۔ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء
فرمان نمبر ۲۔ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء بنام وفادار قدیمی رجٹ کچھ
حکم شاہی بدون دستخط یا مہر وغیرہ کے دفتر میں کھنے کی نقل [شفقت شاہ نہ تم پر سبذول
ہوا اور معلوم ہو کہ رئیس چین سنگھ برادری میں جے پور سے مابعد دولت کے

حضور میں باراب ہوئے کی عزت چل کی جو تہو سلسل مشیر سلطنت تارک
لازم خاص، محمد بخت خاں لارڈ گو رنر جنرل بہادر۔ ڈاکٹر سر رشتہ معاملات
فوجی و ملکی و نوع میں آئی۔ اور اس نے بیان کیا کہ تم نشان وفاداری بہت
تدت سے مابدولت کے پاس آنے کے مشتاق ہو، اور صرف حکم کے منظر پر
پس نہیں اس خطاب سے معزز کیا جاتا ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ تمہاری
حکومت میں ناپاک کفار کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا ہوگا۔ انگریز ہرگز باقی
نہ بچے پائیں۔ اگر اتفاقیہ ممکن ہے کہ کسی نے سجاگ کر جان بچانی چاہی ہو
یار پولوٹن ہو گیا ہو تو پہلے انہیں چن چن کر قتل کر دیا جائے۔ بعد ازاں اپنی
ریاست کا انتظام بخوبی کر کے مع اپنے رفقا کے دربار میں حاضر ہو۔ تم پر
شفقت و مہربانی فرمائی جائیگی۔ اور تم اتنے معزز و سر بلند ہو جاؤ گے کہ کبھی
تک تمہارا خیال نہ پہنچ سکتا ہوگا۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۳۔ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء بمقام جملہ ہنود و مسلمانان جو
حکم شاہی بغیر دستخط و ہسر کے مذہب کی بہبودی کے خواہاں ہوں
نہیں معلوم ہو کہ فلک الدین شاہ ان میں سے ہے جنہوں نے مذہب اسلام
کی خاطر کفار سے جنگ و جدل کرنے کے لئے اپنی جانیں وقف کر دی ہیں مگر جو
مال و فوجوں کے ڈاکٹر کٹر ہیں وہ غازیوں اور فوجوں کے مصارف کے واسطے
رد پیہ فراہم کرنے کو بھیجے جاتے ہیں۔ یہ فوجیں اللہ تعالیٰ کی ایک امداد ہیں جو
چاروں طرف سے جمع ہو رہی ہیں۔ اور عیسائیوں کے تباہ کرنے کے لئے جوق
درجوق آتی جا رہی ہیں جنہوں نے ہزار ہا برطانوی سپاہ اور انگریزوں کو
فی النار و السفر کر دیا ہے۔ ہمیں لازم ہے کہ اپنی ذاتی منفعت سوچ کر جتنا
روپیہ ہو سکے شہنشاہ کی خدمت میں روانہ کر دو۔ اور ساتھ ہی کارندوں کو

روانہ کر دو۔ ہم فلک الدین شاہ کو فوجی اعانت بھی دو۔ اور راستے کا انتظام بھی کر دو۔ نیز عیسائیوں کے قتل کے لئے جو امداد طلب کی جائے اس سے دریغ نہ کرو۔ جو لوگ راہ مذہب میں ان سے متفق ہوں گے اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ اور جو عیسائیوں کے شریک ہوں گے جان و مال سمیت برباد ہو جائیں۔

فہرست سامان مطلوبہ

رئیس چٹوڑی کو، توبیں اور — ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس قصبہ پراڈرے کو — ۱۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس قصبہ دھرم پور کو — ۵۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس دان پور کو — ۵۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس بھاسو کو — ۵۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس سعد آباد کو — ۵۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس دتاؤلی کو — ۲۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس بھیکم پور کو — ۱۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس بدایوں کو — ۱۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس قصبہ جے رو کو — ۵۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ تاجران شہر متھرا کو — ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ راجہ بھنگلہ کو — ۱۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس غلام حسین زالی اترولی کو — ۲۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ راجہ بھرت پور کو — ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔

میزان ۱۲۲۵۰۰۰

عرضی نمبر ۲۔ مؤرخہ ۱۶ اگست، ۱۸۵۶ء از محمد نجات علی سابق داروغہ جھانسی جیل خانہ حال کمانڈنگ

افسر علی غول

محضور بادشاہ ظل سبحانی، جہاں پناہ وغیرہ، مؤدبانہ عرض ہے کہ تا بعد از مجرمانہ نمائیاں جھانسی اور ٹی۔ کاپلی اثاوتہ میں پوری میں دیگر اضلاع میں کئے اور مردود قوم نصاریٰ کو غارت کیا وہ حضور

کو معلوم ہو چکا ہے۔ نیز غلام نے اور اس کے ہمراہیوں نے ۶ جولائی ۱۸۵۷ء سے آج تک جتنے نصاریٰ کو تہ تیغ کیا اور نہایت مستعدی اور دلیری سے حملے کئے وہ حضو سے مخفی نہیں ہے۔ لہذا جب مکمل فتح حاصل کر لی جائے تو فوج حیدر علی و دوسروں کو انعام و اکرام عطا ہو غلام اور اسکے خاندان اور اسکے جاں نثار ہمراہیوں کو بھی اس میں سے حصہ لے۔ فی الحال علی غول میں صرف ۵۰۰ سوار ہیں جو غلام کے ہمراہ کٹے مرنے کو تیار ہیں۔ اور یہیں در دولت پر حاضر ہیں۔ اگر حضو کی اجازت ہو تو ایک مکمل رجمنٹ مرتب کر لی جائے۔ لیکن چونکہ کئی دستے مختلف اطراف و جانب سے آئے ہیں اور ہر ایک خود کو علی غول کہتا ہے جس سے تمیز میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ اس حضو کوئی خاص نام تو نہ فرماتے کہ اسے اس رجمنٹ کو نامزد کیا جائے حضور حکم کے بموجب غلام لاکھ چار لاکھ اسلحہ عریضہ پیش کرتا ہے تاکہ اسکا جاری فرما دیا جائے رتقی اقبال و دولت کی وعائیں کی عرضی غلام محمد بخت علی۔ سابق داروغہ جیل جھانسی حال کنگال نسر علی غول دستخط حضرت خا حکم شاہی پینل سے لکھا ہوا لیکن اس درخواست سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

کاغذ جس پر الف کا نشان ہے۔ اس کے اصلی لغافے پر دہلی پوسٹ آفس کی ہر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۲۵ مایچ ۱۸۵۷ء کو ڈاکچی نے میں ڈالاکیا تھا اور دیکھی ہر اگر کسی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۲۷ مایچ ۱۸۵۷ء کو آگرے پہنچا۔

ترجمہ خط محمد درویش

بجنور ہزار نفٹ گورنر مالک مغربی و شمالی، نور خہ ۲۴ مارچ ۱۸۵۷ء غریب پرمور سلامت! خداوند! بادشاہ دہلی و بادشاہ ایران کے مابین پیرزادہ حسن عسکری کے توسط سے خط و کتابت کا احوال پہلے خط میں لکھ چکا ہوں جسے حضو نے سمجھ لیا ہو گا کہ میں فقیر خانہ دیدوش ہوں۔ خبر لیا چکا ہوں کہ دو شخص بادشاہ دہلی کا خط لے کر کے جانے والے کارواں کے ہمراہ ششمنیہ گئے

ہیں حسن عسکری نے بادشاہ کو یقین دلایا ہے کہ اسے پختہ خبر ملی ہے کہ ولیعہد شاہ ایران نے بوشہر پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ کہ وہ عیسائیوں کو بالکل قتل کر چکا ہے جن کا ایک تنفس بھی اس وقت زندہ نہیں اور بہتوں کو قید بھی کر لیا ہے۔ اور عنقریب ایرانی فوجیں لے کر قندھار و کابل ہوتا ہوا دہلی پہنچے گا۔ اس نے بادشاہ سے یہ بھی کہا کہ حضور شاہ ایران سے خط و کتابت کرنے میں بہت تساہل کرتے ہیں۔ پھر بادشاہ نے حسن عسکری کو بیس طلائی مہریں دیں اور کہا کہ خط کو فی الفور ایران روانہ کرو لیجائے اور اسے حکم دیا کہ یہ مہر اس شخص کو دی جائیں جو خط لے جائے تاکہ سفر خرچ میں کام آئیں حسن عسکری نے مکان آکر چار آدمیوں کو فقرا کے رنگین کپڑے دیئے اور خط لے جانے پر آمادہ کیا۔ اب بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دو روز میں یہ لوگ عازم ایران ہوں گے۔ قلعے میں بلکہ خصوصاً بادشاہ کے کمرۂ خاص میں شب روز ایرانیوں کی فوری آمد کا ذکر رہتا ہے حسن عسکری نے بادشاہ پر یہ سکھایا ہے کہ اسے اہام ہوتا ہے کہ دہلی اور تمام ہندوستان پر یقینی شاہ ایران کی حکمرانی ہوگی اور دہلی کی عظمت و صولت پھر جاگ اٹھے گی۔ کیونکہ شاہ ایران بادشاہ کو تاج بخشد گا تمام اہل قلعہ خصوصاً بادشاہ اس اعتقاد کی وجہ سے بہت خوش نظر آتے ہیں۔ اندریں مانی جاتی ہیں اور دعائیں کی جاتی ہیں۔ اور حسن عسکری غروب آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے وظیفہ پڑھتا ہے کہ ایرانی آجائیں اور عیسائیوں کی تباہی ہو جائے۔ ہر جمعرات کو چند خوان کھانا، اور تیل، تانبے کے سچے اور کثیر اسی عسکری کے پاس بادشاہ بھیجتے ہیں۔ سلطنت کے چند اعلیٰ افسران اس شخص کے چمکھنڈ اور جیلہ بازی کے معتقد ہو گئے ہیں۔ اور اس کے مکان پر حاضر ہو کر اس کے تمام حرکات و سکنات کو ارادت مندانہ دیکھتے ہیں۔ ان نمک خراموں کے

فرداً فرداً نام لینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ خدا کو رنٹ کے دشمنوں کو ناکام کرے۔ میرے چند احباب جن کا رسوخ بادشاہ تک ہے۔ اور جو حسن عسکری بھی ملتے رہتے ہیں۔ مجھے سب باتیں بتا دیتے ہیں۔ بغرض خیر خواہی مندرجہ بالا حالات سے مطلع کیا گیا ہے۔ اب گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ مناسب بندوبست کرے۔ عریضہ غیر خواہ محمد درویش۔ مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ۔ مہرہ فقیر محمد درویش۔ رلباس ثقرر اور درویشی نام میں پوشیدہ جاسوس کا یہ خط ہے اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ درویش جاسوسی کرتے تھے۔ بلکہ جاسوس درویشی کی آڑ میں نوکری کرتے تھے جس (نظم) عرضی نمبر ۳۔ مورخہ ۱۸ اگست، ۱۸۵۷ء از مکند لال محسنو غریب پروہا مؤدبانہ عرض ہے کہ جب بادشاہ دربار کرنے کے بعد اپنے کمرہ خاص میں تشریف لے گئے تو مولوی فضل الحق، نواب احمد علی خاں بہادر، عبدھ صاحب اور مرزا خیر سلطان بہادر نے تحریری احکام دیئے جو مفصلہ ذیل ہیں:-

یہ کہ نواب قلیاں کے پاس حملہ افسران فوج تنخواہ طلب کرنے آئے تھے اور بادشاہ ۱۲ بجے باہر تشریف لائے۔

تمام احکام مذکورہ بادشاہ کے معائنہ میں آئے ملکہ جہاں رزیت محل (استراحت) فرما رہی تھیں اس لئے ہرگز ثبت نہ کی جاسکیں۔ بہر حال انہیں تین بجے ثبت کر دیا جائیگا ابھی ۲ بجے ہیں تمام دن دہرا نہیں ہوا۔ کل افسران قلیاں کے انتظار میں بنائے بیٹھے ہیں۔

۱۔ راولپنڈی کے پتے پر روپیہ بھیجنا ہے حسب ہدایت شمشیر الدو لہ قلم بند کر لیا۔

۲۔ راولپنڈی کے پتے پر روپیہ ملے صدر دلی بھیجنا ہے ہدایت شمشیر الدو لہ قلم بند کر لیا۔

۳۔ جیاجی اسکندریہ کا پتہ حسب ہدایت جنرل غوث خاں لکھ لیا۔

۴۔ بنام جیاجی اسکاں حسب ہدایت جنرل غوث خاں لکھ لیا۔

- ۵۔ بنام رانا بھگونت سنگھ ہدایت جنرل غوث خاں لکھ لیا۔
- ۶۔ بنام چند باری من بھیدر حسب ہدایت جنرل غلام غوث خاں لکھ لیا۔
- ۷۔ بنام مولوی ذریعہ جنرل غلام غوث خاں کی ہدایت کے بموجب تحریر کر لیا۔
- ۸۔ بنام افسران مؤدبہ اور افواج ہدایت جنرل غلام غوث خاں لکھ لیا گیا
- ۹۔ بنام افسران مراد افواج جنرل غلام غوث خاں کی ہدایت کے بموجب لکھا ہے
- ۱۰۔ بنام بخش علی حسب ہدایت حسن بخش عرض کی لکھا گیا بابتہ بھرتی ۵۰۰ پیدل برادر لکھ لیا
- ۱۱۔ لکھنؤ جانے کا پروانہ راجداری بموجب درخواست محمد بخش حسب ہدایت کیا
- ۱۲۔ بنام راجہ رام سدھوولی کی آمدنی بھیجے کے لئے حسب ہدایت تمثیر الدولہ بہادر
- ۱۳۔ بنام راجہ رام اس کا معتمد بخش بھیجا جائے حسب ہدایت تمثیر الدولہ بہادر
- ۱۴۔ بنام راجہ رام نرائن بھیجے کے لئے حسب ہدایت تمثیر الدولہ بہادر۔
- ۱۵۔ بنام راجہ رام رائے اندھرا کی آمدنی بھیجے کو حسب ہدایت تمثیر الدولہ بہادر
- ۱۶۔ بنام حسن بخش عرض کی ضلع علی گڑھ کی آمدنی وصول کرنے کے لئے مولوی فضل الحق کی موجودگی میں لکھا گیا اور تمثیر الدولہ بہادر مرزا خیر سلطان بھی موجود تھے
- ۱۷۔ بنام فیض محمد اسے ضلع بلند شہر علی گڑھ کی آمدنی وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔ حسب ہدایت مولوی فضل الحق تحریر کیا گیا۔
- ۱۸۔ بنام ولید ادا خاں مذکورہ دونوں آدمیوں کی آمدنی وصول کرنے میں مدد دینے کے لئے تحریر کیا گیا۔ مولوی فضل الحق
- ۱۹۔ بنام گلاب سنگھ حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بارہ ہزار روپیہ مدنی بھیجا جائے
- ۲۰۔ عبد اللطیف خانبھوری اس کی آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجے جائے
- ۲۱۔ بنام محمد ظہور علی خان چتوری والا اس کی آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجے جائے

- ۲۱۔ بنام محمد ظہور علی خان چتوری والدہ اسکی آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھی جائے
- ۲۲۔ بنام محمد ظہور علی و حرم چتوری۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھی جائے
- ۲۳۔ بنام محمد داد خان حکیم چتوری۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھی جائے
- ۲۴۔ بنام راجہ من سنگھ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ روانہ کی جائے
- ۲۵۔ بنام (نام پڑا نہیں جاتا) شاہ آبادی۔ اپنی حدود میں امن قائم رکھے۔ محرمہ از ہدایت نواب صاحب
- ۲۶۔ بنام مولوی عبدالحق خاں ضلع گوڑگانوہ کی مالگذاری آہنی وصول کر کے انتظام کیا جائے حسب ہدایت مولوی فضل الحق لکھا گیا جن کا بقیہ گوڑگانوہ جائیگا۔
- ۲۷۔ بنام ناراین داس سوڈا گوڑگانوہ کوئی روپیہ نہیں طلب کیا جائیگا حسب ہدایت خیر سلطان بہادر تحریر کیا گیا۔ عرضی غلام مکند لال
- کسی قسم کا حکم یا نوٹ نہیں رہے مخبری نامہ مکند لال سکریٹری بہادر شاہ کا ہے
- غالباً کسی انگریز افسر کے پاس بھیجا گیا تھا، انگریزی گورنمنٹ کو بادشاہ کے ایسے
- مقرب ملازموں کی حقیقت آمد اور یہی وجہ اسکی کامیابی کی ہوئی (حسن نظامی)
- فرمان نمبر ۳۴۔ مورخہ ۱۹ جون ۱۸۵۷ء بنام افسران و صوبہ داران نوچ
- حکم مع سرکاری ہرگز نیل مرزا خیر سلطان بہادر (تم پر سلامتی ہو جو فوج میں یہاں آچے
- مذہب کے لئے لڑ رہے تھیں وہ قیاب ہو گئی ہیں۔ لہذا انہیں بھی لکھا جاتا ہے کہ
- اپنی مذہبی جدوجہد میں ثابت قدم رہو، اور فی الغور یہاں پہنچو۔ انہیں حکومت
- بہت کچھ انعام و اکرام ملے گا۔ اور علاوہ اس کے اپنا دین و ایمان بچا لو گے، یہ
- امید بالیقین لکھی ہے کہ انگریز جہاں جہاں ہوں گے قتل کر دیئے جائیں گے
- یہاں پر تو کوئی انگریز بھی باقی نہیں چھوڑا گیا۔ بادشاہ تخت نشین ہو چکے ہیں اور
- انہوں نے تمہارے فوجی بھائیوں کو خوش و خرم کرنے کی ہر طرح سے

کوشش کی ہے۔ اور انہیں انعامات عطا کئے گئے ہیں۔

فرمان نمبر ۵۔ مؤرخہ ۵ رجون ۱۸۵۷ء { بنام خیر خواہ دولت مدار
مرزا خواں بخت کا ایک خط } میر احمد، امیر، بخیریت باشند
ابھی ہر پرشاد کی معرفت ایک بندوق، خنجر اور تلوار موصول ہوئی، تہا ہے
اطمینان کی خاطر لکھ دیا گیا۔

پشت پر نوٹ:- یہ رسید بابت تلوار و بندوق ۹ رجون ۱۸۵۷ء کو تھلے نیں
موصول ہوئی، روستخط پڑے نہیں جاتے)
اس خط کا قتل انگریزوں سے کچھ تعلق معلوم نہیں ہوتا، ہتاید غلطی
سے شامل ہوا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۴۔ مؤرخہ ۱۸ رجون ۱۸۵۷ء { منجانب خزانچی خزانہ شاہی
بمصور بادشاہ جہاں پناہ دام اقبالہ مودبانہ عرض ہے کہ بموجب حکم جہاں
پناہ کے... روپیہ بمعزت بسنت علی خاں نائب ناظر، سرسرا، رجمنٹ پیدل کو
بطور الاؤنس دیدیا گیا ہے۔ غلام امید دار ہے کہ حضور کی دستخطی رسید مرحمت
ہوگی رتوقی سلطنت کی دعائیں)

انعام۔ ۱۰۰۰۔۔۔ الاؤنس۔ ۳۰۰۔

عرضی غلام خانہ زاد خزانچی
جملہ ۱۳۰۰ روپیہ
حکم شاہی پیل سے لکھا ہوا

شاہی ملا خطے سے گذر گئی۔

عرضی نمبر ۵۔ تاریخ نہیں، ہے پیشک نوٹ کی تاریخ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء از
محمد مرتضیٰ خاں رسالدار۔ گزارش ہے کہ فدوی اور سواروں کا دستہ
اعلیٰ حضرت کے باغ میں ڈیڑھ جینے تک مقیم رہا۔ جسے عوام الناس شرم کی

بیگم کا باغ ر۔ کہتے ہیں اور ایک روپیہ خرچ کر کے حمام وغیرہ سے نام کوڑا کرکٹ صاف کرادیا جہاں ہم لوگ رہنے لگے، باقاعدہ رسالہ کے آدمی آب بخت گڑھ سے آئے ہیں۔ اور اس جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بارش کے شروع ہو جانے سے میرے دستے کے سواروں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ باغ میں سوائے حمام کے اور کوئی سائے کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے عرض کرتا ہوں کہ باقاعدہ سواروں کے نام احکام جاری کر دیئے جائیں کہ وہ ہماری قیادت سے نکل کر کوئی اور جگہ تلاش کر لیں یا کم از کم نصف حصہ خود استعمال کریں تو نصف ہمارے لئے چھوڑ دیں، واجب متعارض کیا (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں)

عرضی غلام میر محمد مرتضیٰ خاں رسالہ اور حکم شہی پٹیل سے لکھا ہے

مرزا فیل۔ گوالیار کے باقاعدہ سواروں کو سمجھا دو کہ وہ اس جگہ کا نصف حصہ کام میں لائیں۔ اور نصف درخواست کنندوں کے لئے چھوڑ دیں۔ پشت پر بادشاہ کے حکم کی نقل۔ نوٹ بھی پشت پر۔ بموجب احکام ایک تحریر حکم جاری کیا گیا۔ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء

فرمان نمبر ۶۔ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۵۷ء بنام خزانچی شاہی خندانہ حکم شاہی بدستخط و بخدا خود پٹیل سے ۴۰۰۰ روپیہ فوجی معارف و الاؤنس وغیرہ اور اخراجات متعلقہ میگزین کے لئے جو کچھ ہمارے پاس موجود ہو اس میں سے دسے دو۔ نہایت ضروری جانو،

۴۰۰ روپیہ جس کا نصف ۲۰۰ روپے

فرمان نمبر ۷۔ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۵۷ء بنام افسر خزانہ... اما بدولت کے پاس روانہ کر دو تاکہ بیچ سے آئی ہوئی پیدل فوج کو بطور انعام تقسیم کیا جائے۔

دیونہ کو اسے ضروری جانو، اور ایک ہزار روپیہ جسکا نصف پانچ سو روپیہ۔
 بنام کاشکاران، زمینداران، رؤساء، وکسان، سوئی پت، پانی پت۔
 نجف گڑھ، بہادر گڑھ، اور بنام اہل موضع میوات ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء
 تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ مرزا عبداللہ بہادر پسر مرزا شاہ رخ بہادر جو ہمارے بھائی ہے اسی
 پوری پوری فرمانبرداری اور توقیر کرو۔ لارڈ گوڈرہز جنرل محمد بخت خاں بہادر کی بھی
 عزت کو جو تمہارے علاقہ جات میں روانہ کئے جاتے ہیں اور اسے ہمارے تابعداروں
 تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ تمام احکام برائے ضروریات و رسد جو ہزارادہ و
 افسر مذکورہ دیں بجا لاؤ۔ نیز تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ تمام مالکداروں آمدنی اور لگان
 کار روپیہ اپنے کسی معتمد ایجنٹ کے ہمراہ ہزارادے کی فوج کے چند آدمیوں کو ساتھ
 کر کے روانہ کرو اس معاملے میں بہت احتیاط سے کام لو، اور فرمان شاہی پر عمل کرو۔
 حکم شاہی

بنام بندہ سدھاری شگھ دھیر سنگھ، و تمام فوج آمدہ از بیچ، تیار نہیں ہے۔
 تمہیں معلوم ہو کہ ہدایت کی جاتی ہے کہ غم لوگ علا پور پانی پت سوئی پت کبیر پت
 روانہ ہو جاؤ اور بریلی کی فوجوں میں جا کر شامل ہو جاؤ۔ ایسا کرنے سے مایدولت خوش ہو جائے
 تمہیں سلطنت کے اس کام میں نہایت محبت کرنی چاہئے۔ اور روانگی میں تاخیر نہ کرنی
 چاہئے۔ یہ حکم لارڈ گوڈرہز بہادر کی درخواست پر جاری کیا گیا ہے۔

عرضی خواجہ حسن مقرر کردہ بمقام سہا پور وغیرہ جو مراد گھر سے لکھی گئی
 محض و بادشاہ جہاں پناہ! مودہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء

عاجز انہ عرض ہے کہ قدوسی نے بذریعہ تحریک اور زبانی خبروں کے حضور کو اطلاع دی تھی
 کہ انگریز چھ توپیں لے کر غازی آباد مرادنگر پہنچے تھے آئے اور ہنڈن کابل توڑنا چاہتے ہیں لہذا

پھر عرض کیا تھا کہ ان کفار کا قلع قمع کرنے کو فوج روانہ کی جائے مگر اعلیٰ حضرت نے ابھی تک کوئی مدد عنایت نہیں فرمائی۔ میرٹھ سے آئے والے مسافروں سے بھی اطلاع لی ہے کہ علی خاں دگر نیز سابق نائب تحصیلدار جو کفار کی ملازمت میں ہے انہیں لے کر میرٹھ سے مرادنگر کی طرف چل توڑنے کے قصد سے اور فدوی پر حملہ آور ہونے کی نیشکا چار توپیں ہمراہ لے ہوئے بڑھ رہا ہے، اس سے پیشتر جمع توپیں لیکر کچھ انگریز ہاٹ سے گئے تھے اور موضع پلکوہ کو جلا دیا تھا۔ اور ایک دو پچاس ہاتھندوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ یہ فوج بھی اس طرف آئے والی ہے۔ یہ خبر سنکر فدوی نے تمام پیدل و سواروں کو مسلح کر کے تیار کر رکھا ہے۔ فدوی حضور پر سے قربان ہو جانے سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ قلت فوج اور نوچانہ نہ ہونے کے سبب یہ ڈر ہے کہ پل نہ توڑ دیا جائے۔ اگر خدا نا بخوانا پل کو کچھ بھی آج پہنچی تو فوجوں کی نقل و حرکت اور رسد کی آمد و رفت بالکل موقوف ہو جائیگی، فدوی امیدوار ہے کہ توچانہ پیدل فوج کی کمک اعلیٰ حضرت زود تر ارسال فرمائیں تاکہ کفار پیش قدمی نہ کر سکیں یا میں ترقی سلطنت کی تمنا عرضی فدوی محمد خوجہ حسن خاں۔ مقرر کردہ سہا بدینو اور غیرہ مرادنگر سے لکھا ہے۔ مؤرخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء

فرمان نمبر ۸ بنام راجگان، نوابان و دیگر مہتمم مسکنان حکم شاہی بغیر و تحفظ تاینچ دہرا، صوبہ الہ آباد، تم اپنے آپ کو غیابت غالباً دفتر میں رکھنے کی نقل ہوگی شاہی سے سرفراز کیا گیا سمجھو چونکہ ہمارا غلام تھا علی قاسم الہ آباد و دیگر اضلاع متعلقہ کا حاکم مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا تمہیں لازم ہے کہ تمام معاملات میں دلا سے مدد اور مشورہ دو۔ اور اس کے احکام کی خلاف ورزی یا اس کی رضامندی و خواہش کے برخلاف نہ کرو۔ علاوہ ان میں نہیں یہ بھی لازم ہے کہ اس سے باہر ملعون انگریزوں کو قتل کر ڈالو، اگر یہ ثابت ہوگا کہ تم نے نہایت خلوص سے عمل کیا ہے تو ہمیں خاطر خواہ انعام ملیگا، اور اگر نہیں تو تمہارے حق میں مفید نہ ہوگا۔

فرمان نمبر ۹ بنام نواب باندہا چونکہ مابعد دولت کا بندہ خاص سودہ ایک حکم کا بدوٹن تحظیام علی قاسم حاکم الہ آباد مقرر کیا گیا ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ اس مراسلہ شاہی کے پہنچتے ہی اپنے پیدل اور سوار دو تو پچانہ لے کر اس سے مل جاؤ۔ اور انگریزوں کو قتل کرو۔ تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ کسی محلے میں رئیس نہ کرو۔ کی خواہشات و احکام کی خلاف ورزی نہ کرو۔ ان احکام کو نہایت ضروری جانو اور ان پر عمل کرو۔

عرضی نمبر ۱۰ تاینچ نہیں ہے کہ از سید محمد حسن محضو بادشاہ جہاں پناہ اعرض ہے کہ غلام کل حاضر ہوا ہے۔ مگر اس کی نشست دبر خاستکے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ لہذا اعرض ہے کہ کوئی مسکن حفاظت فرمایا جائے جس میں اور میرے ۸۴ ہمراہی مجاہد باہر ام رہ سکیں، واجب تحضاض کیا۔

عرضی غلام سید محمد حسن جہادی اور خیر خواہ دولت مدار

حکم شاہی پیدل سے

نم جانے ہو کہ آمدنی کی ابھی کیا حالت ہے۔ نہاری کارگزاریاں مبدوت

کو پسند ہیں۔ خدا کو ہے ایسے جہادی افراط سے پیدا ہو جائیں رحکم کو دروغاً سے کچھ مناسبت نہیں پائی جاتی)

فرمان نمبر ۱۔ مودعہ ۱۳۱۸ سنہ ۱۲۸۵ھ

حکم جس پر مرزا مغل کی سرکاری ہوسر { شہر، دہلی، بخیریت باشند
دیکھیں نظر انجیف افواج ثبت ہے } ابھی خبر موصول ہوئی ہے کہ

انگریز آج رات کو حملہ کرنا چاہتے ہیں پس تمام شہر میں منادی کرادو کہ تمام باشندگان ہند وہوں یا مسلمان، مذہب کے لئے کٹھیری دروازے کے پاس اکٹھے ہوں اور اپنے ہمراہ آہنی میخیں اور کلہاڑیاں بھی لے آئیں اسے نہایت ضروری جانو،

نقل حکم شاہی بغیر و تحطیا ہر کے لیکن اصل حکم پر مہر ثبت کی گئی ہوگی

بنام فرزند مابدولت !

شہرہ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر جانا کہ جب پیدا دسوار میرے پاس آئے تھے تو میں نے خود اپنی زبان سے اُن سے کہہ دیا تھا کہ میرے پاس خزانہ یا مال نہیں ہے جس سے میں ان کی مدد کروں، انہوں نے میرا یہ بیان سن کر سر تسلیم خم کیا اور میرے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دینے پر آمادگی ظاہر کی، اور ماتحتی اور فرمانبرداری کو منظور کیا اس پر انہیں اول ہدایت کی گئی تھی کہ میگدین اور خزانے کی اشیاء ہتھیائیں، تاکہ جس سے انہیں اور مجھے فائدہ پہنچے۔ اس کے بعد انہوں نے دیوان خاص کے کمروں اور دیوان عام، ہتھاب ہارغ و دیگر جگہ سکونت اختیار کر لی اور جیسا جی چاہا کیا ان کے آرام اور ناہمی کی وجہ سے ملازمان سلطنت کو بھی انہیں کہنے سے روکا گیا۔ دوسرے یہ کہ اگرچہ اس محلے میں ان سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا

ذناہم) روپیہ قرض لیا گیا۔ تاکہ ہر پیدل و سوار کو روزانہ الاؤنس دیا جاسکے۔ مگر فرمان جاری کئے گئے کہ شہر میں لاسٹ مارا اور وارو گیر نہ کی جائے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ اگر گڑس و روز گزرتے ہیں لیکن وہی خرابیاں اب تک موجود ہیں، پیدل و سواروں کی تحفیں دیوان خاص و دیوان عام سے نکل گئیں۔ کیونکہ شہر سے باہر رہنے کے ہمیں سخت احکام پہنچے تھے، اور فوجی آدمیوں کو (جو) خواہ پیدل ہوں یا سوار، شہر کے باشندوں پر ظلم کرنے کی سخت ممانعت تھی۔ ذناہم ایک پیدل و جیٹ لے دیں دروازے دوسری لے لے جو دی، تیسری لے اجیری دروازوں کی تفصیل کے اندر استقامت اختیار کی ہے۔ اور کئی بازاروں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ وہ باشندوں کے مکانوں میں اس پہاڑ سے کہ انہوں نے اگر بیڑوں کو اپنے یہاں چھپا رکھا ہے کس جاتی ہیں اور کوشا لیتی ہیں۔ وہ قنصل اور وکالوں کے دروازے توڑ ڈالتی ہیں اور میاگانہ وکانوں سے مال لے جاتی ہیں۔ اور جبراً سواروں کے گھوڑے کھول لے جاتی ہیں، وہ ایسی زیادتیاں کرتی ہیں کہ ران) تمام شہروں میں جو بدون فوجی دخل کے تصرف میں لائے گئے ہوں گے ایسی غارتگری ہوتی ہوگی چنگیز خاں اور نادر شاہ بادشاہوں نے بھی ایسے شہروں کو پناہ دی ہے جو بے لڑے بھرے قبضے میں آگئے ہوں۔ علاوہ انہیں فوجی آدمی شاہی ملازموں کو اور شہر کے باشندوں کو ڈرانے دھمکاتے ہیں راکے پڑا نہیں جاتا۔

.....
پیدل سپاہیوں کو فرشتا لے سے نکل جاسکے کے مکرر احکام دیئے گئے اور سواروں کو باغ حالی کو لینے کے لئے کہا گیا، لیکن انہوں نے استہکاف خالی نہیں کیا۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں نہ نادر شاہ نہ احمد شاہ مارا اور نہ بھٹا فوجی گورنر جنرل

ہند کبھی گھوڑوں پر چڑھ کر گئے ہیں۔ پہلے فوجوں نے درخواست کی کہ شہزادوں کو مختلف عہدوں پر مامور کیا جائے اور اقرار کیا کہ وہ ان کے احکام بجالائیں گی۔ یہ کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے خواہش کی کہ شہزادوں کو خلع و خنجر عطا کئے جائیں تاکہ ان کے عہدے مستقل ہو جائیں۔ اور تمام ہندی راجاؤں کو قتل کر ڈالے جائیں (اس پر بھی رضی ہو گیا، اور اسی روز ہر خاص ثبت کیا ہوا ایک اعلان عوام میں منتشر کیا گیا کہ شہر میں عدالت قائم کی گئی ہے۔ اور سپاہیوں کو ظلم و تشدد سے باز رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ مگر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ ان تمام باتوں کو علیحدہ رکھ کر یہ خیال کرنا چاہئے کہ جب گورنمنٹ برطانیہ کے مشہور و اعلیٰ افسران قلعہ دیکھنے آتے تھے، تو دیوان عام کے دروازے پر گھوڑوں پر سے اتر پڑتے اور دلاں سے بیدل آتے تھے مگر یہ سپاہ گھوڑوں پر بیٹھی دیوان خاص کے کمرے تک گستاخانہ چلی آتی ہے، وردی اور پگڑیوں کے سوا اس کا لباس لپا ہوتا ہے جو داب شاہی سے بالکل بعید ہے۔ افسران فوج بھی دربار میں بجا عماموں کے ٹوپیاں پہن کر اور تلواریں باندھ کر ہنوز بے پردا ہی سے چلے آتے ہیں۔ برطانوی حکومت کے دوران میں اس کے کسی ماتحت نے ایسا برتاؤ نہ کیا تھا۔ اور گواہوں نے خود اشیاء میگزین و وہ پیم جو خزانے میں بٹھایا کر دیا مگر اب روزمرہ الاؤنس طلب کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ روزانہ الاؤنس ان لوگوں کے لئے بھی لیتے ہیں جو حاضر نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ظلم و زبردستی سے شہری دکانوں سے بغیر دام ادا کئے جبراً مال لیجاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی زیادتیاں روا رکھتے ہیں۔ بیرون شہر کی چیزوں کی حالت بہت غور طلب ہے تو میں شہر کے باہر جا کر اسن قائم نہیں کرتیں جس کی وجہ سے سینکڑوں بندگانِ خدا قتل

کر دیتے گئے اور ہزاروں کا مال لٹ گیا۔ ملک کے سول انتظامات بمسب تلت فتح
 شاہی کے جو تمام صوبجات میں مالگزاری آمدنی کے وصول کرنے والے ہوں
 اور محتاندار مقرر کئے گئے ہوں۔ قائم نہیں رہ سکتے ان معاملات کی وجہ سے
 ظاہر ہے کہ دیہات سے رسد نہیں فراہم کی جاسکتی اور مالگزاری وصول نہیں ہو سکتی
 معاملات کے اس حالت میں رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ ملک شہر کی دیروانی
 کا خطرہ ہے جو کچھ ذکر کیا گیا اس کے علاوہ سپاہی شاہی ملازموں کو بھی دباتے
 ہیں۔ اور جب روزانہ الاؤنس طلب کرتے ہیں یا بارود وغیرہ مانگتے ہیں تو ان
 پر اقتدار جانا چاہتے ہیں۔ شاہی ملازم کچھ نہیں کہتے بلکہ عاجزی و انکساری کرتے
 رہتے ہیں۔ ہر طرح انہیں خوش رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیوں حکومت
 کیا جائے کہ یہ لوگ دلی خیر خواہ سلطنت میں یا یہ کہ وہ حکام بالا دست کے زیر اقتدار
 رہنے پر رضا مند ہیں یہ بھی خیال ہے کہ خزانے میں بالکل روپیہ نہیں ہے اور شہر کے
 سوداگروں کو لوٹ کر بالکل تباہ کر دیا ہے (جس سے) وہ اب اس قابل نہیں رہے
 کہ قرض دیکھیں پھر کیونکر روزانہ الاؤنس دیئے جاسکتے ہیں؟ جب انکی ضروریات پوری
 نہ ہو سکیں گی دیہات سے رسد وغیرہ بند ہو جائیگی تو پھر کیا حالت ہوگی؟ ان سپاہیوں
 کی مضحکہ انگیز کاروائی تو یہ ہے کہ وہ خود انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
 اور حکومت کی رخنہ اندازی کا الزام شاہی ملازموں کے سرخوت پر ہے۔ مختصر یہ کہ
 جب سپاہ ایسے سرکشانہ کام کر رہی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ کسی طرح حکومت کے
 فائدے کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس حکومت کی بربادی صاف
 سمیاں ہے۔ مجبوراً تھک کر مرنے آخر کار اپنی بقیہ عمر یاد الہی میں بسر کرنے کی ٹھان لی
 اور خطاب شہنشاہی کو جو تفکرات و مشکلات سے لبریز ہے موجودہ خطرات و مقارروں
 سے تنگ آ کر نہیں کر لیا ہے کہ ترک کر دیں اور کفنی پہنکر پہلے خواجہ صاحب کی درگاہ

پر چاکر مقیم ہوں اور پھر ضروری انتظام کر کے وہاں سے مکہ مکرمہ روانہ ہو جائیں
 خیال کرنا چاہئے کہ جب یہ فوجیں آئیں تو اہل شہر سے اور شاہی ملازموں نے ان
 کی مزاحمت نہیں کی اور نہ ان سے دشمنی کا اظہار کیا، اور اس لحاظ سے وہ اہل شہر
 اس قابل نہیں ہیں کہ ان کا جان و مال تلف ہوئے دن کے ظلم و تعدی مابدوشت لے
 موجب مذمت ہیں، کیونکہ بحیثیت بادشاہ کے ہمیر ان تکالیف کی جوابدہی عائد ہے
 اس قتل و غارتگری کا گناہ ہمیر جوتا ہے انکی تعریف اس میں ہے کہ رعیت کی پرورش
 کریں سلطنت کی بنیاد مستحکم کریں اور ملازمان سلطنت سے صلح و آشتی سے پیش آئیں پس فرزند بادشاہ تمام
 تمام افسران فوج پیدل و رسالے کو جمع کرو اور کہو کہ اگر وہ سلطنت کی ملازمت
 کرنی چاہتے ہیں تو ایک فارم پر جو بھیج دیا جائیگا انفرار نامہ لکھ دیں ان کی خوشی
 اور اطمینان کی خاطر ہم بھی ایک تحریر دی دستاویز دیں گے کہ وہ فوراً ان کارروائیوں
 کے اسناد کی سعی کریں، اور حینٹ پیدل دسواروں کے خیمے آج ہی شہر سے
 باہر نصب کئے جائیں۔ ہر سپاہی کو جس پر لوٹ مار کا جرم عائد ہو گا وہ اجبی سزا ملے گی
 تاکہ دوسروں کو ایسی مفسدہ برداری کا حوصلہ نہ ہو اور جب بھی فرمان شاہی ملک میں
 امن و امان قائم کرنے کی عرض سے جاری کیا جائے سب کو اسکی تعمیل کرنی واجب
 ہوگی۔ اور اسلحہ جنگ و سامان خوراک کا بدون معقول سبب کے مطالبہ نہ کیا جائے
 اور صند نہ کچا نیچے تم انہیں یہ بھی سمجھا دو کہ اگر وہ متذکرہ بالا باتوں پر عمل نہ کریں گے
 تو ہم سکون و اطمینان کی خاطر فقیری اختیار کر کے خواجہ صاحب کی درگاہ پر چلے
 جائیں گے۔ وہ اطمینان سے قلعہ اور شہر کے اور ملک کے مالک بنے رہیں کیونکہ شامان سلف
 میں سے کوئی ایسا نہیں گذرا جس نے ظلم کو امن سمجھا ہو۔ تم فوج کو سوا لاکھ جوابدہ
 کیلئے جمع کرو تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ ایک درخو است جیسے تمام افسروں کی ہر شے
 ہوں لیکر مابدوشت حضور میں پیش کرو تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ اسے خیف یا معویٰ بنا

نہ سمجھنا۔ کیونکہ ضعیف العری اور نقاہت کی وجہ ہم ایسے گراں بار تودوات کو برداشت نہیں کر سکتے کسی قوم پر حکومت اور کسی فوج کا انتظام بچوں کا کھیل نہیں ہے۔
فرمان نمبر ۱۱۔ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء بنام بندہ خاص، نشان غلط۔
نقل ایک حکم شاہی بغیر مہر و دستخط کے غالباً سرداری سنگھ افسر انوار متو۔
دفتر میں رکھنے کی نقل ہوگی
افسران کیشنڈ، وان کیشنڈ، فوج آمدہ از پنج۔

تم الطاف شاہانہ سے ممتاز کئے گئے، اور بجاؤ کہ تمہاری درخواست مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء علیحضرت پر بھیجیں تمہارے مقرر آگئے اور وہ محاصرہ کی توپیں مع سامان آتشہ کے لائے گیات درج تھی۔ علیحضرت کا تحریری حکم بھیجا جاتا ہے اور ہدایت کیجاتی ہے کہ اس پر عملدرآمد کرو اور دوبار شاہی میں حاضر ہو۔ میری مہربانیوں کا یقین رکھو۔
فرمان نمبر ۱۲۔ نقول دستاویز بمفصلہ ذیل۔ اول نقل درخواست از طرف محمد بخت خاں والی جموں کے لئے درخواست کے ہمراہ ایک مراسلہ روانہ کیا جاتا ہے۔
اور اس پر مہر شاہی ثبت کر دی جائے۔

دوم۔ نقل حکم شاہی تذکرہ بالاد درخواست پر سوم۔ مراسلہ بنا بریں درخواست مذکورہ کے ہمراہ بنام والی جموں روانہ کیا گیا۔
چہارم۔ افسران فوج کے نام پشت پر حکم کی نقل،
کے غذات پر ہر طرف نوٹ ہیں کہ نقل کر لی گئی۔

عرضی نمبر ۱۸۔ مورخہ ۲۳ اگست، ۱۸۵۷ء بمحض نور خداوند والی جموں کے نام میں ایک مراسلہ ارسال کرتا ہوں اور عرض ہے کہ اس پر علیحضرت کی ہر شے کر دی جائے رتوقی اقبال و سلطنت کی دعائیں عرضی غلام بہر کے نیچے نقل ہے
محمد بخت خاں کمانڈر انچیف افواج

دوم۔ مندرکروہ بالادرو خواست پر حکم شاہی اس در خواست پر مہر لٹی ثبت ہو گئی ہے۔ یہ حکم سیدھا لکھا ہے۔ تہا ری در خواست کے بموجب ثبت کر دی گئی ہے جو تہیں والہ پس بھی جاتی ہے

سوم۔ مراسلہ بنام ڈالی جموں جو عرضی کے ہمراہ آیا۔

بنام دفا دار پر جو من راجہ گلاب سنگھ ڈالی جموں،

خود کو مہر فرما کر لیا گیا سمجھو۔ اور جانو کہ مجھے تہا ری در خواست کے تہا سے علاقے کے ملعون انگریزوں کے قتل کے سال معلوم ہوا تم صدقہ تعریفوں کے قابل ہو تم نے اس معاملے میں وہ کام کیا جو بہادر کرتے ہیں۔ زندہ سلامت باش! اپنے کفار جنہوں نے جا کنٹی کی حالت میں اپنے آپ کو پہاڑی کے مورچے پر پہنچا دیا ہے خود کو حفاظت و پناہ میں سمجھ رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے قتل ہو چکے اور بچے ہیں وہ مر رہے خیال کئے جاتے ہیں۔ اور اپنے کیفر کردار کی پوری سزا کا واسطے ہیں۔ یہی کی فتح تھمنا۔ ۶۰۰۰ بیکانیر جو عیور، کوٹہ جسے پورہ ہوتی ہوئی تمام ملا عین کو ڈھونڈ کر قتل کرتی ہوئی بدایت اجیر پہنچ گئی ہے۔ اور آٹھ ہزاروں روز میں دار السلطنت دہلی پہنچ جائے گی۔ خدا انہیں تمام آفات سے نوازے گا کہ نہیں بدایت کی جاتی ہے کہ موجودہ موسم بارش کی تکالیف کی چنداں پردہ نہ کرے بلکہ مراسلہ موصول ہوتے ہی فی الفور دربار شاہی میں حاضر ہونے کی کوشش کرے اور اپنے ہمراہ خرچ بھی لیتے آؤ۔ اور راہ میں جہاں ملعون انگریزوں کو پاؤ قتل کرے جو تہا ری آؤ۔ دیں ہوں گی پوری کی جائیں گی۔ تم اپنے مہسروں میں معزز و ممتاز کئے جاؤ گے۔ خود کو بادولت کے الطاف کا مورد سمجھو۔

چہارم۔ نقیب حکم بنام اسرارن فرج،

بنام اسرارن فرج باقاعدہ سواہ، پیادے، توپ خانہ

جب یہ سی فتح حاصل ہو جائے گی اور ممالک کی آمدنی پہلے کی طرح خزانے میں آنے لگیگی تو فوجوں کی تنخواہ حسب ذیل کر دی جائے گی۔

باقاعدہ سوار۔ ۲۰ روپے ماہوار۔ پرائیویٹ باقاعدہ پیدل۔ ۱۰ روپے ماہوار۔ پرائیویٹ باقاعدہ توپخانہ۔ (خالی ہے)۔ دیگر فوج۔ (خالی ہے)۔
سوار۔ ۱۴ روپے ماہوار۔ پیدل سپاہی۔ ۱۰ روپے ماہوار۔
دوسروں کو حسب بیاقت ماہوار الاؤنس دیا جائیگا اور چونکہ عوام کی حفاظت کا بڑا خیال ہے جو ان سے بدسلوکی یا ظلم سے پیش آئیں گے مستوجب سخت سزا کے ہوں گے۔ ہمیں خدا کی رحمت پر نظر کرنی چاہئے اور فتح کا یقین کلی رکھنا چاہئے اور پورے یقین و جبر سے سے لڑتے رہو۔ ہمیں بموجب ان احکام کے عمل کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

نام بدل دیا

اس کتاب کا نام گرفتار شدہ خطوط تھا کیونکہ اس میں ان خطوں اور تحریروں کو جمع کیا گیا تھا جو بہادر شاہ کے دفتر لال قلعہ سے انگریزی فوج نے گرفتار کئے تھے۔ مگر اب کئی ایڈیشنوں کے ختم ہو جانے کے بعد جب ۱۹۴۶ء میں اس کتاب کا پانچواں ایڈیشن چھاپا گیا تو پبلک کی عام رائے کی بموجب اس کا نام بدل دیا گیا کیونکہ تمام ہندوؤں سے مختلف قوموں کے ہندوستانیوں نے بہت سے خط بھیجے کہ اس کتاب کا نام گرفتار شدہ خطوط ٹھیک نہیں ہے۔ یہ نام بدل دینا چاہئے۔

میں نے خریداروں کی عام رائے پر غور کرنے کے بعد کتاب کے مضامین پر غور کیا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ اس کتاب میں بہادر شاہ کے نام عرضیاں ہیں اور بہادر شاہ کے جوابات ہیں۔ جن کو فرمان کہا جاسکتا ہے کیونکہ مغل بادشاہوں کی زبان سے یا قلم سے

جو لفظ بھی نکلتا تھا تو اس کو فرمان ہی کہا جاتا تھا اور چونکہ ان فرمانوں کے مضامین
۱۴۳۰ء کے خدر سے تعلق رکھتے تھے اس واسطے میں نے اس کتاب کا نام
خدر کے فرمان رکھ دیا۔ اور اپنے خریداروں کی خواہش پوری کر دی۔

نظر ثانی

چونکہ میری آنکھیں کئی سال سے خراب ہو گئی ہیں اور میں لکھنے پڑھنے سے معذور
ہو گیا ہوں اس واسطے اب پُرانی کتابوں کی نئی چھپائی کے وقت نظر ثانی نہیں کر سکتا
تاہم آخر میں یہ لکھ دینا ضروری ہے کہ میرے دفتر والوں نے نقل مطابق اہل پر عمل کیا
ہے اور چونکہ میری آنکھیں کئی سال سے خراب ہیں اس واسطے میں گزشتہ اشاعتوں
کی نظر ثانی بھی نہیں کر سکا تھا اس لئے ممکن ہے کہ اس کتاب کی لکھائی اور چھپائی میں
کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں۔

کتاب میں جہاں جہاں مضمون اور مور انظر آئے تو خیال کر لینا چاہئے کہ اصل فرماں
اور عرضیوں کا مضمون ابتدائی ترتیب کے وقت یا تو موجود نہیں تھا اور یا پڑھنا نہ جا
تھا۔ لہذا ناظرین کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ غلطی میری یا میرے دفتر والوں کی ہے۔

ہندوستان میں جو قدردانی ان کتابوں کی ہوئی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ
اس تاریخ کے بارہ حصے شائع ہوئے ہیں اور ہر حصہ بار بار چھپتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے
خاص کر اس تاریخ کا پہلا حصہ "ہیگمات کے آئینہ" کے نام کا بہت مقبول ہوا ہے۔ گجراتی
اور ہندی زبانوں میں اس پہلے حصے کے کئی ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ مگر چونکہ بازاری
تاجروں نے یہ ترجمے شائع کئے تھے اس واسطے انہیں بہت زیادہ غلطیاں مان لیں گی ہیں۔
مگر اب میں نے بطور خود ان کتابوں کے ہندی اور گجراتی ترجمے شائع کرنے کا انتظام
کیا ہے تاکہ وہ غلطیاں جو بازاری تاجروں نے کی تھیں ان کی اصلاح ہو جائے۔

